خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چُھپاتا ہے،
اور پھر اِسی میں خود کو آشکارا کرتا ہے

GOD HIDING HIMSELF IN SIMPLICITY, THEN REVEALING HIMSELF IN THE SAME

آپ کا شکریہ، بھائی نیول۔ خُداوند آپکو برکت دے۔ صُبح بخیر دوستو۔ مَیں یقیناً اِس کو اپنی زندگی کی بہترین چیزوں میں سے خاص سمجھتا ہوں، کہ آج صُبح پھر ایک بار ٹیبر نیکل میں موجود ہوں، تا کہ آج اِسکی خوبصورت ساخت، اور خُدا کے بچوں کی اُس کے گھر میں بیٹھنے کی ترتیب کو دیکھ سکوں۔

(2) کل جب مَیں یہاں پہنچا اور خوبصورت عمارت کو دیکھا تو مَیں بہت حیران ہو گیا۔ مَیں نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا کہ یہ اِس طرح کی خوبصورت ہو گی۔ جب مَیں نے اس عمارت کا نقشہ دیکھا، تو میں نے ایک اور چھوٹا سا کمرہ دیکھا تھا، جب اُنھوں نے اسکا نقشہ بنایا تھا، لیکن اب مَیں نے اسے ایک۔ایک خوبصورت عمارت کی شکل میں پایا ہے۔ اور ہم قادرِ مُطلق کے اِس خوبصورت عمارت کیلئے بہت شکر گزار ہیں۔ اور ہم یہاں موجود ہیں......

(3) مَیں آج صُبح، اپنی بیوی اور بچوں کی طرف سے، آپکو سلام پیش کرتا ہوں، جو اِس مخصوصیت کی، اور مسیح کی تقدیس کے ہفتوں میں یہاں آنے کی تمنا رکھتے تھے۔ مگر بچے اِس وقت اسکول میں تھے، اور اُن کو چھٹی کروانا مشکل تھی۔ اور وہ گھر آنے کے لیے تقریباً فرسودہ تھے، مگر آپکی یاد ہم سے کبھی جُدا نہیں ہو گی۔ کیونکہ آپکی یاد ہم سے الگ نہیں ہے۔ دوستوں کا ہونا بڑی بات ہے۔ اور مَیں۔مَیں ہر جگہ، دوستوں کو سراہتا ہوں، لیکن پرانے دوستوں کی تو بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کہاں نئے دوست بناتے ہیں، پر یہ کبھی بھی پرانے نہیں ہوتے ہیں۔

(4) اس بات سے قطع نظر بھلے مَیں کہیں بھی گھوموں، یہ مقام ہمیشہ میرے لیے مقدس رہیگا۔

کیونکہ، تقریباً تیس سال پہلے، میں نے اس کیچڑ سے بھرے تالاب کو یسُوع مسیح کیلئے مخصوص کیا تھا، اُس وقت یہ زمین کچھ نہیں تھی لیکن صرف ۔صرف کیچڑ کا تالاب تھی۔ یہ سب کچھ صرف ایک تالاب تھا۔ یہی سبب ہے سڑک سے ہٹ کر ہے، سڑک کو۔کو گھوم کر جانا پڑتا ہے، تاکہ سڑکوں کو تالاب سے دور رکھا جائے جو یہاں تھا۔ اور یہاں پر، کنول کے پھُول ہوا کرتے تھے، کیونکہ تالاب میں کنول کے پھُول اُگا کرتے ہیں۔

(5) اور۔اور کنول ایک بہت ہی انوکھا پھول ہے۔ اگرچہ یہ کیچڑ میں پیدا ہوتا ہے، اِسے زور مار کر کیچڑ سے نکلنا پڑتا ہے، اور پھر پانیوں اور دلدلی کیچڑ سے، اِسے اپنے آپکو اُوپر لے جانا ہوتا ہے، تاکہ اپنی خوبصورتی دکھائے۔

(6) اور مَیں ۔مَیں، آج صبح سوچتا ہوں، کہ یہی سب کُچھ یہاں ہوا ہے۔ کہ، اُس وقت، ایک چھوٹا سا کنول کا پھُول یہاں اُبھرا؛ اور اپنے پر پانی پر پھیلائے، اُس نے مزید اپنی پنکھڑیاں پھیلالیں؛ اُسکی ننھی پنکھڑیاں باہر نکل گئیں، اور اُس نے وادی کی سوسن کو منعکس کیا۔ کاش یہ ہمیشہ قائم رہے! کاش یہ مکمل طور سے خُدا کیلئے مخصوص کیا ہوا گھر رہے!

(7) یہ ٹیبر نیکل پہلے ہی 1933 میں مخصوص کیا جا چکا ہے۔ مگر آج صُبح، مَیں سوچ رہا ہوں، کہ یہ۔ یہ بڑی اچھی بات ہوگی کہ ایک۔ایک چھوٹی سی مخصوصیت کی عبادت پھر کر لی جائے، اور خاص طور سے اِن لوگوں کیلئے، جنھوں نے اپنی مسیح کیساتھ محبت اور عقیدت سے، اِس سب کو کُچھ ممکن بنایا ہے۔ اور مَیں آپ میں سے ہر ایک کا انفرادی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہُوں جنھوں نے ہدیہ جات، اور سب کُچھ، جو وہ کر سکتے تھے اس چرچ کو مسیح کیلئے مخصوص کرنے کے لیے کیا۔

(8) اور مَیں نہایت ہی مشکور ہوں، اور کلیسیا کا شکریہ ادا کرتا ہوں، کہ یہ الفاظ اپنے پیارے بھائیوں کے مُتعلق جو یہاں کلیسیا میں ہیں بولوں، جنھوں نے اپنی خدمات کو اِس کیلئے مخصوص کیا۔ بھائی بنکس وُڈ، جو ہمارے عالیٰ بھائی ہیں؛ بھائی روئے روبرسن، جو ہمارے عالیٰ بھائی ہیں؛ اور بہت سے دوسرے، جنھوں نے بغیر غرض اور نیک نیتی سے، مہینوں اِس عمارت کی تعمیر میں حصہ ڈالا جب یہ بن رہی تھی، اور یہاں کھڑے رہے تاکہ دیکھیں کہ یہ دُرست تعمیر ہو رہی ہے۔

(9) اور جب مَیں اندر آیا، تاکہ اِس منبر کو دیکھوں تو یہ ویسا ہی تھا، جس کی تمنا مُجھ کو عمر بھر رہی تھی! مَیں ...... بلکہ بھائی وُڈ جانتے تھے کہ مُجھے کیا پسند ہے۔ لیکن اُس نے کبھی نہیں کہا تھا کہ وہ یہ بنائے گا،

مگراُس نے اِسے بناہی دِیا۔

(10)اورمَیں نے عمارت کا بغور مشاہدہ کیا، کہ کیسے یہ تعمیر ہوئی ہے، یہ بہت ہی، اوہ، یہ نہایت ہی عالیٰ ہے۔اوراب کوئی الفاظ نہیں ہے کہ مَیں اپنے احساس کا اظہار کر پاؤں۔دیکھیں، کوئی طریقہ ہی نہیں ہے کہ اِسے بیان کرسکوں۔مگر، دیکھیں، خُدا سب سمجھتا ہے۔اورآپکا شکریہ آپ میں سے ہر ایک کوآپکے حصے کی برکت ملے اورسب کُچھ جوآپ نے اِس عمارت کوایسابنانے کے لیے کیا ہے، اور اسطرح، یہ عمارت خُداوند کا گھر ہونے کے لیے بنی ہے۔ اور اب مَیں -مَیں یہ الفاظ کہنا چاہونگا۔اب، یہ عمارت، اندر سے، جتنی خوبصورت ہے اُتنی ہی باہر سے ہے......

(11) میرا بہنوئی، جونیئر ویبر، مستری ہے۔مَیں نہیں سمجھتا کہ اِس سے اچھا کام ہوسکتا تھا جو ہوا ہے، اسلیئے یہ بہترین کام ہے۔

(12) ایک اور بھائی جو یہاں ہے، مَیں اِس شخص سے کبھی نہیں ملا تھا، اِس نے ساونڈ سسٹم نصب کیا ہے۔مَیں نے توجہ دی ہے کہ اِس طرح کی ہموار عمارت میں بھی اِس طرح کا کام کیا ہے، مَیں تو صرف کہہ سکتا ہوں......آواز واپس نہیں پلٹتی ہے۔وہ آلات مختلف راہوں سے ہوتے ہوئے، یہاں چھت میں ہیں۔دیکھیں، بھلے مَیں کہیں بھی کھڑا ہوں، یہ بالکل یکساں ہے۔اور ہر کمرہ جو- جو تعمیر کیا گیا ہے، اُن میں اسپیکر ہیں، اور آپ جس طور سے سننا چاہیں اُسے ویسے سُن سکتے ہیں۔اور، میرا اِیمان ہے یہ قادرِمُطلق خُدا کا ہاتھ ہے جس نے یہ ساری چیزیں کی ہیں۔اب دیکھیں......

(13) ہمارے خُداوند نے ہمیں یہ عمارت بخشی ہے، تاکہ ہم تقریباً تیس سال پہلے کی نسبت، بہتر طور سے اِس میں اُسکی عبادت کرسکیں۔ جب ہم نے عبادت کا آغاز کیا تھا تب یہ کچا فرش تھا، اور ہم یہاں انگیٹھیوں میں کوئلے جلا کر بیٹھا کرتے تھے۔اور ٹھیکیدار، بھائی وُڈ، اُن میں سے ایک ہیں، اور بھائی روبرسن، مجھے بتارہے تھے کہ کہاں پر وہ ستون تھے، اوراُن پُرانی انگیٹھیوں کواُن شہتیروں پر رکھا ہوتا تھا، اُن میں آگ لگ گئی تھی اور وہ شاید دو یا تین فٹ جل گئے تھے۔ یہ نیچے تک کیوں نہیں جلے تھے، یہ صرف خُدا نے ہی بچایا تھا۔اورتب جلنے کے بعد، پورے ٹیبر نیکل کا وزن اُسی پر ٹکا ہوا تھا، مگر یہ نیچے کیوں نہیں گرا تھا، کیونکہ یہ صرف خُداوند کا ہاتھ تھا جو اُسکو تھامے تھا۔اب اِس کو لوہے کے ساتھ اور سیمنٹ کے ساتھ مضبوطی سے تعمیر کر دِیا گیا ہے۔

(14) اب میرا خیال ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اِسکو اندر سے بھی خُدا کے فضل سے اچھا

بنائیں، ہمیں خُدا کے نہایت شُکر گزار ہونا چاہیے...... یہ صرف ایک خوبصورت عمارت ہی نہ ہو جس میں ہم آیا کریں، بلکہ کاش ہر ایک جو اِس عمارت میں داخل ہو ہر ایک شخص جو اِس میں آیا کرے یسُوع مسیح کی خوبصورت خصوصیات کو دیکھا کرے۔ کاش کہ یہ ہمارے خُداوند کیلئے مُقدس کی گئی جگہ ہو، مُقدس کیے گئے لوگ ہوں۔ کیونکہ، چاہے عمارت کی ساخت کتنی بھی خوبصورت ہو، مگر چرچ کی اصل خوبصورتی اُس کے لوگوں کا کردار ہے، اور ہم اسے سراہتے ہیں۔ مَیں ایمان رکھتا ہوں یہ ہمیشہ اپنی خوبصورتی کیساتھ، خُدا کا گھر ہوگا۔

(15) اب، کونے کے سرے کا پتھر رکھنے کی مخصوصیت کی عبادت میں، مجھے ایک عظیم رویا ملی تھی۔ اُس صُبح جب مَیں نے اسکو مخصوص کیا تھا، تو اُس کونے کے پتھر کے سرے پر لکھ دِیا تھا۔

(16) اور آپ شاید حیران ہو رہے ہوں، کہ کُچھ منٹ پہلے، کیوں مَیں نے باہر آنے میں اتنی دیر کر دی تھی۔ جیسے ہی مَیں اس نئے چرچ میں آیا، اور پہلا کام جو میں نے کیا، وہ ایک نوجوان مرد اور نوجوان عورت کا نکاح پڑھایا تھا، جو میرے دفتر میں کھڑے تھے۔ کاش یہ ایک نمونہ ہو، کہ مَیں اُس شادی کے لیے دلہن کو تیار کر پاؤں اور مسیح کا وفادار خادم بنا رہوں۔

(17) اور آئیں اب ویسے ہی کرتے ہیں جیسے ہم نے ابتدا میں کیا تھا۔ جب ہم نے پہلی بار چرچ کی مخصوصیت شروع کی تھی، اُسوقت مَیں نوجوان ہی تھا، اور شاید، میری عمر اُسوقت اکیس، یا بائیس سال تھی جب ہم نے بنیاد رکھی تھی۔ یہ میری شادی سے بھی پہلے کی بات ہے۔ اور مَیں ہمیشہ اِس جگہ کو بہترین ترتیب میں دیکھنا چاہتا تھا، کہ خُدا...... دیکھیں، تاکہ اُس کے لوگوں کے ساتھ، خُدا کی عبادت کی جائے۔ اور یہ ہم ایک ہی طریقے سے کر سکتے ہیں، نہ کہ خوبصورت عمارت کے وسیلے، بلکہ پاکیزہ زندگی ہی واحد طریقہ ہے جس کے ذریعے ہم یہ کر سکتے ہیں۔

(18) اور اب، اِس سے قبل کہ ہم مخصوصیت کریں، مخصوصیت کی دُعا کرتے ہیں، کلام کا کُچھ حصہ پڑھتے ہیں، اور چرچ کو واپس خُدا کیلئے مخصوص کرتے ہیں۔ اور اِس کے بعد میرے پاس کُچھ ہے...... آج صبح، میرے پاس بشارتی پیغام ہے، جو میرے آنے والے پیغام کی بنیاد ہے۔

(19) اور، آج شب، مَیں مکاشفہ کے پانچویں باب سے لینا چاہتا ہوں، جو کہ سات کلیسیائی زمانوں، سے – سے جڑا ہوا ہے، اور پھر سات مُہروں تک جاتا ہے۔ جیسا کہ میرے...... بلکہ پھر ہمارے پاس یہ باتیں ہونگی......

(20) پیر کی شب سفید گھوڑے کے سوار کو دیکھیں گے۔ منگل کی شب...... کالے گُھڑسوار اور مزید اِسی طرح آگے بڑھتے ہوئے، اُن چاروں گُھڑسواروں کے مُتعلق بات کرینگے۔ اور پھر چھٹی مُہر کو کھولا جاتا ہے۔

(21) اور پھر اتوار کی صبح، اگلے اتوار کی صبح، اگر خُداوند کی مرضی ہوئی...... بلکہ ہم اِسے بعد میں دیکھیں گے، اور اِسکا اعلان بعد میں کرینگے۔ شاید، اگلے اتوا کی صبح، اِس عمارت میں بیماروں کیلئے ایک دُعائیہ عبادت ہو۔

(22) اور پھر اتوار کی شب، اِسکو ختم کرینگے...... بلکہ خُدا ساتویں مُہر کو کھولنے میں ہماری مدد کرے، جہاں پر مختصر سی آیت لکھی ہے۔ اور وہاں یہ لکھا ہے، ''آسمان میں آدھے گھنٹے کیلئے خاموشی چھا گئی،'' اس خاموشی میں کُچھ ہے۔

(23) اب، مُجھے معلوم نہیں ان مُہروں کا کیا مطلب ہے۔ مَیں بھی اُن ہی جیسا ہوں، میری ساری سمجھ کا یہاں اختتام ہو جاتا ہے، اور ہوسکتا آج صُبح آپ میں سے بھی کُچھ کے کیسا تھا ایسا ہی ہو۔ ہمارے پاس عالمانہ تصورات ہیں جو انسان کے پیش کردہ ہیں، مگر وہ اسکو کبھی چھو بھی نہیں سکتے۔ اور اگر آپ غور کریں، تو اسے الہام سے آنا چاہیے۔ اسے تو فقط خُدا ہی ظاہر کرسکتا ہے، صرف خُدا، اور برّہ ہی یہ کرسکتا ہے۔

جس کے پاس آج شب یہ مخلصی کی کتاب ہے۔

(24) اب، اِس سبب سے، مَیں بیماروں کیلئے دُعائیہ عبادات، اور مزید اِسی طرح کی عبادتوں کا اعلان نہیں کرر ہا ہوں، کیونکہ مَیں کُچھ...... مَیں کُچھ عزیزوں کیساتھ رہ رہا ہوں، اور مَیں ہر لمحہ دُعا اور مطالعے میں گزار رہا ہوں۔ اور آپ اُس رویا کے مُتعلق جانتے ہیں جو مُجھے یہاں سے نکلنے اور مغرب کی طرف جانے سے پہلے ملی تھی، وہ سات فرشتے جو اُڑے آرہے تھے۔ لہٰذا، آپ اِسے کُچھ دیر کے بعد سمجھ جائیں گے۔

(25) پس اب، اب دیکھیں، اِس عمارت میں، میرا خیال ہے، ہمیں اِس میں ہونا چاہیے، اگرچہ یہ مخصوص کی جاچکی ہے، یا چند لمحوں میں پھر مخصوص کی جانے کو ہے، کہ خُدا کی عبادت کی جائے، تو ہمیں اِسے اُسی طرح رکھنا چاہیے۔ ہمیں کبھی بھی اِس عمارت میں خرید و فروخت نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں کبھی بھی اِس گھر میں کوئی تجارت نہیں کرنی چاہیے۔ ایسا کبھی بھی یہاں نہیں ہونا چاہیے، کہ یہاں، خادموں

کواجازت دے دی جائے کہ وہ آئیں اور کتابیں اور سب کُچھ بیچیں ۔ چاہے جو کُچھ بھی ہو، کیونکہ اور بہت سی جگہیں ہیں جہاں ایسا کام کیا جاسکتا ہے ۔ کیونکہ، ہمیں۔ہمیں اپنے خُداوند کے گھر میں خرید وفروخت نہیں کرنی چاہیے ۔ اِسے عبادت کی ۔ کی جگہ ہونا چاہیے؛ یہ پاک ہے، اور اِسی مقصد کیلئے مُخصوص کی گئی ہے ۔ سمجھے؟ اب، اُس نے ہمیں ایک اعلیٰ جگہ عنایت کی ہے ۔ آئیں اِسے مخصوص کریں، اور اِس کیساتھ، اپنے آپ کو بھی، خُدا کیلئے مخصوص کریں ۔

(26) اور اب یہ شاید تھوڑا سا غیر مہذب معلوم ہو، مگر، یہ سیر کرنے کی جگہ نہیں ہے ۔ یہ عبادت کرنے کی جگہ ہے ۔ ہمیں یہاں عبادت کے سوا، کوئی ایک فالتو لفظ بھی، ایک دوسرے سے نہیں کہنا چاہیے ، جب تک کوئی نہایت ضروری نہ ہو ۔ سمجھے؟ ہمیں کبھی بھی اِس کے اندر احتجاج نہیں کرنا چاہیے ۔ ہمیں کبھی اِس عمارت کے اندر دوڑنا نہیں چاہیے، یا نہ ہی ہمیں اپنے بچوں کو دوڑنے کی اجازت دینی چاہیے ۔ اور جب ہم ایسی احتیاط کرتے ہیں، تو بہت جلد ہم محسوس کریں گے، کہ ایسا کرنے کیلئے، ہم نے اِسکو تعمیر کیا ہے تاکہ ہم اِسکی پورے طور سے دیکھ بھال کرسکیں ۔ اب، یہ ہماری ترتیب ہے ۔ بیشک، بہت سے لوگ اجنبی ہیں، مگر ٹیبرنیکل کے لوگ اِس بات کو جانتے ہیں، کہ یہ عمارت قادرِ مُطلق کی خدمت کیلئے مخصوص کی جانے والی ہے ۔ لہٰذا، اپنے آپکو مخصوص کریں، یاد رکھیں، کہ جب ہم اِس عبادت گاہ میں داخل ہوتے ہیں، تو ایک دوسرے سے، بات نہ کریں، صرف خُدا کی عبادت کریں ۔

(27) اگر ہم ایک دوسرے سے ملنا چاہتے ہیں، تو ایسی بہت سی جگہیں ہیں جہاں ہم ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں ۔ مگر، کبھی بھی، یہاں اِدھر اُدھر نہ دوڑیں، جہاں آپ اپنی سوچ کو بھی سُن نہیں سکتے، اور کوئی شخص اندر آجائے اور اُنھیں معلوم ہی نہ پڑے کہ کیا کرنا چاہیے، دیکھیں، اگر بہت زیادہ شور اور ایسی چیزیں ہوتی ہیں ۔ تو یہ صرف انسانی عمل ہے، اور مَیں اِس چیز کو چرچ میں اتنا زیادہ دیکھ چکا ہوں کہ یہ چیز مُجھے انتہائی بُری لگتی ہے ۔ کیونکہ، ہم خُداوند کے گھر میں ایک دوسرے سے ملنے نہیں آتے ہیں ۔ ہم یہاں خُدا کی عبادت کرنے آتے ہیں، اور پھر اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں ۔ یہ ہیکل عبادت کیلئے مخصوص ہے ۔ جب...... عبادت گاہ سے باہر کھڑے ہیں، تو آپ کوئی بھی بات کرسکتے ہیں، بشرطیکہ وہ درست اور مقدّس بات ہو ۔ ملنے کیلئے ایک دوسرے کے گھر جائیں ۔ یا اُن جگہوں پر جائیں جہاں ایک دوسرے سے ملتے ہیں ۔ لیکن جب آپ عبادت گاہ کے دروازہ سے اندر داخل ہوجاتے ہیں، تو خاموش ہوجائیں ۔

(28) آپ یہاں خُدا سے بات کرنے آتے ہیں، سمجھے، اور پھر وہ واپس آپ سے بات کرتا ہے۔ مُشکل یہ ہے، کہ ہم بہت زیادہ بولتے ہیں، مگر بہت زیادہ سُنتے نہیں ہیں۔ لہٰذا، جب ہم یہاں اندر آتے ہیں، تو اُس کے منتظر رہے۔

(29) اب، شاید یہاں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ہو جو اُس وقت موجود ہو، جس دِن ہم نے اُس پُرانے ٹیبر نیکل کو مخصوص کیا تھا، جب میجر الرِچ نے میوزک بجایا تھا۔ اور مَیں یہاں تین صلیبوں کے پیچھے کھڑا ہوا تھا، کہ اِس جگہ کو مخصوص کروں۔ مَیں کِسی کو اجازت نہیں دوں گا ...... نگران پیچھے دروازے پر کھڑے ہوں، اور نظر رکھیں کہ کوئی بات نہ کرے۔ جب، آپ باہر اپنی باتیں ختم کر لیں۔ پھر اندر آئیں۔ اگر آپکے دِل میں کوئی تمنا ہے، تو خاموشی سے، آپ مذبح پر آئیں اور خاموشی سے دُعا کریں۔ پھر واپس اپنی جگہ پر چلے جائیں، اور بائبل کو کھولیں۔ آپ کا پڑوسی کیا کر رہا ہے، یہ اُس پر منحصر ہے۔ آپ کو کُچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ اُس سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، تو کہیں، ''مَیں آپ سے باہر ملوں گا، کیونکہ مَیں یہاں خُداوند کی عبادت کرنے آیا ہوں۔'' آپ خُدا کے کلام کو پڑھیں، یا خاموشی سے بیٹھیں رہیں۔

(30) اور، اِس کے بعد، میوزک کی باری ہے۔ بہن گیرٹی، مُجھے نہیں معلوم کہ آج صُبح وہ یہاں ہیں، یا نہیں، کیا بہن گِبس ہیں۔ یہ پُرانی پیانو بجانے والی ہیں، مُجھے یقین ہے، اور میری بہترین یاداشت کے مُطابق، اِس کونے میں پیچھے بیٹھتی تھی۔ اور وہ دھیمی آواز میں یہ سُر بجاتی تھی، ''صلیب پر میرا نجات دہندہ موا،'' یہ بہت ہی سُریلا، اور مدھر میوزک ہوتا تھا، اور–اور، تب تک، جب تک عبادت کا وقت نہیں ہو جاتا تھا بجایا جاتا تھا۔ اور گیتوں میں رہنمائی کرنے والا اُٹھتا اور کُچھ گیت جو لوگ گاتے رہنمائی کرتا تھا۔ اور تب اگر اُنکے پاس کوئی اعلیٰ سولو گیت ہوتا، تو وہ اُسے گاتے تھے۔ مگر، کبھی بھی چلتے پھرتے گیت نہیں گائے جاتے تھے۔ اور پھر میوزک مسلسل بجتا رہتا تھا۔ اور جب مَیں اُسکو سُنتا تھا، تو مُجھے معلوم ہو جاتا تھا کہ اب میرے باہر آنے کا وقت آ گیا ہے۔

(31) جب خُدا کا خادم جماعت میں دُعا کرتے ہوئے، اور رُوح القُدس کے مسح میں چلتے ہوئے آتا ہے، تو آپ جان لیں کہ آپ آسمان سے سُننے والے ہیں۔ بس یہی سب کُچھ ہے۔ اور پھر کوئی سبب نہیں کہ آپ ان سُنی کر دیں۔ لیکن اگر آپ کسی اُلجھن میں چلتے ہیں، تب آپ–آپ...... آپ–آپ بہت زیادہ پریشان ہو جاتے ہیں، اور یوں رُوح رنجیدہ ہو جاتا ہے؛ اور ہم ایسا نہیں

چاہتے ، ہرگز نہیں ۔ ہم یہاں عبادت کیلئے آتے ہیں۔ مَیں کُچھ منٹوں میں، اپنے عنوان کے مُتعلق بولنے والا ہوں؛ اور وغیرہ وغیرہ ، ہمارے پاس خوبصورت گھر ہیں، جہاں ہم اپنے دوستوں کو لے جا کر مل سکتے ہیں۔مگر یہ خُداوند کا گھر ہے۔

(32) اب دیکھیں ، یہاں کُچھ چھوٹے بچے ہیں، اور، کُچھ بہت ہی چھوٹے بچے ہوتے ہیں۔ اب، وہ کچھ بھی نہیں جانتے ۔ وہ ایک ہی بات جانتے ہیں جو بھی چیز مانگنی ہے وہ رو کر مانگنی ہے۔ اور بعض اوقات پینے کا پانی ہوتا ہے، اور بعض اوقات صرف توجہ ہوتی ہے ۔ اور پس ہم، خُدا کے فضل سے، ایک کمرہ الگ مخصوص کیا ہوا ہے۔ فہرست میں، اُس کو، ایک ''رونے والا کمرہ کہا گیا ہے،'' لیکن یہ بالکل میرے سامنے ہے۔ جیسا کہ، دوسرے لفظوں میں، یہ وہ کمرہ ہے جہاں مائیں اپنے چھوٹے بچونکو لے جاسکتی ہیں۔

(33) اب، جب میں یہاں پُلپٹ پر ہوتا ہوں تو مجھے بچوں کے رونے سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ اور شاید مَیں اِس پر غور بھی نہ کروں کیونکہ میں مسح میں ہوتا ہوں۔مگر یہاں قریب جو دوسرے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں، یہ اُن کے لیے پریشانی کا سبب ہوتا ہے، دیکھیں، وہ یہاں عبادت کے لیے آتے ہیں۔ پس وہ مائیں...... جن کے چھوٹے بچے رونا اور چیخنا شروع کر دیتے ہیں؛ تو آپ اُنہیں روک نہیں سکتی ہیں۔تو، آپ کبھی بھی نہ کہیں...... میں اسے یہاں لانا چھوڑ دونگی اُسے یہاں لانا چاہیے۔ کیونکہ ایک حقیقی ماں ضرور اپنے بچے کو چرچ میں لانا چاہے گی، اور یہ کام آپ کو ضرور کرنا چاہیے۔

(34) اور ہمارے پاس یہاں ایک ایسا کمرہ ہے جہاں سے آپ عمارت کے سارے کونے، اور سارے آڈیٹوریم کو دیکھ سکتے ہیں؛ اور وہاں ایک اسپیکر بھی لگا ہوا ہے، جس سے آپ اپنی مرضی کے مطابق آواز کو کنٹرول کر سکتے ہیں جتنی آپ چاہتے ہیں؛ اور ساتھ ہی آخر میں ایک – ایک بیت اُلخلا ہے، اور پانی کا بیسن بھی موجود ہے، اور ماؤں کی سہولت کیلئے سب کُچھ موجود ہے۔ اور وہاں پر کرسیاں اور دوسری چیزیں موجود ہیں، اور آپ وہاں بیٹھ سکتی ہیں؛ اور وہاں آپ کے بچے کے کپڑے بدلنے کی بھی جگہ ہے، اور اگر بدلنے کی ضرورت پڑے، تو وہاں سب کُچھ موجود ہے۔ یہ سب کُچھ وہاں رکھا گیا ہے۔

(35) اور پھر، کئی مرتبہ دیکھا گیا ہے، نوجوان بچے اور بعض اُوقات بالغ بھی، شامل ہوتے ہیں

......آپ جانتے ہیں، نوجوان لوگ چھٹیاں بھیجتے ہیں، یا مذاق، یا عبادت میں، اشارے کرتے ہیں۔اب، آپ پُرانے لوگ کافی سمجھدار رہیں۔ سمجھے؟ کیونکہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ دیکھیں؟ آپکو یہ سب کرنے کے لئے یہاں نہیں آنا چاہیے......اگر آپ اُمید کرتے ہیں کہ کسی دِن آپکوایک حقیقی انسان بنناہے، اور خاندان کو خُدا کی بادشاہی کیلئے تیار کرنا ہے، تو پھر اِسکا آغاز ہی ٹھیک کریں، آپ دیکھیں اور- اور ٹھیک عمل کریں اور ٹھیک چال چلیں، اور اب، اس وقت۔

(36) اب دیکھیں،، نگران عمارت کے کونوں میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اگر کوئی ایسا کررہا ہے، تو سُنیں وہ- وہ اس ذمہ داری کے لیے، مقرر کیے گئے ہیں، اور ٹرسٹی یہاں سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، اور اِس دوران اگر کوئی غلط حرکت کرتا ہے، تو اُنھیں حُکم ہے کہ وہ اُس شخص کو سمجھائیں کہ وہ چُپ رہے۔

(37) پھر، اگر اُن کے دلوں میں اس جگہ کا کوئی احترام نہیں ہے، تو بہتر یہ ہوگا کہ اُن کی جگہ کوئی اور بیٹھ جائے، کیونکہ یہاں کوئی اور بھی ہے جو سُننا چاہتا ہے۔کوئی ہے جو اِس مقصد کیلئے آیا ہے کہ سُنے۔اور اِسی مقصد کیلئے ہم یہاں آئے ہیں، تاکہ خُداوند کے کلام کو سُنیں۔اور لہٰذا ہر کوئی کلام کو سُننا چاہتا ہے، اور وہ چاہتا ہے کہ جتنی خاموشی ممکن ہو اختیار کی جائے۔اُتنا خاموش رہیں جتنا رہ سکتے ہیں؛ کیونکہ یہ گروہ باتیں کرنے والا اور شور مچانے والا نہیں ہے۔

(38) بیشک، اِس بات کا خیال ہونا چاہیے، کہ ہر کوئی خُداوند کی عبادت کر رہا ہے۔اور یہی کچھ ہونا چاہیے۔یہی سبب ہے کہ آپ یہاں آتے ہیں، تاکہ خُدا کی عبادت کریں۔اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ خُداوند کی حمد کریں، یا نعرے ماریں، تو آپ ایسا کریں، سمجھے، یہی سبب ہے کہ آپ یہاں پر آئے ہیں، دیکھیں، صرف، خُداوند کی عبادت کریں اپنے پورے دل سے عبادت کریں۔لیکن جب آپ آپس میں باتیں کرتے ہیں اور چھٹیاں دیتے ہیں، تو پھر کوئی بھی عبادت نہیں کرسکتا اور اس طرح آپ دوسروں کو بھی خُداوند کی عبادت سے ہٹاتے ہیں، سمجھے، پس ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ اور ہم اِس چرچ میں یہ اصول بنانا چاہتے ہیں، کہ، ہماری کلیسیا، یہ عمارت، یا یہ چرچ صرف خُدا کی بادشاہت اور کلام کی منادی کیلئے مخصوص رہے۔دُعا کرنا! عبادت کرنا! اور پھر، آپکا یہاں آنے کا یہی مقصد ہونا چاہیے، کہ عبادت کریں۔

(39) اور پھر ایک اور بات ہے، جب عبادت ختم ہو جاتی ہے، تو عام طور پر چرچ میں لوگ

ایسا...... میرا- میرا خیال نہیں کہ یہاں بھی ایسا ہوتا ہے، کیونکہ...... مَیں ہمیشہ عبادت ختم ہونے کے بعد، دیکھیں، جلدی باہر نکل جاتا ہوں۔

(40) اکثر، دوسری عبادات میں منادی کرنے کے دوران، مسح آجاتا ہے، اور رویائیں ظاہر ہوتی ہیں۔ جس کے باعث میں کمزوری محسوس کرتا ہوں، اور مَیں نکل کر کمرے میں چلا جاتا ہوں۔ اور شاید بلی، یا کوئی اور آدمی، مُجھے گھر لے جاتا ہے، تاکہ مَیں کُچھ دیر آرام کرلوں، جب تک کہ مَیں اُس حالت میں سے باہر نہ آجاؤں، کیونکہ یہ بہت زیادہ تھکا دینے والا کام ہے۔

(41) اور پھر مَیں کئی ایسے چرچز بھی دیکھ چُکا ہوں، جہاں بچوں کو ہر طرف عبادت گاہ میں دوڑنے کی چھُوٹ دی ہوتی ہے۔ اور- اور بالغ بھی کمرے میں کھڑے ہوکر، ایک دوسرے کے ساتھ شور مچا رہے ہوتے ہیں۔ سُنیں شب کی ہونے والی عبادت، یا جس بھی وقت کی عبادت ہو اُس کو خراب کرنے کا یہ اچھا طریقہ ہے۔ سمجھے؟

(42) اسلیئے جیسے ہی عبادت ختم ہو جاتی ہے، اُس جگہ سے نکل جانا چاہیے۔ جب آپ عبادت کر لیتے ہیں۔ پھر آپ باہر چلے جائیں اور ایک دوسرے سے بات چیت کریں، یا جو کُچھ بھی آپ کرنا چاہتے ہیں کریں۔ اور اگر آپ کے دِل میں کسی کو کہنے کیلیئے کُچھ ہے، تو بہتر ہے کہ- کہ آپ اُن سے ملیں، یا اچھا ہے، کہ آپ اُنکے ساتھ، اُنکے گھر چلے جائیں، یا جو کُچھ بھی کریں، لیکن عبادت گاہ میں ایسا مت کریں۔ اِسے خُدا کیلیئے مخصوص رہنے دیں۔ سمجھے؟ یہ اُسکے ملنے کی جگہ ہے، جہاں ہم اُس سے ملتے ہیں۔ سمجھے؟ اور بیشک، قانون عبادت گاہ سے ہی نکلتا ہے۔ اور میرا- میرا ایمان ہے کہ یہ عمل ہمارے آسمانی باپ کی خوشنودی کیلیئے ہوگا۔

(43) اور پھر جب آپ یہاں آتے ہیں، اور آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے درمیان نعمتیں نازل ہورہی ہیں...... بلکہ اب دیکھیں، عام طور سے ایسا ہوتا ہے...... لیکن مَیں اُمید کرتا ہوں کہ یہاں ایسا کبھی نہیں ہوگا؛ جب، لوگوں کے پاس نیا چرچ ہوتا ہے، تو پھر آپ کو معلوم ہے پہلی بات کیا ہوتی ہے، کلیسیا گھمنڈ کرنے لگتی ہے۔ لیکن آپ کبھی ایسا نہ کرنا۔ بیشک، یہ عبادت کرنیکی جگہ ہے۔ یہ خُداوند کا گھر ہے۔ اور جب روحانی نعمتیں آپ کے درمیان نازل ہونا شروع ہوتی ہیں......

(44) مَیں سمجھتا ہوں، کہ جب سے مَیں یہاں سے گیا ہوں، ملک کے مختلف حصوں سے لوگ یہاں پر منتقل ہو چکے ہیں، تاکہ اِس کو اپنا گھر بنالیں۔ اور اِس بات کیلیئے مَیں خُدا کا مشکور، اور شکر گزار

ہوں، اسلیئے کہ مَیں اُس پر ایمان رکھتا ہوں......

(45) اُس صُبح جب مَیں نے اِسے مخصوص کیا تھا اور کونے کے سرے کا پتھر رکھا تھا، تو اُس وقت مَیں ایک نوجوان تھا، اور مَیں نے اِس کے قائم رہنے کی دُعا کی تھی کہ یہ یسُوع مسیح کی آمد تک کھڑا رہے۔ اور جب مَیں نے یہ کیا تھا، تو ہزاروں ڈالر کا مقروض ہو گیا تھا، اور وہ...... بلکہ آپ اُس تعداد کی کلیسیا سے چندہ لیتے تو وہ تیس یا چالیس سینٹ بنتے تھے، او ہماری ضرورت تقریباً ڈیڑھ سو، یا پھر دو سو ڈالر ماہانہ تھی۔ دیکھیں مَیں یہ کیسے کر سکتا تھا؟ اور مَیں جانتا تھا کہ مَیں کام کر رہا ہوں اور مَیں ایسا کر لوں گا۔ مَیں نے......سترہ سال کی خدمت میں ایک سینٹ بھی نہیں لیا تھا، بلکہ سب جو کُچھ میرے پاس تھا، سوائے میرے، اپنے خرچ کے علاوہ؛ اور سب کُچھ جو اِس چھوٹے ڈبے میں ڈالا جاتا تھا مَیں نے وہ سب کُچھ خُدا کی بادشاہی کیلیئے دے دیا۔

(46) اور لوگوں نے نبوت اور پیشینگوئیاں کیں تھیں کہ ایک سال کے اندر یہ جگہ ایک گیراج میں تبدیل ہو جائیگی۔ شیطان نے ایک مرتبہ، قانون کی دھوکہ دہی سے اِسے چھیننے کی کوشش کی تھی۔ کسی شخص نے دعویٰ کر دیا تھا کہ جب وہ اِس جگہ پر کام کر رہا تھا تو اُس کا پاؤں زخمی ہو گیا تھا، اور تب وہ اسے ہڑپ لینا چاہتا تھا...... اُس نے ہم پر مقدمہ کر دیا تھا اور ٹیبرنیکل کو ہرجانے میں لے لینا چاہتا تھا۔ اور کتنے ہی ہفتے مَیں اِس مقام پر کھڑا رہا۔ اور جیسا کہ وہ کہتے تھے، اُن تمام غلط فہمیوں اور پیشینگوئیوں کے باوجود، یہ آج بھی امریکہ میں موجود بہترین سماعت خانہ اور خوبصورت چرچز کے درمیان قائم کھڑا ہے۔ یہ سچ ہے۔

(47) یہاں سے زندہ خُدا کا کلام، دُنیا کے چوگرد پہنچا ہے، سمجھے، دُنیا کے چوگرد؛ یہ کلام مسلسل دُنیا کے چوگرد چکر لگا رہا ہے، جہاں تک ہم جانتے ہیں، آسمان کے نیچے ہر ایک دیس میں، اور دُنیا کے چوگرد پہنچ رہا ہے۔ اور اِس کیلیئے ہمیں شکرگزار ہونا چاہیے۔ آئیں اِس کے لیے خُدا کا شُکر یہ ادا کریں۔

(48) اور اب دیکھیں کہ ہمارے پاس عبادت کرنے کی جگہ ہے، ہمارے سر پر چھت ہے، ایک اچھا، اور صاف ستھرا چرچ ہے تاکہ اِس میں بیٹھیں، آئیں نئے سرے سے اپنے آپ کو اِس مقصد کیلیئے مخصوص کریں، اور اپنے آپ کو مسیح کیلیئے مقدّس کریں۔

(49) اور بھائی نیول، ہمارے عظیم بھائی، حقیقی پاسٹر، اور زندہ خُدا کے خادم ہیں۔ اور جتنا زیادہ پیغام کو یہ شخص جانتا ہے، اُسے یہ اپنے، پورے دِل سے تھامے ہوئے ہے۔ یہ سچ ہے۔ یہ بہت ہی

شریف انسان ہیں۔ یہ تھوڑا سا خوفزدہ رہتا ہے...... یا، خوفزدہ نہیں؛ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ مگر یہ بہت، بہت ہی شریف انسان ہیں، یہ حد سے زیادہ نہیں بولتے، آپ جانتے ہیں، یہ- یہ کوئی سخت یا کاٹ دینے والی بات، یا، ''بیٹھ جاؤ'' یا چپ رہو نہیں کہتے!'' مَیں نے اِن کی ٹیپیں سُنی ہیں اور ایسا ہی پایا ہے۔

(50) لیکن ایسا ہوتا ہے جیسا کہ مَیں یہ کر سکتا ہوں۔ پس مَیں- مَیں ......اور مَیں- مَیں چاہتا ہوں کہ آپ میری باتیں یاد رکھیں، سمجھے۔ اور دیکھیں، یہ سب کُچھ ٹیپ میں محفوظ ہو رہا ہے۔ سب کُچھ ٹیپ میں محفوظ ہو گیا ہے۔ اور، مہربانی سے، ہر ڈیکن کو اپنے کام کی ذمہ داری کو نبھانا چاہیے، اور یاد رکھیں کہ آپ کو یہ خُدا کی طرف سے حکم دیا گیا ہے، کہ اِس خاص ذمہ داری کو نبھائیں۔ سمجھے؟ ہر ایک ٹرسٹی بھی، اِسطرح کرے۔ مگر پاسٹر کو یہ سب......

(51) یہ پاسٹر کی ذمہ داری نہیں ہے کہ اُنھیں کہے۔ یہ خزانچی کی ڈیوٹی ہے...... بلکہ میرا مطلب ہے ڈیکنوں کی ہے، کیونکہ یہ چرچ کی پولیس ہے۔ یہ ایسے ہی ہے، جب نوجوان جوڑے چرچ کے باہر آتے ہیں اور ہارن بجاتے ہیں، اور، آپ جانتے ہیں، کہ وہ عام طور سے ایسا کس طرح کرتے ہیں، اور کُچھ اور اِسی طرح کے کام، عبادت کے دوران کرتے ہیں، تو پھر آپ باہر جا کر اُن کو روکیں۔ اور اگر کوئی ماں اپنی بچی کو یہاں چرچ میں بھیجتی ہے، اور وہ کسی بیدین لڑکے کے ساتھ باہر چلی جاتی ہے، اور گاڑی میں گھومتی پھرتی ہے، اور، اُسکی ماں سمجھتی ہے کہ وہ چرچ میں ہے۔ لہٰذا ڈیکن کو اُس پر نگاہ رکھنی چاہیے۔'' اور ایسی لڑکی کو کہنا چاہیے کہ آپ یہاں اندر چرچ میں آکر بیٹھ جائیں، یا مَیں آپ کو اپنی گاڑی میں بیٹھا کر آپکی ماں کے پاس چھوڑ آتا ہوں۔'' سمجھے؟ آپ، آپ کو ضرور ایسا کرنا چاہیے۔

(52) یاد رکھیں، اور دیکھیں، محبت ہمیشہ، درستگی کرتی ہے۔ حقیقی محبت ہمیشہ درستگی کرتی ہے، لہٰذا آپ کو ہمیشہ درستگی کو قبول کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اور، مائیں، اب جان چکی ہیں کہ اُن کے بچوں کیلئے یہاں جگہ موجود ہے۔ اور آپ جوان بچوں کو معلوم ہے کہ عمارت میں اِدھر اُدھر بھاگ دوڑ اچھی نہیں ہے۔ سمجھے؟ اور آپ بالغ لوگوں کو معلوم ہے کہ ساعت خانے کے اندر باتیں نہیں کرنی چاہیں اور آپکی گفتگوں جاری نہیں رہنی چاہیے۔ سمجھے؟ ایسا مت کریں۔ یہ غلط ہے۔ اِس میں خُدا کی خوشنودی نہیں ہے۔

(53) یسُوع نے کہا، ''لکھا ہے کہ میرا گھر، دُعا کا گھر کہلائے گا۔ اب تمام قوموں کی جانب سے، وہ کیسے دُعا کا گھر کہلایا جاتا!'' جبکہ وہ وہاں خرید وفروخت کر رہے تھے، اُس نے رسّی کا کوڑا بنایا اور اُن لوگوں کو ہیکل سے باہر نکال دیا۔ اور ہم ہرگز ایسا نہیں چاہتے کہ وہ کام یہاں اِس عبادت گاہ میں بھی ہوں۔ لٰہذا، آئیں اپنی زندگیوں کو، اپنے چرچ کو، اپنے کاموں کو، اپنی خدمات کو، اور سب کُچھ جو ہمارے پاس ہے، اُسے خُدا کی بادشاہی کیلئے مخصوص کریں۔

(54) اب دیکھیں، اب اِس سے پہلے کہ ہم مخصوصیت کیلئے دُعا کریں مَیں چاہتا ہوں کہ کلام کا کُچھ حصہ پڑھیں۔ اور۔ اور، یہ ایک بار پھر سے، مخصوصیت ہے، چونکہ حقیقی مخصوصیت تیس سال پہلے کی جا چکی ہے۔ اب دیکھیں...... جبکہ، ہم۔ ہم اِس کلام کو پڑھتے ہیں تو اِس پر کُچھ منٹوں کیلئے بات کرتے ہیں، پس مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ خُدا ہمیں اپنی برکات سے نوازے گا۔

(55) اب ایک اور بات جو مَیں کہنا چاہوں گا۔ جی ہاں۔ جہاں ہماری ریکارڈنگ ہوا کرتی تھی، مگر اب ہمارے پاس یہاں باقاعدہ ایک کمرہ ہے، اور جو لوگ چاہتے ہیں وہاں ریکارڈنگ کر سکتے ہیں۔ وہاں تمام آلات کا خاص انتظام کیا گیا ہے، اور باقی سب کُچھ بھی ہے، اُس کمرے میں سیدھی مائیک سے، آواز جاتی ہے۔

یہاں لباس ہیں، کمرے ہیں، اور بپتسمہ کی عبادت کیلئے سب کُچھ ہے۔

(56) پھر ایک اور بات ہے، بہت سارے لوگ مُجھ پر ہمیشہ تنقید کرتے ہیں، ایسے بہت سارے لوگ جو حقیقتاً کلام کو نہیں جانتے، اور وہ بات چرچ میں صلیب لگانے کے حوالے سے ہے۔ مُجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ اِس حوالے سے یہاں کُچھ واقع ہوا تھا۔ میرے پاس تین صلیبیں تھیں، اور ایک بھائی غضبناک ہو گیا تھا کیونکہ اُس نے دوسری تنظیم والوں کو یہ کہتے سُنا تھا کہ صلیب لگانے کا مطلب ہے کیتھولک ہونا۔

(57) مَیں چاہتا ہوں کہ کوئی طالب علم، یا کوئی شخص، یا کوئی نئے سرے سے پیدا شدہ مسیحی، یہ بتائے کیا کیتھولک کے پاس صلیب کا اختیار ہے۔ سُنیں مسیح کی مصلوبیت کیتھولک ازم کی عکاسی نہیں ہے۔ یہ خُدا کی بادشاہی کی، عکاسی ہے۔ اب، مقدُسین کیتھولک ازم کی عکاسی کرتے ہیں۔ جبکہ ہم ایمان رکھتے ہیں ''کہ انسان اور خُدا کے بیچ ایک درمیانی ہے، اور وہ مسیح ہے۔'' لیکن کیتھولک والے ہر طرح کے درمیانی پر ایمان رکھتے ہیں، ہزاروں مردوں اور عورتوں پر، اور باقی سب پر؛ کیونکہ، جب

کوئی بھی اچھا، کیتھولک مرجاتا ہے، تو وہ شفاعت کرنے والا بن جاتا ہے۔ اب دیکھیں، مسیح کی صلیب تو یسُوع مسیح کی عکاسی کرتی ہے۔

(58) کیا آپ کو ابتدائی مسیحیوں کے متعلق معلوم ہے، ابتدائی کلیسیا کی- کی قدیم تاریخ کے مطابق، وہ اپنی کمروں پر صلیبیں لیے پھرتے تھے، جہاں کہیں وہ جاتے تھے، بحثیت مسیحی اپنی شناخت اوراس طرح کرواتے تھے؟ اب، کیتھولک لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ لوگ ہمارے تھے۔ کیونکہ، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ابتدائی کلیسیا تھے، لیکن کیتھولک کلیسیا اُس وقت بنی بھی نہیں تھی۔ سمجھے؟ مگر مسیحی اپنی کمروں پر صلیبیں لادتے تھے......آپ نے سُنا ہوگا لوگ کہتے تھے ''صلیب اُٹھانے والے۔'' کیا آپ اُنکو کیتھولک لوگوں سے منسوب کرتے ہیں؟

(59) اور دُنیا کی عالمگیر رُوح القُدس سے معمور کلیسیا ہی حقیقی کیتھولک کلیسیا تھی، یہی درست ہے۔ ہم کیتھولک ہیں۔ ہم اصل کیتھولک ہیں، یعنی بائبل پر ایمان رکھنے والے کیتھولک ہیں۔ سمجھے؟ یہ کیتھولک کلیسیا، تو تنظیمی کلیسیا ہے۔ ہم اِس چیز سے آزاد ہیں۔ ہم رسولوں کے عقیدے کی لڑی ہیں۔ ہم رُوح القُدس کے بپتسمے اور اُن سب چیزوں کا جس پر ابتدائی کلیسیا کھڑی تھی لڑی ہیں، اور تنظیمی کیتھولک کلیسیا کا اُنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ سمجھے؟

(60) لہٰذا، کُچھ بھائیوں نے یہ صلیب یہاں پر لگائی ہے، یہ اُس زیتون کے درخت سے تراشی گئی ہے جہاں یسُوع نے دُعا کی تھی۔ یہ صلیب بننے میں کافی سال لگے ہیں، یہ مُجھے بھائی آرگن برائٹ نے دی تھی۔ اور مَیں اسے اِس چرچ کیساتھ ہی مخصوص کرنا چاہتا ہوں۔

(61) اور، جس نے بھی یہ صلیب لگائی ہے، مجھے نہیں معلوم کس نے لگائی ہے، مگر بالکل ٹھیک جگہ پر لگائی ہے، اور یہ یہاں میری بائیں طرف –طرف ہے۔ یسُوع نے اپنی دائیں جانب والے ڈاکو کو معاف کر دیا تھا، اور وہ مَیں ہوں۔

(62) ایک دوسری بات جس کی یہ عکاسی کرتی ہے، کہ اُس کا سر جھکا ہوا ہے، جس سے آپ اُس کی مصیبتوں پر نظر کر سکتے ہیں۔ کوئی بھی شخص جو یہاں آتا ہے......دیکھیں وہ اِس مذبح پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اور اے گنہگاروں، وہ اُمید کرتا ہے کہ آپ یہاں آئیں گے، اور وہ یہاں نیچے آپ پر نگاہ کرے گا۔ اور اِس کے بعد یہاں پر ایک چھوٹی سی روشنی لگائی جائے گی، تاکہ جب مذبح پر کسی کو بلایا جاتا ہے، تو وہ روشنی اُس پر چمکے، کیونکہ لوگ یہاں تشریف لاتے ہیں......

(63) آپ کہہ سکتے ہیں،'' آپ کو اِس کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کو کوئی مورت نہیں لگانی چاہیے۔''

(64) تو ٹھیک، پھر، اُسی خُدا نے جس نے یہ کہا تھا،'' اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا،'' بالکل اُسی خُدا نے فرمایا،'' دو کروبی بنانا اور اُن کے پر اکھٹے جھکے ہوئے ہوں، اور اُنھیں سرپوش کے اُوپر لگانا جہاں پر لوگ دُعا کرتے ہیں۔''

آپ غور کریں، لوگ یہ - یہ، ناسمجھی کی وجہ سے کہتے ہیں۔ سمجھے؟

(65) لہٰذا، یہ صلیب خُدا کی طرف سے ٹھیک جگہ پر لگائی گئی ہے۔ اور مَیں نہایت شکرگزار ہوں کہ مَیں دائیں جانب ہوں۔ مَیں بھروسہ کرتا ہوں کہ اُس نے مُجھ چور کو معاف کر دیا ہے، کیونکہ، جہاں تک چوری کی بات ہے، تو جہاں تک مُجھے معلوم ہے، مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی چوری نہیں کی؛ مگر مَیں نے اُس کے وقت کو بہت زیادہ ضائع کیا ہے اس لیے میں نے وقت کی چوری کی ہے۔ مَیں نے بےشمار ایسے کام کیے ہیں جو مُجھے نہیں کرنے چاہیے تھے۔ اور مَیں نہایت شکرگزار ہوں، کہ آج صبح، اُس نے میری خطاؤں کو بخش دیا ہے۔

(66) اور اب مَیں بائبل میں سے تواریخ کی پہلی کتاب کے 17 ویں باب کو پڑھنا چاہتا ہوں، اور صرف پانچ منٹ کیلئے مخصوصیت کی عبادت کے متعلق بولنا چاہتا ہوں، اور پھر دُعا کریں گے، اور پھر ہم پیغام کی طرف متوجہ ہونگے۔ اب، پہلا تواریخ، اور اُس کا - کا 17 واں باب۔

اور جب داؤد، اپنے محل میں رہنے لگا، تو اُس نے ناتن نبی سے کہا، مَیں تو، دیودار کے محل میں رہتا ہوں، پر خُداوند کے عہد کا صندوق خیمہ میں ہے۔

ناتن نے داؤد سے کہا، جو کُچھ تیرے دِل میں ہے سو کر؛ کیونکہ خُدا تیرے ساتھ ہے۔

اور اُسی رات ایسا ہوا، کہ خُداوند کا کلام ناتن پر نازل ہوا، کہ جا کر،

میرے بندہ داؤد سے کہہ کہ...... میرے بندہ داؤد سے کہہ کہ، (بلکہ) خُداوند یوں فرماتا ہے، کہ تُو میرے رہنے کیلئے گھر نہ بنانا:

کیونکہ جب سے مَیں بنی اسرائیل کو نکال لایا آج کے دِن تک مَیں نے کسی گھر میں سکونت نہیں کی؛ بلکہ خیمہ بخیمہ، اور مسکن بمسکن پھرتا رہا ہوں۔

اُن جگہوں میں جہاں جہاں مَیں سارے اسرائیل کیساتھ پھرتا رہا، کیا مَیں نے اسرائیلی

قاضیوں میں سے جن کومَیں نے حکم کیا تھا، کہ میرے لوگوں کی گلہ بانی کریں کسی سے ایک حرف بھی، کہا، کہ تم نے میرے لیے دیودار کا گھر کیوں نہ بنایا......؟

پس تُو میرے بندہ داؤد سے...... یوں کہنا، کہ رب الافواج فرماتا ہے، کہ مَیں نے تجھے بھیڑ سالے میں سے، جب تُو بھیڑ بکریوں کے پیچھے پیچھے چلتا تھا لیا، تاکہ تُو میری قوم اسرائیل کا پیشوا ہو:

اور جہاں کہیں تُو گیا مَیں تیرے ساتھ رہا، اور تیرے سب دشمنوں کو...... تیرے سامنے سے کاٹ ڈالا ہے، اور مَیں روئے زمین کے...... بڑے بڑے آدمیوں کے نام کی مانند تیرا نام کرونگا۔

(67) مَیں اِس جگہ پر، یہ کہنا چاہونگا، کہ- کہ داؤد نے وہی کُچھ دیکھا جو ہم نے دیکھا۔ اور داؤد نے کہا، ''یہ درُست بات نہیں ہے کہ تم لوگوں نے میرے لیے دیودار کا گھر بنا دیا ہے، اور میرے خُدا کا عہد کا صندوق ابھی تک خیموں میں رہتا ہے۔'' وہ جانوروں اور بھیڑوں کی کھال ہوتی تھی، جسے جوڑ کر سی دیا جاتا تھا۔ ''اُس نے کہا، ''میرے لیے یہ درُست نہیں ہے کہ میرے پاس ایک اچھا گھر ہو، اور میرے خُدا کا عہد کا صندوق خیمے میں رکھا رہے۔'' لہٰذا، خُدا نے اُس کے دِل میں بوجھ ڈالا کہ وہ ہیکل بنائے۔

(68) حالانکہ، داؤد واقعی خُدا سے- سے محبت کرنے والا اور اُسکی تقدیس کرنے والا ایک- ایک شخص تھا، مگر اُس نے بے بہا خون بہایا تھا۔ پس اُس نے کہا...... داؤد، یہ بات اُس وقت کے نبی، ناتن کی موجودگی میں کہہ رہا تھا۔ اور ناتن جانتا تھا، کہ خُدا داؤد سے محبت کرتا ہے، پس اُس نے کہا، ''داؤد جو کُچھ تیرے دِل میں ہے سو کر، کیونکہ خُدا تیرے ساتھ ہے۔'' کیسا شاندار بیان ہے! ''جو کُچھ تیرے دِل میں ہے سو کر، کیونکہ خُدا تیرے ساتھ ہے۔'' اور اُسی رات...... داؤد کی عقیدت کے سبب خُدا کی محبت جلوہ گر ہوئی۔

(69) اور پھر غور کریں، اُسی رات، اُسے معلوم پڑا کہ وہ غلطی پر تھا، اور تب اُسے وہ کام کرنے سے منع کر دیا گیا، خُدا اتنا زیادہ پُر فضل ہوا کہ وہ نیچے اُتر آیا کہ ناتن سے بات کرے۔ اور مُجھے ہمیشہ یہ الفاظ اچھے لگتے ہیں، جا میرے بندہ ناتن سے...... بلکہ جا میرے بندہ داؤد سے کہہ، کہ 'مَیں نے تجھے بھیڑ سالے میں سے لیا۔''' جب، وہ کُچھ بھی نہیں تھا۔

(70) اور مَیں- مَیں ایک منٹ کیلئے، اِسے یہاں منسوب کرنا چاہونگا۔ ''مَیں نے تجھے خاک

سے لیا، اور مَیں -مَیں -مَیں تجھے ایک نام دیتا ہوں۔ اور تیرا نام روئے زمین کے بڑے بڑے آدمیوں کے نام کی مانند ہے۔ اور مَیں اِسے راز میں - میں رکھتے ہوئے منسوب کرنا چاہونگا، تاکہ ایک طرح سے ایک نشان بنا پاؤں۔ مَیں اِس کے متعلق سوچ رہا تھا......

(71) کُچھ عرصہ پہلے، مَیں اِسی شہر میں رہا کرتا تھا، اور کسی کو میری پرواہ نہیں تھی۔ کوئی مُجھ سے محبت نہیں کرتا تھا۔ مَیں لوگوں سے محبت کرتا تھا، مگر مُجھ سے کوئی محبت نہیں کرتا تھا۔ اور ایسا میرے خاندان کے پس منظر کے سبب سے تھا۔ اور اِس بات کو کہنے میں میرے بیش قیمت ماں باپ کی بدنامی نہیں ہے۔

(72) کاش کہ ماں آج زندہ ہوتی اور آج صُبح اِس عبادت گاہ میں چل کر آتی، بہت سارے پُرانے وقتوں کے لوگ جنھوں نے یہاں اِس کی تعمیر کیلئے اپنا پیسہ لگایا تھا، شاید خُدا، آج صُبح، اُن کو اُس زینہ کے کٹہرے سے اِسے دیکھنے دے۔

(73) شراب پینے کے سبب سے، برینہم خاندان کا نام زیادہ اچھا نہیں تھا۔ کسی کو مُجھ سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ اور مُجھے یاد ہے زیادہ دیر نہیں ہوئی مَیں اپنی بیوی کو بتا رہا تھا، مُجھے یاد ہے کہ مَیں -مَیں کسی سے بات بھی نہیں کر پاتا تھا۔ اور کوئی میری پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اور اب یہ حال ہے کہ مجھے تھوڑا سا آرام کرنے کیلئے، اپنے آپکو چُھپانا پڑتا ہے۔

(74) اور اب خُدا نے ہمیں یہ خوبصورت عمارت بخشی ہے، اور- اور کئی عظیم کام ہیں جو اُس نے کیے ہیں۔ اور اُس نے مُجھے ایک بُرے نام کی بجائے...... ایک- ایک ایسا نام بخشا ہے، اُس نے بڑے بڑے لوگوں کی مانند ایک نام دے دیا ہے۔ اور جہاں کہیں مَیں گیا میرے دشمنوں کو کاٹ ڈالا ہے۔ جہاں کہیں یہ کلام گیا، کوئی اس کے سامنے کھڑا نہیں ہو پایا۔ بس، مَیں اِس بات کیلئے خُدا کا بہت ہی شکر گزار ہوں۔

(75) اور مجھے کیا پتہ تھا؛ جب میں یہاں سے دو تین بلاک دُور، انگرام ویل اسکول میں ایک خستہ حال بچہ کی صورت میں جاتا تھا، اور پھر اسکول میں میرا مذاق، انتہائی خستہ حالت کے سبب سے اُڑایا جاتا تھا، اور میں اُس پرانے تالاب سے پھیرا کرتا تھا؟ مُجھے اُس وقت کیا معلوم تھا کہ اِس پُرانے تالاب کے نیچے ایک کنول کا بیج پڑا ہوا تھا جو ایک دن اِس طرح کھل اُٹھے گا؟ اور مَیں کیسے جان سکتا تھا، جب کہ کوئی مُجھ سے بات نہیں کرتا تھا، اور پھر وہ مُجھے ایک- ایک ایسا نام دے دے گا جو اُس کے

لوگوں کے درمیان عزت پائیگا؟

(76) اور، اب دیکھیں، کہ داوٗد کو اُس کی اجازت نہ مِل پائی کہ وہ ہیکل کو تعمیر کرے۔ اور وہ ہیکل تعمیر نہ کر پایا۔ لیکن خُدا نے فرمایا، ''کہ مَیں تیری نسل میں سے ایک کو اُٹھا کھڑا کرونگا، اور وہ ہیکل تعمیر کریگا، اور وہ ہیکل ابد تک قائم رہے گی۔ اور تیری نسل سے، داوٗد کی نسل سے، ایک ابدی بادشاہت ہوگی؛ اور وہ سنبھالے گا۔'' سیلمان، داوٗد کا طبعی بیٹا تھا، جو اُسکی طبعی طاقت سے پیدا ہوا تھا، اور اُسی نے خُداوند کیلئے، ہیکل بنائی۔

(77) لیکن جب داوٗد کی اصل نسل، یعنی ابنِ داوٗد آیا، تو اُس نے اُنھیں بتایا ہے کہ وہ وقت آئیگا، جب ہیکل کا پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا۔ لیکن وہ کوشش کر رہا تھا کہ اُن کی توجہ دوسری ہیکل کی طرف کرائے۔

(78) یوحنا، مکاشفہ کی کتاب میں، جس پر مکاشفہ کھولا گیا، اُس نے اس ہیکل کو دیکھا تھا۔ مکاشفہ 21 میں، اُس نے دیکھا، ''نئی ہیکل آ رہی ہے، آسمان سے اُتر رہی ہے، اور وہ اُس دُلہن کی مانند آراستہ تھی جس نے اپنے شوہر کیلئے سِنگار کیا ہو۔ پھر مَیں نے ہیکل میں سے کسی کو بلند آواز سے، یہ کہتے سُنا، 'کہ دیکھ، خُدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے، اور خُدا اُن کے ساتھ سکونت کریگا، اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی، اور نہ ماتم رہے گا، نہ آہ و نالہ نہ درد؛ کیونکہ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔'''

(79) تب داوٗد کا حقیقی بیٹا، اور ہم اِس ہفتے اِس سبق میں اُس کے متعلق سیکھنے والے ہیں، وہ اپنی ہیکل میں آئیگا، خُدا کی ہیکل میں، جو حقیقی ہیکل ہے جس کو وہ تعمیر کرنے گیا ہے۔ کیونکہ، اُس نے یوحنا 14 میں، فرمایا، ''میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں، اور مَیں جاتا ہوں......'' اِس سے اُس کا کیا مطلب ہے؟ یہ پہلے سے مقرر شدہ ہے۔ ''اور مَیں جاتا ہوں کہ تمہارے لیے جگہ تیار کروں، اور پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لونگا، تاکہ جہاں مَیں ہوں تم بھی ہو۔'' اور، بیشک، ہم جانتے ہیں کہ وہ عظیم زمانہ ہوگا جو آنے والا ہے۔ اور داوٗد کی اصل نسل، جو یسُوع مسیح ہے تخت کو لیگا، اور کلیسیا پر حکومت کریگا، اور اُسکی دُلہن، گھر میں اُس کیساتھ ہوگی، اور اسرائیل کے بارہ قبیلوں پر، ابد تک راج کریگا۔

(80) اور جیسا کہ داوٗد؛ اُن چھوٹی جگہوں پر، خُدا کی ہیکل، تعمیر نہیں کر پایا تھا، کیونکہ وہ اُس کیلئے تیار نہیں تھا۔ وہ کُچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ فانی تھا، اور اُس نے لہو بہایا تھا۔ پس ایسا ہی آج، ہمارے ساتھ

ہے، ہم خُدا کی حقیقی ہیکل تعمیر کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ صرف ایک ہی ہے جو اُس کو تعمیر کر سکتا ہے، اور اب وہ اُس کو تعمیر کرنے کے مرحلے میں ہے۔

(81) مگر یہ چھوٹی سی ہیکل، اور وہ ہیکل جو سلیمان نے اُس کیلئے بنائی تھی، اور باقی ساری، صرف عارضی عبادت کی جگہیں ہیں جب تک کہ وہ وقت نہیں آتا جب حقیقی ہیکل زمین پر تعمیر کی جائے گی۔ اور راستبازی ہی آسمان سے آسمان تک بادشاہی کریگی۔ اور پھر مزید آہ و نالہ نہ ہوگا۔'' اُس ہیکل میں کوئی جنازہ نہیں پڑھا جائیگا۔ وہاں پر مزید شادیاں نہ ہونگی، کیونکہ وہی ایک شادی عظیم شادی ابدیت کیلئے ہوگی۔ وہ کیسا عظیم وقت ہوگا!

(82) مگر آئیں، آج اپنے دِلوں میں، اُس ہیکل کے قائم ہونے اور اُس کے آنے کے انتظار میں ارادہ کر لیں، ہم اپنے آپ کو اُس کے رُوح القُدس کے وسیلے ایسے کردار میں ڈھال لیں، کہ ہم اُس جگہ اُسکی عبادت کرینگے جیسے کہ ہم اِس جگہ پر عبادت کرتے ہیں، اسلیئے اُس جگہ کے آنے کے منتظر رہیں۔

(83) آئیں اب ہم اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، جبکہ مَیں کلامِ مقدس کو پڑھتا ہوں۔

اور پھر مَیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا: کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی؛ اور سمندر بھی نہ رہا تھا۔

...... پھر مَیں یوحنا نے شہرِ مقدس، نئے یروشلیم کو، آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دیکھا، اور وہ اُس دُلہن کی مانند آراستہ تھی جس نے اپنے شوہر کیلئے سِنگار کیا ہو۔

پھر مَیں نے ......تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سُنا، کہ دیکھ، خُدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے، اور وہ اُن کیساتھ سکونت کریگا، اور وہ اُس کے لوگ ہونگے اور خُدا آپ اُن کیساتھ رہے گا، اور اُن کا خُدا ہوگا۔

آئیں اب ہم اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔

(84) ہمارے آسمانی باپ، ہم احترام میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم احترام اور مُقدس تقدیس میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور خُداوند، ہم تُجھ سے منت کرتے ہیں، کہ ہمارے اِس نذرانے کو قبول فرما، جو تُو نے ہم پر فضل کیا، اور دولت بخشی، کہ تیری عبادت کیلئے جگہ تیار کر پائیں۔ زمین پر ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جو ہم تیار کر سکیں، کچھ بھی نہیں ہے، یا کچھ بھی اِس قابل نہیں ہے کہ خُدا کا – کا روح اُس میں

ٹھہر پائے۔ مگر خُداوند، ہم یہ تیرے حضور بیعانہ کے طور پر پیش کرتے ہیں جو ہماری محبت اور جذبات کا بیعانہ ہے۔ اور ہم اُس سب کیلئے جو تُو نے ہمارے لیے کیا ہے تیرے شکرگزار ہیں۔

(85) اور، اب، یہ عمارت اور زمین، کافی عرصہ پہلے ہی تیری خدمت کیلئے مخصوص کئے جا چکے ہیں، اور ہم تیرے شکرگزار ہیں اُس یادداشت کیلئے۔ اور، اب، اے خُداوند خُدا، جیسے کہ سالوں پہلے، رویا ظاہر ہوئی تھی، اور اُس میں بتایا گیا تھا، اور مَیں نے دیکھا تھا کہ ایک پُرانی عمارت ہے اور اُسکے اندر لوگ تھے، اور اُنھوں نے دوبارہ اُس کی مرمت کی اور اُسے نیا بنا دیا، اور مُجھے پیچھے دریا کے پار بھیج دیا گیا تھا۔

(86) اب، اے خُداوند خُدا، زمین و آسمان کے خالق، ہم تیرے گلہ کے لوگ ہوتے ہوئے کھڑے ہیں۔ جیسے کہ-کہ-کہ-کہ ہم تیری بادشاہی کے لوگ ہوتے ہوئے کھڑے ہیں۔ اور مَیں اپنے آپ کو، اور پاسٹر صاحب کو، اور کلیسیا کو، اور لوگوں کو، اور پھر ہم اِس عمارت کو بھی، قادرِ مطلق خُدا کی خدمت کے واسطے، یسُوع مسیح کے، یعنی اُسکے بیٹے کے نام سے، خُدا کی خدمت کیلئے، اور اُس کے احترام اور خُدا کی تقدیس کے لیے مخصوص کرتے ہیں۔ اور ہونے دے کہ انجیل اِس جگہ سے رواں رہے جب تک کہ یہ دُنیا کیلئے کشش نہ بن جائے تا کہ لوگ دُنیا کے چاروں کونوں سے، خُدا کا جلال دیکھنے کیلئے آئیں جو یہاں پر ظاہر ہوا ہے۔ جیسا کہ تُو نے ماضی میں کیا، ہونے دے کہ مستقبل میں اِس سے کئی گنا زیادہ ہو۔

(87) اے باپ، اب ہم اپنے آپ کو، اور جو کُچھ ہم میں ہے، کلام کے وسیلے، تیری خدمت کیلئے مخصوص کرتے ہیں۔ خُداوند، یہ جماعت اور یہ لوگ، آج صُبح، اپنے آپ کو، کلام سُننے کیلئے مخصوص کرتے ہیں۔ اور ہم، بحیثیت خدام، اپنے آپکو، ”کلام کی منادی کیلئے مخصوص کرتے ہیں؛ تا کہ وقت، اور بے وقت مستعد رہیں؛ اور ہر طرح کے تحمل اور تعلیم کیساتھ سمجھائیں، ملامت اور نصیحت کریں۔“ جیسا کہ تیس سال پہلے، کونے کے سرے کا پتھر رکھتے وقت لکھا گیا تھا۔ اور تُو نے فرمایا، ”ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہ کرینگے، بلکہ کانوں کی کھجلی کے باعث، اپنی اپنی خواہشوں کے موافق بہت سے اُستاد بنالیں گے: اور اپنے کانوں کو حق کی طرف سے پھیر کر، کہانیوں پر متوجہ ہونگے۔“ خُداوند، جیسے کہ ہم نے کوشش کی کہ لوگوں کو کلام سے سیکھاتے رہیں، ہونے دے کہ ہم نصیحت پذیر ہوں اور قوت پائیں تا کہ اِس کوشش کو دُگنا کریں۔ اے خُداوند، اِس جگہ پر رُوح القدس کا دُگنا مسح

نازل ہو، ہونے دے کہ رُوحُ القُدس نازل ہو......

(88) جیسا ہیکل کی مخصوصیت کے دِن، سلیمان نے دُعا کی تھی؛ اور رُوحُ القُدس، بادل اور آگ کے ستون کی صورت میں، سامنے دروازے سے اندر داخل ہوا، کروبیوں کے چوگرد سے گزرا، اور اُس مُقدس جگہ پر چلا گیا اور وہاں پر ٹھہر گیا۔ اے خُدا! سلیمان نے دُعا کی تھی، ''کہ اگر تیرے لوگ کہیں پر بھی مصیبت میں ہوں، اور اُس مُقدس ہیکل کی طرف نظر کر کے دُعا کریں، تو تُو آسمان سے سُن لینا۔''

(89) اے خُداوند، رُوح القُدس، آج صُبح ہر دِل پر، ہر مُقدس روح پر جو یہاں پر موجود ہے نازل ہو۔ اور بائبل فرماتی ہے، کہ ''خُدا کا جلال اتنا زیادہ تھا کہ خدام وہاں پر خدمت نہ کر پائے، ایسا خُدا کے جلال کے باعث ہوا تھا۔'' اے خُداوند خُدا، اُس کو ایک بار پھر دُہرا جبکہ ہم اپنے آپکو، اِس چرچ کی مخصوصیت کیساتھ، تیرے سپرد کرتے ہیں۔ اور ایسا لکھا ہے، ''کہ مانگو، تو تمہیں دیا جائیگا۔''

(90) ہم اپنے آپکو، اپنے نذرانے چرچ کیساتھ، آج صُبح، تیری خدمت کیلیئے، آخری دِنوں میں روشنی بننے کیلیئے، شام کے وقت کی روشنی بننے کیلیئے، تیرے سپرد کرتے ہیں؛ تاکہ منتظر لوگوں کے ایمان کو بڑھائیں اور تسلی کا سبب ٹھہریں جو دُلہے کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں، تاکہ دُلہن کو مسیح کی خوشخبری کا جامہ پہنائیں، اور یسُوع مسیح اُسکو قبول کرے۔ ہم یہ سب کچھ، اور اپنے آپکو، بھائی نیول کو، اور کلیسیا کو، خُدا کی خدمت کیلیئے مخصوص کرتے ہیں، اور یسُوع مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

آپ تشریف رکھیں۔

(91) داوَد کہتا ہے، ''مَیں خوش ہوا جب وہ مُجھ سے کہنے لگے، 'کہ آؤ خُداوند کے گھر چلیں،'' اور کاش کہ ہمارے ساتھ بھی ہمیشہ ایسا ہی ہو، تاکہ، جب کہا جائے، تو ہم خوش ہوں اور خُدا کے گھر میں جمع ہوں۔[جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] آمین۔

(92) اب، اِس مخصوصیت کی مختصر عبادت کے بعد، میرے پاس ایک گھنٹہ بچا ہے۔

(93) اور، اب، ذرا یاد رہے کہ ہم کس لیے مخصوص کیے گئے ہیں: خُداوند کے حضور، عزت احترام، اور تقدیس کے ساتھ، پُرسکون رہیں، خُداوند کے حضور عبادت کریں۔ اور خُدا کے گھر میں، جتنا زیادہ معظم رہ سکتے ہیں رہیں۔ اور، اب، جب عبات ختم ہو جاتی ہے، فوراً جیسے ہی عبادت ختم ہو جاتی ہے، تو ہیکل میں سے باہر نکل جائیں۔ سمجھے؟ اور اِس سے صفائی کرنے والوں کو وقت مِل جاتا

ہے کہ وہ اِسے اگلی عبادت کیلئے صاف کرلیں،اور تیار کرلیں۔اور پھر خُداوند کے گھر میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اور......؟......مَیں آپ کے متعلق سوچتا ہوں...... عبادت ختم ہو جانے کے بعد تقریباً پندرہ منٹ میں یہ جگہ بالکل خالی ہوجانی چاہیے۔اور دوستانہ ماحول کو یقینی بنائیں۔ ہر ایک کے ساتھ ہاتھ ملائیں،اور ہر ایک کو واپس آنے کی دعوت دیں۔

(94)اور–اور ہم توقع کرتے ہیں، کہ اِس آنے والے ہفتے میں، اِس ٹیبر نیکل میں ہونے والی عبادات اُن عبادات سے بھی جواب تک ہوئی ہیں نہایت ہی اہم ہونگیں۔ہم اُس کے منتظر ہیں۔ اب،مَیں–مَیں...... مُجھ پر کُچھ نمودار نہ ہوا......حتیٰ کہ، بہت دیر تک،لیکن کل شب آخری پہروں یعنی صُبح سویرے، دُعا میں، مُجھے کُچھ محسوس ہونے لگا۔ پس،مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ یہ عظیم وقت ہوگا،اگر خُداوند ہماری مدد کریگا،تو مُجھے یقین ہے کہ ایسا ضرور ہوگا۔اب دیکھیں،اب، جب مَیں نے ''عظیم وقت،'' کہا ہے،تو،آج صُبح،مَیں اِس کے متعلق کُچھ بیان کرنے والا ہوں۔آپ جانتے ہیں، جسے انسان ''عظیم کہتا ہے،'' بعض اُوقات وہ عظیم نہیں ہوتا۔مگر جسے خُدا ''عظیم کہتا ہے،'' انسان اُسے حماقت سمجھتا ہے؛اور جسے خُدا '' حماقت کہتا ہے،'' انسان اُس کو عظیم کہتا ہے۔لہٰذا ہم اِس بات کو ذہن میں رکھیں،اور ہر لفظ کو پرکھیں۔

(95)اب دیکھیں،عبادات کافی طویل ہوتی ہیں۔اسلیئے وہ طویل ہونگیں، کیونکہ ایسی عبادت کافی دشوار ہوتی ہے،جس میں بہت زیادہ تعلیمی،اور تقدیس کے متعلق باتیں ہوتی ہیں۔اور مَیں تو......

(96) جس جگہ میں ٹھہرا ہوا ہوں، وہ لوگ مُجھے سب کُچھ، کھلانے کی کوشش کرتے ہیں، مگر مُجھے ......کہا گیا،'' بھائی برینہم،آپ کا وزن کم ہوگیا ہے،اچھا ہے، کہ سب کُچھ لیں۔'' مگر مَیں مسلسل خدمت میں ہوں۔ مُجھے اگلے اتوار کی شب کو یہاں سے، ایک دوسری عبادت کیلئے نکلنا ہے، جو اِس کے فوراً بعد، میکسیکو میں ہے۔لہٰذا، یہ ایک سخت کام ہے۔اسلیئے،مَیں کوشش کررہا ہوں کہ بہت زیادہ کھانے سے گریز کروں،اور–اور اپنے آپ کو تیار رکھوں۔

(97)اور آج صُبح،مَیں بھائی، جونیئر جیکسن،اور–اور بھائی رڈل،اور–اور مختلف خدام کو، یہاں دیکھ کر،نہایت خوش ہوں۔خُدا آپ سب کو برکت دے۔

(98)اب مَیں–مَیں آج صُبح آپ سے–سے جس مضمون پر بات کرنا چاہتا ہوں میرے پاس اُس کے متعلق یہاں پر کُچھ حوالے لکھے پڑے ہیں۔اور مَیں پہلے یسعیاہ کی کتاب میں سے،53 باب

کو پڑھنا چاہتا ہوں۔ اب، جبکہ آپ اِس کو ڈھونڈ رہے ہیں، تو اِس دوران مَیں ایک، یا دو اعلان کرنا پسند کرونگا۔

(99) جیسا کہ، آج شب مَیں اِس کتاب پر بولنا چاہتا ہوں، یہ آخری کلیسیائی زمانے سے مُہروں کے کھلنے کیلئے پُل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب دیکھیں، اُن کے درمیان خاصا فاصلہ ہے۔

(100) اور، اِس سے پہلے، جب مَیں نے کلیسیائی زمانے ختم کئے تھے، تو فوراً اُس کے بعد، مَیں نے دانی ایل کے ستر ہفتوں کے متعلق بیان کیا تھا، کیونکہ یہ ایک ساتھ جُڑے ہوئے ہیں۔ اور مَیں نے کہا تھا، ''اب، اگر مَیں نے کبھی مُہروں کو لیا، تو مُجھے دانی ایل کے ستر ہفتوں کو پہلے بیان کرنا پڑیگا، تا کہ مُہروں کو ترتیب سے بیان کر پاؤں۔'' اور پھر ایک چیز کو چھوڑ دیا تھا، اور وہ سات مُہروں کی کتاب کا، پانچواں باب تھا۔ اور آج شب ہم اُسکو لیں گے۔

(101) آج رات ہم ذرا جلدی عبادت شروع کرنا چاہتے ہیں۔ میرے متعلق کیا خیال ہے...... آپ نے پہلے ہی اس کے بارے میں بتا دیا ہے، کہ جلدی شروع کرنی ہے، کیا آپ نے بتایا ہے؟ [بھائی نیول کہتے ہیں، ''جی ہاں۔'' - ایڈیٹر۔] کیا خیال ہے، کیا سب لوگ یہاں سات بجے موجود ہو سکتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' - ایڈیٹر۔] ٹھیک ہے۔ ہم اپنی باقائدہ عبادت، گیتوں کیساتھ ساڑھے چھ بجے شروع کرینگے، اور مَیں یہاں سات بجے پہنچ جاؤنگا۔ اور پھر اِسطرح سارا ہفتہ ہم عبادت جلدی شروع کرینگے۔ اور - اور، اب دیکھیں، ہم اِس طرح آتے ہیں......

(102) جتنی محبت پرستش سے مسیحی کرتے ہیں کوئی اور نہیں کرتا ہے۔ ہم پرستش سے محبت کرتے ہیں۔ ہم اِن چیزوں سے محبت کرتے ہیں۔

(103) مگر اب ہم ایک دوسری چیز میں - میں مشغول ہیں۔ ہم - ہم کلام میں مشغول ہیں، غور کریں، پس آئیں - آئیں ہم اِس کیساتھ ٹھہریں رہیں۔ ہم اِس کیساتھ مشغول رہیں۔ ہم - ہم تعلیم میں مشغول رہیں۔ اور آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ یہ مُجھ پر کتنا بڑا دباؤ ہے، دیکھیں، کیونکہ، اگر مَیں کُچھ غلط سکھاتا ہوں، تو مُجھے اِس کیلئے جوابدہ ہونا پڑیگا۔ سمجھے؟ اور مُجھے اِس بات کو نہیں لینا کہ کوئی اور کیا کہتا ہے۔ مُجھے ضرور ہی...... بلکہ اس بات کو ضرور ہی خُدا کی طرف سے ہونا چاہیے۔ اور مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ سات فرشتے، جو سات گرجوں کو تھامے ہوئے ہیں، وہی اسے عطا کرینگے۔ سمجھے؟

(104) اور اب یسعیاہ، یسعیاہ کا 53 واں باب، پہلی یا، دوسری آیت میں دیکھیں۔ مَیں یہ سوال

پوچھنا چاہتا ہوں۔

(105) اب، اِس کا کسی بھی طرح، سات مُہروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف ایک پیغام ہے۔ کیونکہ، مَیں جانتا تھا کہ مُجھے مخصوصیت کرنی ہے، اور مَیں اِس میں نہیں جا سکوں گا کیونکہ میرے پاس وقت نہیں بچے گا۔ لیکن مَیں نے سوچا، کہ یہ صرف ایک مخصوصیت کی عبادت ہے، یہ اِس چرچ کی مختصر سی یادگاری کی عبادت ہے، بلکہ، مختصر مخصوصیت کی عبادت ہے، اور اسلیئے پھر- پھر...... وقت نہیں بچے گا، اِس کتاب کو کھولنے کے حوالے سے، جو مَیں کہنا چاہتا ہوں، اور جو مَیں کہنا چاہتا ہوں دیکھیں، لہٰذا آج شب مَیں وہ کہوں گا۔ اور اب یہ ایک مختصر سی عبادت ہے، اگرچہ، یہ- یہ بالکل اُسی کے ساتھ، مِل جائیگی۔

(106) لہٰذا، اب، اِس کلام پر توجہ دیں۔ اور اِسے تھام لیں۔ اور- اور اگر آپ اِس بات کو ٹیپ میں، یا کسی اور چیز میں لے کر جانا چاہتے ہیں، تو پھر آپ اِس ٹیپ کی تعلیم پر قائم رہیں۔ اور کُچھ مت کہیں مگر وہی جو ٹیپ میں کہا گیا ہے۔ صرف وہی کہیں جو ٹیپ میں بیان کیا گیا ہے۔ دیکھیں؟ اب، کیونکہ، اِن باتوں میں کُچھ ہے، اب ہم سب اِن باتوں کو سیکھنے والے ہیں، تو پھر کیوں غلط سمجھا جائے۔ سمجھے؟ اور آپ پُر یقین ہو جائیں، اور صرف وہی کہیں جو ٹیپ میں کہا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ کُچھ نہ کہیں۔ سمجھے؟ اسلیئے، مَیں نہیں کہتا کہ یہ میری اپنی طرف سے ہے۔ یہ اُسکی طرف سے ہے جس نے یہ کہا ہے، آپ سمجھے۔ کیونکہ بہت مرتبہ، اُلجھن پیدا ہو جاتی ہے، اور پھر لوگ اُٹھتے ہیں اور کہتے ہیں، ''اچھا، فلاں فلاں بات یوں کہی گئی ہے اور اُس کا مطلب فلاں فلاں ہے۔'' مگر اِسے بس- بس ویسے ہی رہنے دیں جیسے یہ ہے۔

(107) توجہ دیں، ہم بائبل کو اُسی طریقے سے چاہتے ہیں۔ جیسے بائبل بتاتی ہے کہ یہ ایسا ہے، ہم ویسے ہی اُسے چاہتے ہیں، بالکل- بالکل ویسے ہی چاہتے ہیں۔ اسلیئے اِس میں اپنی تشریح مت ڈالیں۔ آپ دیکھیں، اِس کی پہلی ہی تشریح ہو چکی ہے۔ اب دیکھیں:

ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟ اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟

(108) مُجھے دھیان سے، اب اِسے دوبارہ پڑھنے دیں۔

ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟ (سوال ہے!) اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟

(109) دوسرے لفظوں میں، ''اگر آپ ہمارے پیغام پر ایمان لائے ہیں، تو پھر خُداوند کا بازو

ظاہر ہو چکا ہے۔'' سمجھے؟

ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟ اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟

(110) اب مَیں مُقدس متی کی انجیل سے، مُقدس متی کے 11 ویں باب کو پڑھنا چاہتا ہوں۔ اور، اب دیکھیں، کہ آپ اپنے کاغذ اور دوسری چیزیں ساتھ لائیں، کیونکہ ہم مسلسل جاری رکھیں گے...... اگر آپکے پاس کوئی ریکارڈنگ کرنے والی چیز نہیں ہے، تو آپ-آپ ضرور...... اپنے ہمراہ کاغذ لائیں تاکہ اِسے لکھ پائیں۔ مُقدس متی کا 11 واں باب، 25 ویں اور 26 ویں آیت، 26:11 اور 27۔ ٹھیک ہے، جہاں یسُوع، دُعا میں بول رہا ہے۔ مَیں اِس سے تھوڑا پیچھے سے شروع کرنا چاہتا ہوں۔ آئیں اِسے 25 اور 26 سے پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اِس کا مَیں نے اعلان کیا ہے، کیونکہ، اِس پر مَیں نے اپنی بائبل میں نشان لگایا ہوا تھا۔

اُس وقت یسُوع نے کہا، اے باپ، آسمان اور زمین کے خُداوند، مَیں تیری حمد کرتا ہوں، کہ تُو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں، اور بچوں پر ظاہر کیں۔
ہاں، اے باپ: کیونکہ ایسا ہی تجھے پسند آیا۔

(111) اِن دو حوالوں پر دھیان دیں۔ ''ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟ اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟'' اُس وقت یسُوع نے کہا اے خُدا مَیں تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے یہ بھید داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائے، اور بچوں پر ظاہر کیے، ہاں اے خُدا کیونکہ ایسا ہی تجھے پسند آیا۔'' اب، اِس حوالے، یا سبق میں سے......

(112) اب اِس پڑھے گئے حوالے سے، مَیں نے یہ مضمون چُنا ہے: خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چھپاتا ہے، اور پھر خود کو اُسی میں آشکارا کرتا ہے۔ اب، مَیں ٹیپ کیلئے، اِسے دوبارہ دہرا رہا ہوں، آپ دیکھیں، صرف ٹیپ کیلئے، کیونکہ وہ-وہ لوگ اِسے ٹیپ میں محفوظ کر رہے ہیں۔ سمجھے؟ خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چھپاتا ہے، اور پھر خود کو اُسی میں آشکارا کرتا ہے۔

(113) سوچیں تو یہ عجیب لگتا ہے کہ خُدا اس طرح کیسے کرتا ہے۔ خُدا اپنے آپکو اتنی سادگی میں چھپا لیتا ہے اور پھر دوبارہ، اُس سادگی میں اپنے آپکو لاکر اس طرح کام کرتا اور اپنے آپکو ظاہر کرتا ہے؛ کہ عقلمند اُسکو تلاش کرنے میں لاکھوں میل دُور رہ جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک-ایک ایسا مضمون ہے، جس پر ہم توجہ کریں اِس سے پہلے کہ-کہ-کہ ہم سات مُہروں کی عظیم تعلیم میں جائیں۔

کیونکہ بہت سارے اِس بات کو کھو دیتے ہیں جس طریقے سے وہ خود کو آشکارا کرتا ہے۔

(114) اب، انسانوں کے اپنے نظریات ہوتے ہیں کہ خُدا کو کیسا ہونا چاہیے اور خُدا کیا کرنے والا ہے۔ اور جیسے کہ مَیں پہلے ہی کئی مرتبہ وہ پرانا بیان بتا چکا ہوں، کہ، انسان تو انسان ہی ہے۔ انسان ہمیشہ خُدا کی تعریف کرتا ہے جو اُس نے ماضی میں کیا تھا، اور ہمیشہ آگے دیکھتا ہے جو خُدا کریگا، مگر جو خُدا کر رہا ہوتا ہے اُسے نظر انداز کر دیتا ہے۔ سمجھے؟ سمجھے؟ اِس طریقے سے وہ اُس کو کھو دیتے ہیں۔ وہ ماضی میں دیکھتے ہیں کہ خُدا نے کتنے عظیم کام کیے تھے، مگر بھول جاتے ہیں کہ کس سادہ سی چیز کو، اُس نے اُس کام کیلئے استعمال کیا تھا۔ سمجھے؟ اور پھر وہ آگے نگاہ ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ایک عظیم چیز آ رہی ہے، جو کہ ہونے والی ہے، اور دس میں نو مرتبہ، وہی چیز ٹھیک اُن کے چوگرد ہو رہی ہوتی ہے۔ اور وہ اتنی سادہ ہوتی ہے کہ لوگ اُسے جان بھی نہیں پاتے۔ سمجھے؟

(115) ایک دِن، ایک- ایک شخص یوٹیکا میں...... اور اُسکے جاننے والے کُچھ لوگ یہاں موجود ہیں، مَیں یہاں اُس شخص کی انتہا پسندی کو- کو آشکارا کرنے کے لیے نہیں کہہ رہا۔ وہ خانہ جنگی کا ایک- ایک تجربہ کار شخص تھا۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ ایسا ہی تھا...... اب مُجھے نہیں معلوم کہ وہ کس طرف تھا، مگر میرا خیال ہے کہ وہ ایک باغی تھا۔ لیکن، وہ ایک غیر ایماندار تھا، اور وہ دعویٰ کرتا تھا کہ خُدا جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ یوٹیکا میں رہتا تھا۔ اور اُس کا نام جم ڈورسے تھا۔ شاید آپ میں سے کئی لوگ اُس سے واقف ہوں۔

(116) جب مَیں چھوٹا بچہ تھا، وہ مُجھے بہت تربوز دیا کرتا تھا۔ وہ وہاں نیچے، دریا کے پاس تربوز اُگایا کرتا- کرتا تھا۔ اور وہ میرے باپ کا دوست تھا۔ لیکن اُس نے کہا، ”کہ ایک دِن، ایک عظیم نمایاں چیز اُسکو بتائی گئی جو کبھی بتائی گئی ہو، جو کہ اُس کے ایمان کے خلاف تھی۔ اب، مَیں اُن دِنوں میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ لیکن، اُسکے اعتقاد میں فرق آ گیا، جسکے سبب سے وہ وہاں سے باہر نکل گیا اور اُس نے اپنے سر کو جھکا لیا اور رو پڑا۔ اور مَیں، اِس بات سے سمجھ گیا، کہ اُس شخص نے تقریباً پچاسی سال کی عمر میں جلالی طور پر مسیح کو قبول کر لیا۔

(117) ایک دِن، اُس نے ایک بچی سے، جو سنڈے اسکول سے آ رہی تھی پوچھا، کیوں وہ اپنا وقت ایسی بات پر ضائع کر رہی ہے؟ بچی نے کہا، کیونکہ وہ ایمان رکھتی ہے کہ خُدا ہے۔ مسٹر ڈورسے نے اُسے بتایا، اُس نے کہا، ”بیٹی، ایسی کسی بھی بات پر ایمان رکھ کر، تم بہت ہی زیادہ غلطی کر رہی ہو۔“

(118) اور اُس نے کہا کہ وہ لڑکی نیچے جھکی اور زمین پر سے ایک - ایک چھوٹے سے پھول کو...... توڑا، اور اُس کی پنکھڑیوں کو نکالا، اور کہا، ''مسٹر ڈور سے، کیا آپ مُجھے بتا سکتے ہیں کہ یہ کیسے زندہ رہتا ہے؟''

(119) یہ بات بڑے کام کی تھی۔ جب اُس نے تلاش شروع کی، تو وہ بچی کو کہنے لگا، ''خیر، یہ زمین سے نشونما پاتا ہے۔'' اور پھر سوالات پر سوالات جنم لیتے ہیں، ''کہ زمین کہاں سے آئی؟ اِس میں بیج کیسے پڑا؟ یہ کیسے ممکن ہوا؟'' لڑکی اُس سے سوال پر سوال، سوال پر سوال، سوال پر سوال کرتی رہی، جب تک اُسے خُدا نظر نہ آ گیا۔ سمجھے؟

(120) خُدا بہت زیادہ بڑی چیزوں میں نہیں ہے جیسا کہ ہم سوچتے ہیں۔ بلکہ خُدا کا اِن سادہ چیزوں میں، اصل روپ موجود ہے۔ پس، خُدا کو پسند آیا کہ اپنے آپ کو سادگی میں چھپالے، اور پھر خود کو سادگی میں آشکارا کرے،؛ سمجھے اپنے آپ کو سادگی میں چھپالے، اور پھر خود کو، چھوٹی چھوٹی سادہ چیزوں میں آشکارا کرے۔ اور یہ - یہ بات انسان کے سر کے اُوپر سے گزر جاتی ہے۔

جبکہ، آپ کہیں گے، ''راستباز خُدا ایسا کیسے کریگا؟''

(121) پس انسان، ابتدا سے ایسا بنایا گیا تھا، تا کہ وہ اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہ کرے۔ انسان ایسا بنایا گیا تھا کہ وہ مکمل طور پر خُدا پر انحصار کرے۔ یہی سبب ہے کہ ہمیں برّوں، اور بھیڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ایک بھیڑا اپنی رہنمائی نہیں کرسکتی؛ اُس کے پاس لازمی رہنما ہونا چاہیے۔ اور رُوحُ القُدس ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ پس، انسان اِسی طریقے سے بنایا گیا تھا۔

(122) اور خُدا نے اپنے تمام کاموں کو نہایت سادگی سے کیا ہے، تا کہ سادہ دِل اِس کو سمجھ سکیں۔ اور خُدا اپنے آپ کو، سادہ دِلوں کے لیے اتنا سادہ بناتا ہے، کہ سادہ دِل اُس کو سمجھ جائیں۔ دوسری طرف، اُس نے فرمایا ہے، میرا خیال ہے، کہ یہ یسعیاہ 35 میں ہے۔ اُس نے فرمایا، ''بیوقوف بھی اُس میں گمراہ نہ ہونگے۔'' یہ نہایت ہی سادہ ہے۔

(123) اور ہم جانتے ہیں کہ خُدا نہایت ہی عظیم ہے، اِسی وجہ سے ہم اُس سے توقع کرتے ہیں کہ وہ کُچھ عظیم چیزوں میں ہوگا، اور ہم سادہ چیزوں کو کھو دیتے ہیں۔ ہم سادگی کے سبب سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اِسی وجہ سے ہم خُدا کو کھو دیتے ہیں، کیونکہ ہم سادگی کی وجہ سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ خُدا اتنا زیادہ سادہ ہے کہ آجکل کے، اور تمام زمانوں کے عالم، اُس کو لاکھوں میل دُور سے

کھود یتے ہیں۔ کیونکہ، اُن کی فہرست میں، وہ جانتے ہیں کہ خُدا، جیسا عظیم کوئی نہیں ہے؛ لیکن، خُدا اپنے مُکاشفہ میں، اتنا زیادہ سادہ ہے کہ وہ اُس کے قریب بھی نہیں جا پاتے اور اُسے کھود یتے ہیں۔

(124) اب، اِسکا مطالعہ کریں۔ اِس سب کا مطالعہ کریں۔ اور آپ لوگ جو باہر سے آئے ہیں، جب آپ اپنی قیام گاہ کے کمروں میں جائیں، تو اِن باتوں کو لیں اور اِن پر غور وفکر کریں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم اِس کو اُتنی تفصیل میں بیان کریں جتنی تفصیل میں کرنا چاہیے، مگر مَیں چاہتا ہوں کہ جب آپ اپنے موٹل یا ہوٹل، یا گھر، یا جہاں کہیں بھی آپ رہ رہے ہیں جائیں تو ضرور غور وفکر کریں۔ ان باتوں کو اکھٹا کرلیں اور ضرور اِن پر غور وفکر کریں۔

(125) جس طرح سے وہ اپنے آپکو آشکارا کرتا ہے لوگ اُسے کھود یتے ہیں؛ کیونکہ وہ نہایت ہی عظیم ہے، پھر بھی، وہ خود کو سادگی میں چھپا لیتا ہے، تاکہ اپنے آپکو سادہ لوگوں پر آشکارا کرے۔ دیکھیں؟ بڑا بننے کی کوشش مت کریں، کیونکہ وہ اُنکے سروں سے گزر جاتا ہے۔ لیکن خُدا کی سادگی پر کان لگائیں، اور پھر آپ اُسے ٹھیک سادگی میں پالیں گے۔

(126) بڑے علما، دُنیاوی حکمت، اور تعلیم، ہمیشہ اُسے کھود یتے ہیں۔ اب، مَیں یہاں پر مخالفت نہیں کررہا...... مَیں جانتا ہوں کہ اسکول کے اُستاد، یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، دو تین ایسے ہیں جن کے متعلق مَیں جانتا ہوں۔ اور مَیں یہاں پر اسکول اور تعلیم کی مخالفت نہیں کررہا ہوں، اور نہ ہی جہالت کی حمایت کرنے کی کوشش کررہا ہوں۔ مَیں اِس کام کیلئے یہاں نہیں ہوں۔ مگر، یہ کیا ہے، لوگ دراصل اِس پر اتنا زیادہ تکیہ کیے ہوئے ہیں یہاں تک، کہ وہ سیمنریوں اور مزید ایسی ہی جگہوں پر جاتے ہیں، اور وہ اُس حقیقی چیز کو جو خُدا نے اُن کے سامنے رکھی ہے کھود یتے ہیں۔

(127) یہی سبب ہے کہ مَیں تنظیموں میں موجود بھائیوں کے خلاف نہیں ہوں، لیکن مَیں تنظیموں کے انتظام کے خلاف ہوں، کیونکہ یہ نظام خود کو جلال دینے کی کوشش کرتا ہے، اور۔ اور۔ اور یہ اپنے خادموں کو فلاں فلاں مقام پر تعلیم دیتے ہیں، حتیٰ، کہ اگر اُن کے پاس مخصوص تعلیمی ڈگری نہ ہو، تو اُنہیں برخاست کردیا جاتا ہے۔ اور۔ اور اُنھیں نفسیات کے امتحانوں، اور اِسی طرح کی اور باتوں کو پاس کرنا پڑتا ہے۔ مَیں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ خُدا کی مرضی ہے کہ ایک خادم ماہرِ نفسیات کے امتحان سے گزرے، بلکہ اُس کو خُدا کے کلام سے جانچا جانا چاہیے۔ سمجھے؟ اور یہ۔ یہ۔ یہی خُدا کا اپنے خادم کو پرکھنے کا طریقہ ہوگا پھر وہ اُسے، کلام کے ساتھ باہر بھیجتا ہے۔

(128) ''لکھا ہے کلام کی منادی کر!'' اب، آجکل ہم فلسفہ حکمت کی منادی کرتے ہیں، ہم تنظیموں اور روایتوں، اور مزید ایسی ہی چیزوں کی منادی کرتے ہیں، اور کلام کو چھوڑ دیتے ہیں، کیونکہ وہ کہتے ہیں کلام کو سمجھا نہیں جا سکتا۔ لیکن کلام کو سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اُس نے اِسے سمجھانے کا وعدہ کیا ہے۔ اب ہم اُس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اِسے سمجھائے۔

(129) اب یہاں پر ہم کُچھ منٹوں کیلئے کُچھ کرداروں کو لیں گے۔

(130) آئیں نوح کے دِنوں پر غور کرتے ہیں۔ نوح کے دِنوں میں، خُدا نے دُنیاوی حکمت کو دیکھا کہ وہ نہایت حاوی اور قابلِ احترام ہوگئی ہے، تو اُس نے اپنا سادہ سا پیغام ایک سادہ شخص کے وسیلے بھیجا، تاکہ اُنھیں اپنی عظمت دِکھائے۔

(131) اب، ہم جانتے ہیں کہ نوح کے- کے- کے زمانے میں، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تہذیب بہت زیادہ بڑھ گئی تھی، حتیٰ کہ ہمارے اس دور میں، یہ جدید تہذیب، اُس مقام تک نہیں پہنچی۔ اور میرا ایمان ہے کہ آخر کار یہ اُس مقام تک پہنچ جائیگی، کیونکہ ہمارے خُداوند نے ایسا کہا ہے، ''جیسا نوح کے دِنوں میں تھا، ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔'' اُس نے کُچھ مثالیں دیں۔

(132) اور اُنھوں نے مصر میں اہرامِ مصر اور عجوبے تعمیر کیے، اور اُنھوں نے اتنی اعلیٰ چیزیں تعمیر کیں، جنکو ہم آج، تعمیر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں۔ اُن کے- کے پاس مُردہ جسم میں لگانے کے لیے مصالحے اور خوشبوئیں تھیں، وہ مُردہ جسم میں مصالحے اور خوشبو بھر دیتے تھے، اور وہ بالکل اصل لگتے تھے حتیٰ کہ آج کے دِن تک ویسے ہی ہیں۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم آج ممی نہیں بنا سکتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ چیزیں نہیں ہیں جس کیساتھ وہ بناتے تھے۔ اُنکے پاس ایسے رنگ تھے جو- جو جلدی پھیکے نہیں پڑتے تھے، اور چار یا پانچ ہزار سال گزرنے کے باوجود، وہ آج بھی ویسے ہی رنگ ہیں جیسے وہ پہلے تھے۔ سمجھے؟ مگر ہمارے پاس آج ویسا کُچھ بھی نہیں ہے۔

(133) اور اُس تہذیب کی بہت ساری عظیم چیزیں ہماری آج کی جدید تہذیب پر اپنی برتری ثابت کرتی ہیں۔ اور لہٰذا آپ اُن عظیم نشانات سے تصور کر سکتے ہیں، جو آج ہم چھوڑ چکے ہیں، کہ اُس تہذیب میں، تعلیم اور سائنس کس قدر بلندی پر تھیں۔ وہ یقینی طور پر- پر عظیم تہذیب تھی، خیر، یہ نشانیاں بتاتی ہیں، اُسوقت کے لوگ لازماً سائنس اور- اور جدید تہذیب اور- اور- اور تعلیم کی کس قدر بلندیوں پر تھے۔ ''وہ یقیناً بہت ہی بلندی پر تھے۔ اور یہ ہونا ضرور تھا۔'' میرا خیال ہے، شاید مشکل سے اُن

میں،کوئی ان پڑھ شخص ہو۔

(134) اور لہٰذا، خُدا نے، اُس زمانے کے وسیع معاشرے، اور اُنکے نظام میں سے کسی کو تلاش کرنا شروع کیا، اور شاید اُن کے نظام میں سے کوئی دُرست قسم کا شخص نہ ملا، اور آخر کار اُسے ایک ناخواندہ شخص ملا، جس کا نام نوح تھا، وہ شاید کسان، یا ایک چرواہا تھا۔ اور خُدا نے اُسے اپنا پیغام دیا تا کہ لوگوں کے سامنے اُس کی منادی کرے، اور وہ اُن دِنوں کے عالموں کے مقابلہ میں، نہایت ہی-ہی سادہ تھا، یہاں تک کہ لوگوں نے اُس پیغام کی سادگی کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ اور، اُسوقت، سائنس کے سامنے، وہ پیغام، ''پاگل پن تھا! کیسے آسمانوں سے بارش ہوسکتی ہے، جبکہ وہاں پر بارش موجود ہی نہیں تھی؟'' سمجھے؟ اور بہت ہی سادہ پیغام کہ-کہ ایک کشتی بنا، جبکہ وہاں تیرنے کیلئے پانی موجود نہیں تھا تو پھر اُسے تعمیر کرنے اور اُس میں داخل ہونے کا کیا فائدہ۔ کیوں، کیونکہ وہ جنونی بن گیا تھا۔ وہ تو اِسطرح کا ایک-ایک-ایک بن گیا تھا...... اگر آپ میرے اظہارِ بیان کو معاف کر دیں، تو آج ہم کہیں گے، کہ وہ ایک ''انوکھا شخص بن گیا تھا۔''

(135) اور قریباً خُدا کے سب لوگ ہی ''انوکھے ہوتے ہیں، سمجھے۔ وہ ایسے ہی ہیں۔ مَیں خوش ہوں کہ مَیں بھی اُن میں سے ایک ہوں۔ پس، آپ جانتے ہیں، کہ وہ-وہ جدید تہذیب کے تقاضوں سے مختلف ہوتے ہیں، اسلیئے وہ انوکھے، اور اجنبی بن جاتے ہیں۔ اُس نے اپنے لوگوں کے متعلق کہا ''میرے مخصوص لوگ، انوکھے، اور عجیب ہیں؛ ایک روحانی کاہنوں کا فرقہ ہیں، شاہی قوم ہیں، جو خُدا کے حضور روحانی قربانیاں پیش کرتے ہیں، اور اپنے ہونٹوں کے پھلوں سے، اُس کے نام کی حمد کرتے ہیں۔'' کیسے-کیسے عظیم لوگ ہیں! اُس نے اُنھیں سنبھال رکھا ہے۔

(136) اور اب، غور کریں، اُن دِنوں میں یہ کیسی بڑی بات ہوگی، کہ ایک جنونی سا آدمی کلیسیا میں آجائے؛ اور وہاں انجیل کی ایسی منادی کرے جو دیکھنے اور سُننے میں، اُن کے اعتقاد کے خلاف ہو۔ اور سائنسدان کہہ رہے ہونگے، ''کیوں، یہ-یہ مکمل پاگل پن ہے۔'' کیونکہ وہ کسی بھی طرح سائنسی طریقے سے ثابت کر سکتے تھے کہ بارش ہو ہی نہیں سکتی!

(137) مگر اُس سادہ سے بھیڑوں کے چرانے والے نے یقین کیا تھا، ''کہ اگر خُدا نے کہا ہے کہ بارش ہوگی، تو بارش ضرور ہوگی۔'' سمجھے؟

(138) اور لہٰذا اس بات کا آج کسی، شفا پانے والے کیساتھ موازنہ نہ کریں۔ لوگ کہتے ہیں،

''یہ صرف جذبات ہیں۔ اور یہ مَیں تمہیں سائنسی طور سے ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ کینسر، یا یہ بیماری، یا- یا- یا اس کے اثرات ابھی تک وہاں موجود ہیں۔'' لیکن، سادہ ایماندار کے قریب، وہ جا چکی ہے۔ سمجھے؟ کیونکہ، وہ علامت پر نگاہ نہیں کرتا، بلکہ وہ وعدے پر نگاہ کرتا ہے، بالکل جیسے نوح نے کیا تھا۔

(139) پس کیا آپ نہیں دیکھتے، ''جیسا نوح کے دِنوں میں ہوا تھا، ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا''؟

(140) سائنسی طور پر، کچھ نہیں...... ڈاکٹر کہہ سکتا ہے، ''یہاں دیکھیں، آپ کی گلٹی تو ابھی تک وہاں موجود ہے۔ آپ کا کینسر ابھی تک موجود ہے۔ آپ کا بازو ویسا ہی معذور ہے جیسا کہ تھا۔ آپ پاگل ہیں۔''

(141) لیکن، یاد رکھیں، یہ وہی یکساں روح ہے جو نوح کے زمانے میں تھی، جو کہتی تھی، ''آسمان پر کوئی بارش موجود نہیں۔ ہم چاند کو کسی آلے سے پرکھ کر بتا سکتے ہیں کہ وہاں پر بارش موجود نہیں ہے۔'' لیکن اگر خُدا نے کہا ہے تو پھر بارش ہوگی!

(142) ''اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد، اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔'' اور ایمان کی آخری تسلی کی جگہ خُدا کا کلام ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں اُسے تسلی ملتی ہے۔ آپ سمجھے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' ایڈیٹر۔] اُس کی تسلی کی جگہ خُدا کا کلام ہے۔

(143) اور یہی وہ جگہ تھی جہاں نوح نے تسلی پائی تھی، ''خُدا نے ایسا کہا ہے۔'' اور یہ طے ہے۔ اب، اگر، آپ دوبارہ غور کریں، تو نوح، یقیناً اُس ایمان کے سبب سے، دیوانہ کہلایا گیا تھا۔

(144) وہ لوگ جو آج رُوح القُدس کے بپتسمہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اب، کلیسیا اُنکے متعلق کہتی ہے، ''وہ لوگ دیوانے ہیں، اور کُچھ بھی نہیں ہیں، وہ جذباتی ہیں، اور شور مچانے والے لوگوں کے گروہ کے ہیں۔'' لیکن کیا وہ تھوڑا سا بھی جانتے ہیں کہ خُدا کا کلام یہی سِکھاتا ہے۔ یہ ایک وعدہ ہے۔

(145) اور، نوح کو، اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ وہ لوگ کیا کچھ کہتے ہیں، ''کہ اس بوڑھے کا دماغ خراب ہوگیا ہے؛ یہ سائنسی طور پر غلط ہے؛ اور- اور- اور دماغی طور پر بھی، غلط ہے۔'' مگر، نوح کیلئے، وہ خُداوند کا کلام تھا، اور نوح اُس کیساتھ لپٹا رہا۔ اور عقلمند اور دانا لوگ اُس کی سادگی سے ٹھوکر کھا گئے، اور اپنی جان گنوا بیٹھے۔ اب اُس نسل کے- کے- کے لیے، یہ کیسی ملامت کی، بات تھی!

(146) بہت سارے لوگ کہتے ہیں، ''اگر مَیں اُس وقت ہوتا تو پھر دیکھتے!'' نہیں بھئی، آپ کی

بھی بالکل ویسی ہی حالت ہوئی تھی۔ کیونکہ، آج بھی، بالکل وہی بات کہی جا رہی ہے، صرف دوسری شکل میں ہے، اور لوگ آج بھی سادگی سے ٹھوکر کھا رہے ہیں جیسے اُنھوں نے اُس وقت کھائی تھی۔

(147) کوئی شک نہیں، کہ اُن دِنوں میں بھی، اُنکے پاس منادی کرنے والے بہت زیادہ تھے، مگر نوح کے پاس خُدا کا الہام تھا۔ اور نوح دیکھ سکتا اور سمجھ سکتا تھا کہ کیا واقع ہونے والا ہے، اور وہ جانتا تھا کہ اِسطرح کی، ایک زناکار اور بدکار نسل کو، خُدا کبھی نہیں چھوڑیگا۔ پس آج، ہم کیا کر سکتے ہیں، بالکل اُسی چیز کو دیکھ رہے ہیں! جو ایک جدید سدوم اور عمورہ کی شکل میں موجود ہے، غور کریں، بدکار، زناکار لوگ، جو اتنے زیادہ اپنی تعلیم سے بھرپور ہیں کہ خُدا کے اپنے ظہور کی سادگی اور اُس کے کلام کی سادگی کے سبب، جب وہ اپنے کلام کو ظاہر کرتا ہے تو ٹھوکر کھا رہے ہیں۔

(148) دُنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے، روز یلا، یا...... کوئی، اور – اور جو یہ کہہ سکے کہ – کہ ہم خُدا کا کلام اپنے درمیان مجسم ہوتا ہوا نہیں دیکھ رہے۔ آخری زمانے کے لیے جو وعدہ کیا گیا تھا، شام کا نور جو چمکنے کو تھا، ہم خاص لوگ ہیں جو یہ دیکھ رہے ہیں۔ اور، جبکہ، یہ باتیں علم کی دُنیا سے چھپی ہوئی ہیں۔ یسُوع نے خُدا سے کہا تھا، اُس نے کہا، ’’اے باپ تجھے یہ پسند آیا کہ تُو یہ باتیں اُن سے چھپائے رکھے۔ اس لیے، اے باپ، تُو نے یہ باتیں اُن سے چھپائیں ہیں۔‘‘ اُنھیں اُن کی، عقلمندی کے ساتھ چھوڑ دیا......

(149) آپ غور کریں، یہ دراصل دنیاوی عقلمندی ہی تھی جس نے گیند کو، ابتدا میں گُناہ کی غلاظت میں پھینک دیا تھا؛ کیونکہ حوا اُس وقت عقل کی متلاشی تھی جب وہ شیطان سے مِلی، دیکھیں، شیطان نے اُسے عقل دی۔ اور عقلمندی کلام کے متضاد ہے۔ ہمیں یہ نہیں کہا گیا کہ عقل حاصل کریں۔ ہمیں کہا گیا ہے کہ ایمان رکھیں جسکے متعلق پہلے ہی کہا گیا ہے۔ پس، سمجھے؟ لیکن، آج کے، عالم کلام کو اسی طریقے سے چمکاتے، اور پیش کرتے ہیں، اور اس کی تشریح کرتے ہیں، یہ ہمیشہ ایسا ہی رہا ہے۔ وہ آج بھی بالکل ویسے ہی کام کر رہے ہیں؛ یہ بالکل اُسی پیمانے پر ہے۔ اب دیکھیں، مگر، لوگوں نے......

(150) اور، لوگوں نے تب اسے کھو دیا تھا، اور جیسے لوگوں نے اسے تب کھو دیا تھا آج بھی ویسا ہی ہے۔ ایک جیسی فطرت ہے۔ لوگ بالکل وہی کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ، انھوں نے...... کیونکہ سبب یہ ہے کہ اُنھوں نے اسے کھو دیا تھا، کیونکہ وہ لوگ بہت ہی ہوشیار تھے کہ اُسکا یقین کر پاتے۔ سمجھے؟

اب دیکھیں، کیونکہ پیغام بہت ہی سادہ تھا، اور ہوشیار مزید ہوشیار ہو گئے کہ اُس پیغام کی سادگی پر یقین کر پاتے۔ اوہ، میرے خُدایا! خُدا نے سچائی کو، اِس قدر زیادہ سادہ بنا دیا تھا، کہ ہوشیار اور عقلمند لوگوں نے اُسے دیکھتے ہوئے بھی کھو دیا، کیونکہ وہ نہایت ہی سادہ تھا۔ خیر، یہی وہ بات ہے جو خُدا کی عظمت کو نہایت عظیم بنا دیتی ہے؛ کیونکہ، سب سے عظیم ترین ہونے کے باوجود، وہ اپنے آپ کو سادہ بنا لیتا ہے۔

(151) آج انسان، ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ خُدا کے نہیں ہیں، بلکہ وہ عظیم ہیں اور عظیم تر بننے کی کوشش کر رہے ہیں، اور اپنے آپ کو عظیم تر ظاہر کرتے ہیں، اور اپنے آپ کو ''جنابِ عالیٰ بشپ، اور ڈاکٹر مُقدس پوپ،'' اور سب کُچھ کہلواتے ہیں، اپنے آپکو وہ بناتے ہیں جو کہ وہ حقیقت میں نہیں ہیں۔ اور خُدا، نہایت عظیم ہوتے ہوئے بھی، اپنے آپکو پستی میں یعنی سادگی میں لے آتا ہے۔ کیونکہ سادگی ہی عظیم ہے۔

(152) ہم ہوائی جہاز بنا سکتے ہیں، اور ہم راکٹ کو......کو...... یا ایک-ایک-ایک مزائل کو مدار میں فائر کر سکتے ہیں۔ اور ہم تمام ایسی چیزیں کر سکتے ہیں، مگر پھر بھی، ہم گھاس کا ایک پتا نہیں بنا سکتے۔ ہُوں۔ آمین۔ اِسکے متعلق کیا خیال ہے؟ بجائے اِسکے کہ ہم واپس آئیں اور یہ دیکھنے کی کوشش کریں کہ گھاس کس نے بنائی ہے، اور اُسی خُدا کو قبول کرنے کی بجائے جس نے گھاس تخلیق کی ہے، ہم مزائل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جو دوسروں سے زیادہ جلدی بنا کر اُوپر بھیجی جائے۔ سمجھے؟

(153) ہم اپنے چرچز کے اندر، نہایت دانا اور عقلمند ہیں، کہ ہم ایک ملین ڈالر کی عمارت، یا دس ملین ڈالر کی عمارت بنا سکتے ہیں، مگر، پھر بھی، مزید کوشش کرتے رہتے ہیں کہ اپنا چرچ میتھوڈسٹ والوں سے بہتر تعمیر کریں، یا بپٹسٹ والے پریسبٹیرین والوں سے بہتر عمارت تعمیر کرنا چاہتے ہیں، اور اب تو پنتی کاسٹل بھی اِس چوہا دوڑ میں شامل ہیں۔ لیکن اصل میں اس بات پر، غور کرنے کی ضرورت ہے؛ کہ، ہم، نہایت ہوشیار بن بیٹھے ہیں حتیٰ کہ ہم اپنے آپکو خاکسار بنانے اور یہ محسوس کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں کہ خُدا اِس چھوٹی سی کونے میں لگی ہوئی کلیسیا میں موجود ہے۔ سمجھے؟ یہ سچ ہے۔ خیر، یہی سبب ہے، کہ ہم سادگی سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ لوگوں نے ہمیشہ ایسا ہی کیا ہے۔

(154) اب دیکھیں، وہ، وہ لوگ-لوگ کُچھ زیادہ ہی ہوشیار تھے کہ اُس سادہ سے پیغام پر یقین کرتے۔ وہ پیغام اتنا زیادہ پُرکشش نہیں تھا جتنی کہ اُن کے پاس سائنسی تحقیقات موجود تھیں۔

وہ اتنا-اتنا زیادہ اعلیٰ نہیں تھا، وہ پیغام اُنکے تعلیمی پروگرام کے مقابلے میں جواُن دِنوں میں تھی، ناکافی تھا۔دیکھیں؟ کیونکہ وہ تحقیق کر کے جان چکے تھے کہ وہاں ایک خُدا ہے، اور وہ اِس بات کو معلوم کر چکے تھے کہ وہ عظیم ہے، اور اُنھوں نے کوشش کی کہ اپنے آپ کو اُس کے ساتھ عظیم بنائیں۔جبکہ، عظمت کا مطلب ہمیشہ خاکساری ہے۔

(155) اب، کون جانتا ہے کہ قطب شمالی ہی شمال ہے، یا قطب جنوبی شمال ہے؛ یا پھر قُطب شمالی جنوب ہے، یا قطب جنوبی شمال ہے؟ کونسا اُوپر ہے اور کونسا نیچے ہے؟ ہم خلا میں لٹکے ہوئے ہیں۔ہم کہتے ہیں، ''قُطب شمالی اُوپر ہے۔'' آپ کیسے جانتے ہیں؟ شاید قُطب جنوبی شمال ہو۔غور کریں، آپ نہیں جانتے۔لہٰذا آئیں، اِس کلام کو یاد رکھیں......

(156) اگر کوئی کہتا ہے، ''بھائی برینہم، پھر آپ کیسے جانتے ہیں، کہ 'بلند نیچے کیا جاتا ہے'؟''

(157) اِس کی بنیاد یسُوع مسیح کے کلام پر ہے! اُس نے فرمایا، ''وہ جو اپنے آپکو خاکسار بناتا ہے بلند کیا جائیگا، مگر وہ جو اپنے آپکو بلند کرتا ہے نیچے کیا جائیگا، پست کیا جائیگا۔'' پس، درحقیقت، بلند پست کیا جاتا ہے، اور پست بلند کیا جاتا ہے۔

(158) جیسے کہ ایک بوڑھے مقدّس شخص نے شکاگو میں بتایا، کہ......ایک شخص، ایک فلاں خادم ایک فلاں تنظیم سے، کُچھ پنتی کاسٹل لوگوں کے سامنے اُٹھ کھڑا ہوا۔وہ تمام دنیاوی حکمت سے بھرا ہوا تھا۔وہ وہاں اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس نے وہ الفاظ استعمال کیے جو پنتی کاسٹل لوگ نہیں جانتے تھے، اور وہ وہاں کھڑا ہوا، اور اُس نے دیکھا کہ وہ پنتی کاسٹل لوگوں کی سمجھ نہیں آرہے ہیں۔وہ اپنے پھولے ہوئے سینے کے ساتھ، اُوپر چلا گیا، کیونکہ وہ ''مقدّس ڈاکٹر فلاں فلاں تھا،'' آپ جانتے ہیں، وہ شکاگو کے ایک بڑے فلاں فلاں اسکول سے تھا۔اور اُس نے اردگرد نظر دوڑائی، اور وہ پنتی کاسٹل لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔وہ جانتے ہی نہیں تھے کہ وہ کس کے متعلق بات کر رہا ہے؛ وہ نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ، اور نہایت ہوشیار، اور ذہانت سے بھرپور تھا۔لیکن وہ کُچھ بھی سمجھ نہیں پائے تھے۔

(159) یہ کُچھ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی سینیٹر، یا کوئی ایسا شخص ہو جو حال ہی میں صدارت کا اُمیدوار ہو اور اُسے شکست اُٹھانی پڑی ہو۔ٹک کوٹس نے مُجھے بتایا تھا۔جب مَیں ماتا فورڈ کے جنازے پر کلام سُنا رہا تھا، اور جی اُٹھنے کے متعلق، اور جی اُٹھنے کی ضمانت کے متعلق بتا رہا تھا، ''کہ یقیناً جیسے سورج طلوع ہوتا ہے، ویسے ہی مَیں جی اُٹھونگا۔بالکل جیسے یقیناً گھاس سوکھ کر ختم ہو جاتی ہے،

اور پتا درخت سے گر جاتا ہے، مگر وہ دوبارہ بحال ہوجاتا ہے۔ جب زمین مدار کے گرد اپنے آپکو دُرست کرتی ہے، تو اُسکو دوبارہ جی اُٹھنا پڑتا ہے۔''

(160) ٹک نے کہا، ''بلی مَیں نے اُس پیغام کو سراہا ہے۔'' جبکہ بھائی نیول اور مَیں گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مَیں نے کہا، ٹک...... بلکہ اُس نے کہا، ''مَیں آپکے پیغامات کو سراہتا ہوں۔''

مَیں نے کہا، ''ٹک، میرے پاس کوئی تعلیم نہیں ہے،'' مَیں نے کہا۔

اُس نے کہا، ''یہی اعلیٰ بات ہے۔'' سمجھے؟

(161) اب دیکھیں، اور، اُس نے مُجھے بتایا وہ اُسے سُننے گیا تھا...... خیر، میرا خیال ہے مَیں اُس شخص سے معذرت خواہ ہوں، کیونکہ میرا مطلب کسی کو کمتر کرنا نہیں ہے...... آپ جانتے ہیں، وہ شخص ایڈلائی سٹیونسن ہے۔ اور اُس نے مُجھے بتایا کہ اُس نے اُسے پندرہ منٹ سُنا۔ اور مسٹر سٹیونسن ایک علیٰ واعظ کرنے والے ہیں، آپ جانتے ہیں میں سمجھتا ہوں۔ جب تک ٹک نے نہ بتایا تھا...... میرا خیال ہے کہ اُس نے کالج سے تعلیم حاصل ہے۔ اُس نے بتایا کہ وہ وہاں بیٹھا ہوا تھا اور سو گیا تھا۔ اُس نے بتایا، کہ صرف پندرہ منٹ ہی سُنتے ہوئے تھے، اور مجھے نیند آ گئی تھی، اور بتایا، ''کہ کالج کی تعلیم ہونے کے باوجود، جو کُچھ اُس نے بیان کیا تھا مَیں اُن میں کُچھ الفاظ کے سوا کُچھ نہ سمجھ سکا تھا؛ وہ نہایت ہی مشکل تھے۔'' اُس نے کہا، ''بھائی برنہم، آپ نے مُجھے اپنی کسی عبادت میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا، کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے؟''

(162) پس، غور کریں، یہ اُس کی سادگی ہے، صرف سادگی ہی ہے، جس میں خُدا رہتا ہے۔

(163) اب دیکھیں، وہ ــ وہ لوگ اُن دِنوں میں، نہایت ہوشیار تھے، اور خُدا کے سادہ طریقے سے کام کرنے کو سمجھ نہیں پائے تھے۔ کیونکہ وہ اُن کا عالمانہ کام نہ تھا۔ اُسے عالمانہ ہونا چاہیے تھا، اُسے نہایت ہی پُرکشش ہونا چاہیے تھا، ورنہ وہ اُسے کھو دیتے۔ لیکن، اب دیکھیں، عظیم یہواہ اپنے کلام میں چھپا ہوا تھا۔ اور اُس نے اپنے آپ کو اُن لوگوں پر آشکارا کیا جو اُس کے کلام کا یقین کرتے تھے، تا کہ اُنھیں نجات دے، اور اُس سادہ پیغام کو پورا کرے۔ نوح کا سادہ سا پیغام تھا، اور خُدا نے اُسے پورا کیا تھا۔ اب اِس پر غور کریں۔

(164) اب، پھر، دوبارہ موسیٰ کے زمانے میں، رہائی کے ایک اور موقع پر غور کریں۔

(165) جب خُدا اپنے لوگوں کو رہائی بخشنے والا ہوتا ہے، تو خُدا پہلے لوگوں کو ایک پیغام بھیجتا ہے۔

اور، وہ پیغام نہایت ہی سادہ ہوتا ہے، جیسا کہ ہم اِن مُہروں کے کھُلنے میں سمجھ جائیں گے۔ اور اِس پیغام کو پہلے بیان کرنے کا میرا یہی مقصد ہے۔ تاکہ، ہم جان لیں کہ اُن مُہروں کا کھولا جانا نہایت ہی سادہ ہے۔ مگر وہ-وہ-وہ ہوشیار لوگ، اسے سمجھنے میں لاکھوں میل دُور رہیں گے۔ سمجھے؟ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ خُدا مُجھے اِس کیلئے مسح کرے گا۔ سمجھے؟ سمجھے؟ مگر یہ اُنکے سروں سے گزر جاتا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ مَیں نے سوچا کہ یہ پیغام، آج صبح، نہایت سودمند رہے گا، تاکہ بنیاد، خُدا کی سادگی پر رکھ دی جائے، دیکھیں، خُدا کیسے اپنے آپ کو سادگی میں چھپا لیتا ہے۔

(166) ذرا غور کریں، وہ ذروں کو توڑ سکتے ہیں اور سب کُچھ کر سکتے ہیں؛ لیکن جب زندگی کے بارے میں بات ہوتی ہے، تو وہ بتا نہیں پاتے کہ یہ کہاں سے آتی ہے۔ ایک سادہ سے گھاس کے پتے پر غور کریں، خُدا اُس میں چھپا ہوا ہے۔ وہ چاند پر راکٹ بھیج سکتے ہیں، اور- اور وہاں پر اُس کی رفتار اور سمت کا تعین کر سکتے ہیں، یا اور بہت کُچھ کر سکتے ہیں، لیکن پھر بھی گھاس کے پتے میں زندگی کو بیان نہیں کر سکتے۔ یہ سچ ہے۔ سمجھے؟ ایسا اسیلئے ہے کیونکہ اسکو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ بات نہایت ہی سادہ ہے، مگر وہ اِسے نظرانداز کر دیتے ہیں۔

(167) اب موسیٰ پر نظر کریں، اُن دِنوں جب خُدا اپنے کلام کے مطابق، بنی اسرائیل کو رہائی بخشنے والا تھا۔ تو اُس نے، خُدا نے کیا کیا؟ اُس نے ایک سادہ سے خاندان کو چُنا۔ ہمارے پاس اُنکا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ دیکھیں، صرف لکھا ہے "لاوی کا بیٹا"، بس یہی سب کُچھ ہے جو ہم جانتے ہیں۔ سمجھے؟ اور پس ہم ......اور اُسکی بیوی۔ وہ بھی عام سے تھے، شاید ایک-ایک گارے سے پلستر کرنے والے ہوں، جیسے کہ دُنیا سوچتی ہے، اور دشمن کیلئے اینٹیں بنانے والے تھے۔ وہ بنی اسرائیل میں سے ایک عام سے غلام تھے، مگر خُدا نے ایک عام سے یہودی خاندان میں سے؛ اُس خاندان کو چُنا کہ اُس میں سے ایک رہائی بخشنے والا پیدا کرے۔ اُس نے کبھی بھی کسی شاہی اور مشہور، یا کُچھ اور، یا پھر کسی کاہن کو نہیں چُنا۔ اُس نے ایک عام سے، ادنیٰ سے خاندان کو چُنا۔ سمجھے؟ یہ سادگی ہے! غور کریں اُس نے کیا کیا، پھر، اُس نے ایک بچے کی پیدائش کروائی، جو کہ ایک سادہ سا انسان تھا۔ اور وہ......

(168) وہ سورج کو-کو مقرر کر سکتا تھا، اور اگر وہ ایسا کرنا چاہتا، تو وہ اُنھیں ایسے رہائی دے سکتا تھا۔ وہ ہوا کو مقرر کر کے اُنھیں رہائی دے سکتا تھا۔ وہ ایک فرشتے کو مقرر کر کے اُنھیں رہائی دے سکتا تھا، اوہ، ہیلیلو یاہ! خُدا جو کچھ بھی کرنا چاہتا ہے وہ کر سکتا ہے۔

''اچھا، بھائی برنہم، آپ یہ کیسے جانتے ہیں؟''

(169) خُدا اپنے پروگرام کو کبھی ترک نہیں کریگا۔ یہی سبب ہے کہ ہم جانتے ہیں، آج بھی، وہ سادگی میں ہے۔ سمجھے؟ اب دیکھیں، وہ ہمیشہ سادگی میں کام کرتا ہے۔ دیکھیں خُدا، ابتدا میں، سورج کو مقرر کر سکتا تھا کہ وہ انجیل کی منادی کرے، یا ہوا کو کہ وہ انجیل کی منادی کرے، یا کسی فرشتہ کو کہ وہ انجیل کی منادی کرے، مگر اُس نے اِس مقصد کیلئے انسان کو مقرر کیا، اور وہ اِسے کبھی تبدیل نہیں کرتا۔ اُس نے کبھی ابتدا میں ایسا مقرر نہیں کیا......اُس نے کبھی تنظیموں کو مقرر نہیں کیا۔ اُس نے کبھی انسانوں کے گروہ کو اِس کام کیلئے مقرر نہیں کیا۔ اُس نے انسان کو مقرر کیا تاکہ انجیل کی منادی کرے؛ اور نہ ہی مشینری، میکینکل آلات، یا کسی فرشتے کو مقرر کیا۔ بلکہ یہ انسان تھا!

(170) اور جب وہ اُن لوگوں کیلئے رہائی لایا، تو اُس نے ایک سادہ سے انسان کو بھیجا، جو غلاموں کے ایک سادہ سے خاندان میں پیدا ہوا تھا۔ اوہ، میرے خُدایا! وہ کیسا عظیم خُدا ہے، جو اپنے آپکو سادگی میں آشکارا کرتا ہے!

(171) اب غور کریں۔ اور خُدا نے اُسے دُنیاوی علوم میں تعلیم حاصل کرنے دی، تاکہ وہ ناکام ہو، اور ثابت ہو کہ یہ علوم نہیں ہیں جن سے ہمیں کبھی رہائی مل سکے۔ بلکہ یہ ایمان ہے جس کے وسیلے ہم آزاد کیے گئے ہیں۔ خُدا نے موسیٰ کو اُن میں جانے دیا تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرے یہاں تک کہ وہ اتنا تعلیم یافتہ ہو گیا تھا کہ مصریوں کو بھی فہم سِکھا سکے؛ وہ بہت ہی دانشمند تھا۔ خُدا اُس سادہ سے خاندان کیساتھ تھا، جو شاید، اپنا نام بھی نہ لکھ پاتا ہو۔ مگر موسیٰ نے اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کر لی تھی، تاکہ اُس عظیم تعلیم کے ساتھ وہ اُستادوں کو دانش سِکھانے کے قابل ہو سکے۔ وہ ذہین لوگوں کو سِکھا سکتا تھا۔ جی ہاں۔ اور خُدا نے اُسے یہ سب کرنے دیا تاکہ وہ اُسے عاجزی کا نمونہ بنا سکے، اور ظاہر کر سکے کہ عقل وفہم کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اور موسیٰ نہایت گہرے طور پر اپنی ذہانت میں ناکام ہوا۔ خُدا نے اُسے اُس راہ پر اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے جانے دیا، تاکہ وہ ناکام ہو جائے۔ اور وہ ناکام ہوا، اور وہ گر گیا۔

(172) تاکہ، وہ دِکھا سکے، ''نہ طاقت سے، نہ زور سے،'' اور نہ ہی مصر کے فہم سے، نہ ہی ہمارے اسکول کے علم سے، اور نہ ہی ہماری سیمنریوں کی طاقت سے، اور نہ ہی ہماری تنظیموں کی تعداد سے، اور نہ ہی ہماری عالمانہ تعلیم سے، ''مگر میری روح سے، خُدا فرماتا ہے۔'' کیونکہ جب وہ جلتی ہوئی جھاڑی

میں خُدا اسے مِلا، تو اُس کی دانش جاتی رہی اور وہ اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ اُس نے اپنے جوتے اُتار دیئے اور اپنے آپ کو خاکساری سے عاجز کیا، اور اپنی ساری عقل کو بھول گیا۔

(173) جب خُدا نے، رہائی دینی تھی، تو اُسے پہلے عقل وفہم میں تعلیم حاصل کرنے دی، تاکہ وہ ناکام ہو جائے، تاکہ ظاہر ہو جائے کہ آپ اپنی عقل وفہم کے زور پر، یا کسی اور کے عقل وفہم پر تکیہ نہیں کر سکتے ہیں۔ اُسے گرنے دیا، تاکہ اپنے ہاتھ کو ظاہر کرے۔ کیا آپ اِسکو سمجھ سکتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' ایڈیٹر۔] خُدا کا ایسا کرنے کا ایک مقصد تھا، تاکہ اپنے آپ کو سادگی میں ظاہر کر سکے۔ اور اُس نے موسیٰ کو اعلیٰ ترین بننے دیا، یہاں تک کہ وہ ــ وہ اگلا فرعون تھا۔ وہ ایک عظیم جنرل تھا۔ تاریخ کے مطابق، موسیٰ نے، اردگرد کی مملکتوں کو، زیر کیا تھا۔ اور پھر جب اُس نے اپنی ساری صلاحیتوں کیساتھ، خُداوند کے کام کو کرنا چاہا، تو خُدا نے اُسے سر کے بل گرا دیا، تاکہ وہ اُسے وہاں بیابان میں بھٹکنے دے اور اُسکے اندر سے وہ سب کُچھ نکال دے؛ اور پھر خُدا اُس پر، عاجزی میں ظاہر ہوتا ہے، اور اُس کے ہاتھ میں لاٹھی دے کر بھیجتا ہے، تاکہ لوگوں کو رہائی دے۔

(174) جبکہ، وہ یہ کام ملٹری تربیت کے ساتھ نہ کر سکا، اور نہ تعلیم سے، اور نہ ہی سائنسی علوم سے۔ اور نہ ہی وہ یہ کام فوجی طاقت سے کر سکا۔ تو خُدا نے اُسے بیابان کی ایک ٹیڑھی میڑھی لاٹھی دی، اور اُس نے اُس کے ساتھ وہ کام کر دِکھایا۔ خُدا عاجزی میں ہے، سادگی میں ہے! خُدا موسیٰ میں اور اُس چھڑی میں تھا۔ اور جتنی دیر تک چھڑی موسیٰ کے پاس تھی، خُدا اُس کیساتھ تھا، کیونکہ خُدا موسیٰ میں تھا۔ یقیناً۔

(175) توجہ کریں، ''نہ زور سے، نہ طاقت سے ــ سے، پر میری روح سے۔'' صرف سادہ ایمان سے!

(176) موسیٰ کو اپنی ماں کی تعلیم سے سمجھ آ گئی تھی، کہ اُسے ایک رہائی دینے والا بننا ہے۔ اور اُس نے ایسا کرنے کیلئے اپنے آپکو ایک عظیم فوجی بنایا، لیکن وہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔ دیکھیں؟ اُسکے پاس عقل تھی، اُسکے پاس تعلیم تھی، مگر وہ چیزیں فائدہ مند نہ ہوئیں۔ پس اُسکو وہ سب کُچھ بھولنا پڑا، اور سادہ چیز پر آنا پڑا تاکہ وہ خُدا کو اُس کے کلام کے مطابق لے سکے، اور پھر اُس نے قوم کو مخلصی دی۔ جی ہاں، جناب۔

(177) خُدا (کس کے وسیلے؟) اپنے کلام پر ایمان رکھنے کے وسیلے رہائی بخشتا ہے۔ ہمیشہ سے

ایسا ہی ہے۔ اگر ہمارے پاس وقت ہوتا تو اِس پر بھی نظر ڈالتے۔ ابھی ہمارے پاس تقریباً بیس منٹ باقی بچے ہیں۔ جو ہمارے پاس ہیں......

(178) ہم ایک- ایک نظر ہابل اور قائن پر بھی ڈال سکتے ہیں کہ- کہ کیسے قائن نے خوبصورتی سے خُدا کو خوش کرنے کی کوشش کی۔

(179) لوگوں کے سوچنے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے، ''جب اُن کی- کی جماعت، اچھے لباس سے ملبوس ہوں، اور، کاہن کی- کی پوشاک......خادموں کی پوشاک اچھی ہو، اور کوائر کی پوشاک اچھی ہو، اور سب کُچھ جو- جو وہ پہنتے ہیں اچھا ہو، تو اس سے خُدا خوش ہوتا ہے۔ کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ سب کُچھ کہاں سے نکلا ہے؟ قائن نے بھی یہی کوشش کی تھی۔ اور اُس نے ایک مذبح بنایا تھا، اور کوئی شک نہیں کہ اُس نے وہ خوب صورت بنایا تھا۔

(180) اور وہ شخص مخلص تھا۔ اُس نے عبادت کی۔ اُس نے سوچا ہوگا، ''کہ مَیں مخلص ہوں، اسلیئے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' لیکن اِس سے فرق پڑتا ہے۔ کیونکہ آپ مخلص ہوتے ہوئے بھی غلط ہو سکتے ہیں۔

(181) توجہ دیں، اُس- اُس نے مذبح بنایا، اور ایسا لگتا ہے، کہ اُس نے اُس پر پھول سجائے، اور خوبصورت پھل رکھے، اور سوچا، ''یقیناً، ایک عظیم، جلالی، مقدّس، خوبصورت خُدا اِس قربانی کو قبول کرے گا۔'' مگر، دیکھیں، اُس نے یہ اپنی عقل سے کیا تھا۔ اُس نے یہ اپنی سوچ کے مطابق کیا تھا۔

(182) اور یہی کام آج بھی ہو رہا ہے۔ وہ- وہ...... اپنی عقل سے، اپنی تعلیم سے، اپنے طور طریقوں سے اور اپنی اخلاقیات سے جو اُنھوں نے سیکھی ہے ایسا کر رہے ہیں۔

(183) ''لیکن ہابل نے، ایمان کے، مُکاشفہ سے، افضل قربانی خُدا کے حضور گزرانی۔'' اگر انسانی عقل سے، دیکھا جائے، تو اُس میں کوئی صفائی نہیں تھی۔ اُس شخص نے، برّے کو گردن سے پکڑا ہوگا اور اُس کو انگور کی بیل سے باندھ کر، کھینچتا ہوا، اُسے مذبح پر لایا ہوگا۔ اس میں خوبصورتی جیسی کوئی چیز نہیں تھی۔ اُس کو مذبح پر رکھ کر، اُس کے گلے کو ایک- ایک تیز دھار پتھر سے کاٹتا رہا، جب تک وہ لہو میں لت پت نہ ہو گیا اور اُس کا لہو چاروں طرف بہہ رہا تھا، اور وہ برّہ مرتے ہوئے، ممیا رہا تھا۔ اگر اسے دیکھیں، تو یہ ایک خوفناک منظر تھا، سمجھے۔ مگر، یہ سادگی میں تھا۔

(184) سادگی میں، وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے باپ اور ماں کے خون سے پیدا ہوا ہے، اپنے باپ

کے خون کے ذریعے، اپنی ماں سے جنم لیا ہے؛ اور یہ خون ہی تھا جو گراوٹ کا سبب بنا تھا، لہٰذا یہ خون ہی ہے جو اُس کو واپس لے آئیگا۔'' پس اِسطرح ہابل نے خُدا کے حضور افضل قربانی گزرانی، کیونکہ یہ اُس پر آشکارا کر دیا گیا تھا۔''

(185) اور کُچھ ایسے بھائی ہیں، جو آج بھی، سوچتے ہیں کہ اُنھوں نے سیب یا ناشپاتی کھائی تھی! اور ایک دِن مَیں نے اخبار میں، ایک بہت ہی احمقانہ بات دیکھی۔ اُنھوں نے لکھا تھا، ''اب اُنھوں نے ثابت کر دیا ہے کہ حوا نے جو کھایا تھا وہ سیب نہیں تھا۔'' بلکہ وہ، میرا۔ میرا خیال ہے کہ اُنھوں نے دعویٰ کیا، ''کہ وہ ایک خوبانی تھی۔'' اوہ، پس، غور کریں کہ یہ روح کہاں سے آئی ہے!

(186) اور وہ کہتے ہیں، کہ، ''موسیٰ نے درحقیقت کبھی بحیرہِ قلزم کو عبور نہیں کیا تھا۔ بلکہ، وہاں پر ایک۔ ایک سرکنڈوں کا بہت بڑا گھچا تھا، یعنی سرکنڈوں کا سمندر تھا۔ اور وہ بنی اسرائیل کو سرکنڈوں کے سمندر کے اُوپر سے لے گیا۔ جو سمندر کے۔ کے اختتام تک تھا، وہاں پر ایک سرکنڈوں کا بہت گھچا پڑا ہوا تھا۔ اور یوں موسیٰ نے سمندر کو عبور کیا تھا، وہ سرکنڈوں کا سمندر تھا جو اُس نے عبور کیا تھا؛ آپ جانتے ہیں، جیسے کہ لمبا، گھاس، اور آبی پودوں اور اِسی طرح کی اور چیزیں ہوں، وہیں سے موسیٰ نے اُسے عبور کیا تھا۔'' کیسی احمقانہ سوچ ہے!

(187) جبکہ، ''پانی کے بارے میں،'' بائبل کہتی ہے، ''پانی دہنی طرف سے بائیں طرف الگ ہو گیا تھا، اور خُدا نے تُند پوربی آندھی چلا۔ چلا کر اُسے الگ کر دیا تھا۔'' سمجھے؟ سمجھے؟

(188) اور یہ، لوگ اِس واقع کو اپنے ہی طریقے سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ وہی طریقہ ہے جس سے لوگ ہمیشہ ناکام ہوتے رہے ہیں، اور ناکام ہوتے رہیں گے۔ اور آپ، اِن تمام باتوں سے واقف ہیں۔

(189) اور قائن بالکل آج کے جسمانی سوچ رکھنے والے شخص کی عکاسی تھا، جو کہ ظاہری طور پر مذہبی ہے۔ کیونکہ ایسا شخص ظاہری طور پر کُچھ کرنا چاہتا ہے۔ دیکھیں وہ......وہ چرچ جاتا ہے، اور۔ اور وہ عمارت کیلئے بہت سارے کام کریگا۔

دیکھیں صرف ایک ہی کلیسیا ہے، اور آپ اُس میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔

(190) باقی قیام گاہیں ہیں۔ سمجھے؟ جیسے آپ میتھوڈسٹ قیام گاہ میں، بپٹسٹ قیام گاہ میں، پریسبٹیرین قیام گاہ میں، اور پنتی کاسٹل قیام گاہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چُھپاتا ہے، اور پھر اِسی میں خود کو آشکارا کرتا ہے

مگر کلیسیا میں آپ پیدا ہوتے ہیں۔ جی ہاں، جناب۔ سمجھے؟

(191) یہ ساری قیام گاہیں ہیں۔ یہ کلیسیائیں نہیں ہیں۔ یہ قیام گاہیں ہیں۔ میتھوڈسٹ ''کلیسیا جیسی کوئی چیز نہیں ہے،'' یا پنتی کاسٹل'' کلیسیا جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔'' نہیں نہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہرگز نہیں، یہ سب غلط ہیں۔ سمجھے؟ دیکھیں یہ...... یہ اپنی جگہ پر درُست ہیں۔ کیونکہ، یہ قیام گاہیں ہیں جن میں لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔

(192) مگر آپ زندہ خُدا کی کلیسیا میں پیدا ہوتے ہیں، اور وہ یسُوع مسیح کے روحانی بدن سے تشکیل پاتی ہے۔

(193) اب دیکھیں، لیکن، یہ بات خُدا کو پسند آئی کہ ہابل پر اپنا مُکاشفہ، سادہ ایمان اور خون بہائے جانے کے وسیلہ سے عیاں کرے۔ اوہ، کاش میرے پاس وقت ہوتا تاکہ مَیں اِس پر کُچھ دیر اور بیان کر پاتا۔ سمجھے؟

(194) تو بھی، قائن، اپنی تمام دانش کے باوجود، ایک ہوشیار شخص تھا!'' ''اوہ،'' آپ کہتے ہیں، ''بھائی برنہم، اب، آپ کہتے ہیں کہ وہ ہوشیار تھا...... آپ اُس کو ایک پڑھا لکھا ذہین ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟'' وہ ایسا تھا۔ وہ نہایت ہی ہوشیار تھا...... اُسکی۔ اُسکی نسل کو دیکھیں۔ اُسکی اُولاد پر نظر ڈالیں۔ اُن میں سے ہر کوئی، سائنسدان، اور ڈاکٹر تھا، اور ہر ایک، ہوشیار انسان تھا۔

(195) لیکن، آپ سیت کی نسل کو دیکھیں، وہ خاکسار، دیہاتی، اور کسان، وغیرہ تھے، اور تباہی و بربادی تک خانہ بدوش تھے۔

(196) لیکن قائن کی اُولاد ہوشیار، اور عقلمندوں کا گروہ تھی۔ یہاں تک، کہ وہ دعویٰ کرتے تھے، کہ وہ تانبے کو کُوٹ کر، دھاتیں بنا سکتے ہیں؛ اور فنِ تعمیر کے ماہر تھے۔ کیونکہ وہ ہوشیار لوگ تھے۔

(197) جبکہ۔ جبکہ، دوسرے گروہ کے لوگ خیموں میں رہتے تھے، اور اپنی بھیڑوں کو پالتے تھے، اور خُدا کے وعدوں پر تکیہ کرتے تھے۔ دیکھیں؟ سمجھے؟ دیکھیں یہ کیا تھا؟ اب نیچے تک نسب ناموں کو دیکھیں، اور معلوم کریں کہ آیا یہ درُست ہے کہ نہیں۔ سمجھے؟ وہ لوگ خُدا کے وعدوں پر بھروسہ کرتے تھے۔

(198) اور اِسی طرح، نوح اُن لوگوں میں سے چُنا گیا تھا۔ اور اِسی طرح پولُس بھی اپنے لوگوں میں سے چُنا گیا تھا۔ سمجھے؟ اِسی طرح سے، جان ویسلی، مارٹن لوتھر، اور بہت سارے چُنے گئے تھے۔

اِسی طرح سے آپکو بھی نکالا گیا ہے تاکہ آج وہ کُچھ بنیں جو آپ کو ہونا چاہیے، تاکہ خُدا کے سادہ وعدوں پر ایمان لانے کے لیے عاجز بنیں رہیں۔

(199) اب، دھیان دیں، یہ خُدا کو پسند آیا کہ- کہ اپنے آپکو ظاہر کرے۔اب، خُدا ہمیشہ اِس کو ثابت کرے گا کہ آیا یہ سچائی ہے یا کہ نہیں۔ سمجھے؟ اب بہت سارے لوگ خود ہی ایسی باتوں کی کوشش میں لگے رہتے ہیں جن سے خُدا لاکھوں میل دُور رہتا ہے۔ یہ دُرست ہے۔لیکن جب آپ دیکھتے ہیں کہ خُدا آپ کے پاس آ گیا ہے،تو کہیں یہی ہے...... جب یہ ٹھیک وقت پر ہوتا ہے،تو کہیں، ''یہ دُرست ہے، یہ دُرست ہے، یہ دُرست ہے،'' پھر آپ جان جاتے ہیں کہ یہ سچائی ہے۔

(200) اب دیکھیں، جب قربانیاں مذبح پر موجود تھیں،توخُدا نے قائن کے ذہنی تصُور کو رد کر دیا۔ مگر جب خُدا نے ہابل کو دیکھا، کہ اُس نے سادہ ایمان سے یقین کیا ہے کہ وہ سیب یا کھیت کے پھل نہیں تھے جن سے گناہ آیا، بلکہ وہ خون تھا؛ اُس نے ایمان کے وسیلے اُس پر یقین کیا تھا،اور یہ اُسے خُدا کی طرف سے مُکاشفہ مِلا تھا۔اور خُدا نے اُس شخص کی قربانی کو قبول کر کے آدم کی تصدیق کر دی۔ سمجھے؟

(201) یہی وہ مقام ہے جہاں سے ہمیں بیماروں کیلئے دُعا کرنے،کا تصُور ملتا ہے۔یسُوع نے کہا، ''اگر تم مُجھ میں قائم رہو،اور میرا کلام تم میں قائم رہے،تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لیے ہو جائیگا۔''

(202) اب دیکھیں، ہم تیزی سے اختتام کی طرف آ رہے ہیں،اور ہمارے پاس بیس منٹ اور ہیں۔

(203) ایلیاہ کے زمانے پر،غور کریں۔خُدا نے انتخاب کیا کہ خود کو اُس سادہ سے شخص میں چھپا لے۔اب ذرا اُسکے بارے سوچیں۔خیر خُدا نے انتخاب کیا۔وہ اُسکا انتخاب تھا۔یاد رکھیں، کہ اُنکے پاس ربی،اور کاہن تھے۔اُن دِنوں اُن کے پاس بڑے عظیم لوگ موجود تھے۔ بذاتِ خود، اخی اب بادشاہ بھی، یہودی تھا۔اُسکے زمانے میں،اُس سرزمین پر عظیم لوگ موجود تھے۔لیکن خُدا نے خود کو اُس سادہ سے شخص میں چھپایا؛ نہ کہ کسی عالم میں؛ ہرگز نہیں، نہ ہی دُنیا کے کسی مشہور شخص میں، نہ کسی عظیم ذہین ملٹری والے شخص میں یا کسی اور میں؛ ہرگز نہیں، نہ کسی مشہور نام والے میں۔ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ اُسکے ماں اور باپ کون تھے۔ہم اُس کے نسب نامے کے متعلق بھی کُچھ نہیں جانتے۔صرف یہ کہ وہ ایک سادہ سا بوڑھا کسان تھا، جو اِسی مقصد کیلئے مقرر کیا گیا تھا کہ ایک نبی ہو۔خُدا نے اُسے اپنے

لیے جنگل میں رکھا ہوا تھا۔ ہم اُسکے بارے میں صرف اتنا جانتے ہیں، کہ وہ اچانک کہیں سے باہر نکل آتا ہے، اور سارے کلیسیائی نظام کو رد کر دیتا ہے۔ میرے خُدایا!

(204) اور کیا آپ جانتے ہیں وہ اُس کے بارے میں کیا سوچتے تھے؟'' وہ کون سے اسکول سے آیا ہے؟'' سمجھے؟ وہ کس تنظیم سے تعلق رکھتا ہے؟ کیا وہ فریسیوں، یا صدوقیوں میں سے ہے،'' یا پھر اس سے بڑھ کر اُن کے پاس کیا تھا؟ سمجھے؟ وہ اُن میں سے کسی کیساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا، لیکن اُس نے اُس سارے نظام کو رد کر دیا تھا۔ سمجھے؟ خُدا نے ایسا کرنے کیلئے اُسے چُنا تھا۔

(205) مگر، وہ ایک سادہ شخص تھا، وہ تعلیم یافتہ نہیں تھا۔ ہمارے پاس ایسا کوئی حوالہ موجود نہیں جہاں کبھی وہ اسکول گیا ہو۔ ہمارے پاس اُس کے متعلق کُچھ نہیں ہے۔ وہ صرف ایک سادہ سا شخص تھا، مگر خُدا کو پسند آیا کہ اُس سادہ سے شخص میں اپنے آپکو چُھپا لے۔ خُدا، وہاں، اُس سادہ سے شخص کے اندر، خود کو انسانی جامے میں چُھپائے ہوئے تھا۔ کیا آپ اِس بات کو سمجھ رہے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے،'' آمین۔''۔ ایڈیٹر۔]

(206) خُدا ایک'' ان پڑھ خبطی،'' میں چھپ کر خود کو دُنیا پر ظاہر کر رہا تھا۔ کیا، آپ جانتے ہیں، اُنھوں۔ اُنھوں نے اُس پر ہر طرح کا الزام لگایا۔ حتیٰ کہ ایلیاہ کو،'' جادوگر کہا گیا تھا۔'' دیکھیں، تمام، نبیوں پر الزام لگائے گئے تھے۔

(207) پس، یسُوع پر بھی اسطرح کا الزام لگایا گیا تھا، آپ غور کریں، بعلزبول، اور دیوانہ کہا گیا۔ یہاں تک کہا گیا،'' کہ، تُو پاگل ہے۔ جی ہاں، ہم جانتے ہیں تُجھ میں بدروح ہے۔ اور تُو۔ تُو پاگل ہو گیا ہے۔'' سمجھے؟

(208) یہی مقام تھا جہاں اُس نے اُن سے کہا تھا،'' جب وہ اخیر زمانہ میں آئیگا، تو پھر...... ایسا کرنا، کفر گِنا جائیگا۔'' لیکن اُس وقت اُنھیں معاف کر دیا گیا، لیکن اِس اخیر زمانہ میں یہ معاف نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ اِسکی قیمت، ابدی جدائی کی صورت میں ادا کرنی پڑے گی،'' کیونکہ لکھا ہے نہ اِس جہان میں اور نہ آنے والے جہان میں، معاف کیا جائیگا۔''

(209) لیکن ایلیاہ کو اُنھوں نے پاگل شخص قرار دے دیا تھا۔ کیا آپ کھڑے ہوئے تصور کر سکتے ہیں کہ...... جیسے کہ۔ کہ عورتیں جدید زمانے کی طرح اُس وقت اپنے بال کاٹتی تھیں، میرا خیال ہے، ایزبل کی طرح سنگھار کرتی تھیں، اور وہ ایسا کرنے والی اُس سرزمین کی پہلی خاتون تھی۔ اور۔ اور

پاسٹر حضرات دُنیاداری میں اور باقی سب کُچھ میں چلے گئے تھے۔ اور پھر کیا وقوع ہوا؟ تب وہ بوڑھا ایلیاہ باہر آنکلا، اور ایزبل سے لے کر، سارے نظام کو رد کر ڈالا۔

(210) ''کیوں،'' اسلیئے اُنھوں نے سوچا،''ہم ایلیاہ سُننا نہیں چاہتے ہیں! ہمارے پاس پاسٹر حضرات ہیں۔''

(211) یقیناً، وہ اُسے سُننا نہیں چاہتے تھے، مگر تو بھی وہ اُنکا پاسٹر تھا۔ وہ ایزبل کا پاسٹر تھا۔ حالانکہ وہ اُس کو سُننا نہیں چاہتی تھی۔ وہ شاید کسی اور پاسٹر کو سُننا چاہتی تھی۔ مگر، مگر، وہ خُدا کا، بھیجا ہوا تھا۔ سمجھے؟ وہ خُدا کی طرف سے اُس عورت کیلیئے بھیجا گیا پاسٹر تھا۔ مگر وہ اُس سے نفرت کرتی تھی، لیکن وہ پھر بھی اُس کا پاسٹر تھا۔ دھیان دیں۔

(212) اور ایلیاہ نے اپنے آپ کو خاکسار بنایا اور جو کُچھ خُدا نے کہا تھا اُسکے ساتھ، اِس قدر لپٹا رہا، کہ خُدا کو پسند آیا کہ اُسکی روح کو جو ایلیاہ پر تھی اُسے اُس پر سے لیکر تین مرتبہ اور بھیجنے کا وعدہ کیا۔ سمجھے؟ آمین۔ اور اُس نے ایسا کیا۔ آمین۔ یقیناً، اُس نے کیا۔ یقیناً۔ اُس نے اِس کا وعدہ کیا، کہ وہ روح آئیگی۔ اور وہ الیشع پر نازل ہوئی، جو اُس کا جانشین ٹھہرا؛ پھر یوحنا اصطباغی پر ظاہر ہوئی؛ اور پھر، ملاکی 4 کے مطابق، اُسے دوبارہ یہاں اِس آخری زمانے میں ظاہر ہونا ہے۔ سمجھے؟

(213) خُدا اُس روح سے محبت کرتا تھا جو اُس سادہ سے، ان پڑھ جنگلی شخص پر تھی جو وہاں جنگل میں رہتا تھا۔ اور، پس، وہ خُدا کے کلام کا اِسقدر فرمانبردار تھا، کہ جب خُدا کہتا تھا''ایلیاہ، یہ کر،'' تو ایلیاہ وہی کرتا تھا۔ اور خُدا نے اپنے آپکو اُس میں، بہت ہی سادگی میں چھپایا ہوا تھا!

(214) جبکہ اُن سب نے اُس کے بارے میں یہی کہا تھا،''اس بوڑھے خبطی کے ساتھ ہمارا کوئی سروکار نہیں ہے،'' اور وغیرہ وغیرہ۔

(215) مگر پھر ایک دِن، جب وہ- وہ بوڑھا ہو گیا، اور اُسکے بال جھڑ گئے، اور اُسکی- اُسکی داڑھی کے سفید بال لٹک رہے تھے، اور سر کے تھوڑے سے بال اُس کے کندے پر لٹک رہے تھے؛ اُسکے ہاتھوں میں جھریاں پڑ گیں تھی، اور جلِد لٹک رہی تھی؛ سامریہ کی راہ پر چلتا ہوا آرہا تھا، اور اُسکی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں، اور ایک ٹیڑھی سی چھڑی ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا۔ وہ بہت زیادہ قابلِ صورت نہیں تھا کہ اُسکو دیکھا جائے، مگر اُسکے پاس اُس زمانے کیلیئے کلام تھا''خُداوند یوں فرماتا ہے۔'' وہ اُس کے ساتھ ہکلایا نہیں تھا۔ وہ اُس کے ساتھ تتلایا نہیں تھا۔ اُس نے ایسا نہیں کہا

تھا،'' اب، اخی اب عظیم ہے۔'' بلکہ وہ اُوپر چڑھ گیا اور کہا،'' جب تک مَیں نہ کہوں آسمان سے مینہ نہیں برسے گا۔'' ہیلیلو یاہ! سمجھے؟ خُدا نے اُس کی سادگی کی قدر کی۔

(216) اب، آپ غور کریں، کہ یہ بات اتنی سادہ تھی، کہ ہر ایک- ہر ایک اُسکے خلاف ہو گیا تھا، ہر ایک اُس کی جان کا دشمن بن گیا تھا۔ خادموں کی ایسوسی ایشن، اور اِسکے علاوہ سب کے سب، اُسکی جان کے دشمن بن گئے تھے، یہ سچ ہے، اور ہر کوئی اُس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر، اُس سادگی میں، وہ لوگ اُس کی کسی مہم یا جو کُچھ وہ کر رہا تھا اُس میں تعاون نہیں کر رہے تھے۔ ہر کوئی سوچتا تھا کہ وہ پاگل ہے۔ مگر خُدا خود کو چھپا رہا تھا۔

(217) لیکن جب اُس بیج کے پکنے کا وقت آ گیا، جو کہ لگایا گیا تھا، تو خُدا نے اپنے آپ کو آسمان سے اُس آگ کو بھیج کر جو اُس قربانی کو چٹ کر گئی تھی ظاہر کر دیا۔ خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چھپا تا ہے، اور پھر خود کو اُسی میں آشکارا کرتا ہے۔ سمجھے؟ یقیناً۔ خُدا کو ایسا کرنا اچھا لگتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے۔ جی ہاں، جناب۔ اب دیکھیں، ہم اِس بات کو دیکھتے ہیں کہ اُس نے یہ کام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

(218) لیکن آج، ہمارے ساتھ مسلہ یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سارے لوگ ایسے ہونا چاہتے ہیں، آپ جانتے ہیں، کیونکہ ہم بہت کُچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں، بہت زیادہ سیمنیری، تنظیم پرستی، اور تعلیمی دماغ چاہتے ہیں، اسلیئے خُدا ہمیں استعمال نہیں کر سکتا۔ خُدا کسی شخص کو کوئی کام کرنے کے لیے دے سکتا ہے، یا اُسے خدمت بخشتا ہے؛ اور پہلی بات آپ جانتے ہیں، وہ شخص اُن باتوں کو سُننا شروع کریگا جو دوسرے لوگ کہتے ہیں، اور، پہلی بات جو ہوگئی آپ جانتے ہیں، وہ کسی بڑے گروہ میں مِل جائے گا۔ اور پھر خُدا اپنا ہاتھ اُس سے اُٹھا لیتا ہے، اور اُسے اکیلا چھوڑ دیتا ہے۔ سمجھے؟ سمجھے؟

(219) پھر خُدا اپنے لیے کسی دوسرے شخص کو ڈھونڈے گا، جو اُس کام کو کر سکے۔ سمجھے؟ وہ کسی ایسے شخص کو ڈھونڈتا ہے جو اُس کے- کے کلام کو قبول کرے گا، جو اُسکے الٰہی مُکاشفہ کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اُس سے دستبردار نہ ہوگا، اور اُس کلام پر ٹھیک طور پر قائم رہے گا۔ کیونکہ وہ- وہ اِسی طریقے سے کرتا ہے۔ اور اُس نے ہمیشہ اسی طریقے سے کیا ہے۔

(220) پس جب کوئی شخص بہت زیادہ تعلیم حاصل کر لیتا ہے اور ہوشیار ہو جاتا ہے، تو، وہ اپنی تشریحات بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خیر، وہ اسطرح کہنے لگ جاتا ہے کہ،'' رُوحُ القُدس کا

بپتسمہ، ''اوہ، یہ تو کسی اور زمانے کیلیئے تھا۔'' لیکن، اگر وہ ایسا نہیں کہتے، تو خیر یہ کہتے ہیں، 'اگر اُس وقت کیلیئے نہیں تھا، تو، کہتے ہیں مَیں آپ کو بتاتا ہوں، کہ وہ اس طریقے سے نہیں آتا جیسا پنتی کوست کے دِن نازل ہوا تھا۔ بلکہ جب ہم ایمان لاتے ہیں تو اُسی وقت ہم رُوحُ القُدس پا لیتے ہیں۔'' اور ـــ اور اِسی قِسم کی اور بہت سی بیکار باتیں کرتے ہیں، آپ سمجھے۔ اور پھر یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ کے متعلق بات کریں، تو وہ ......حالانکہ بائبل اِس قِسم کی تعلیم دیتی ہے؛ خیر، آپ کہتے ہیں،'' ٹھیک ہے، مگر، سیمنیری ایسا کہتی ہے! اور فلاں فلاں ایسا کہتا ہے!'' یہ تو سمجھوتہ کرنا ہے۔ سمجھے؟ اسلیئے خُدا اِس قِسم کے شخص کو استعمال نہیں کرسکتا ہے۔ سمجھے؟

(221) شاید وہ اپنے آدمی کو سارے ملک میں خوار ہونے دے، اور لوگ اُس کو نکال دیں اور اُس پر طنز کریں، اور اُسکا مذاق اُڑائیں، اور وغیرہ وغیرہ۔ مگر جب حقیقی مقابلے کا وقت آتا ہے، تو خُدا کھڑا ہو جاتا ہے اور ٹھیک اپنی پہچان سادگی میں کرواتا ہے۔

(222) پھول کی طرح، سیدھے اوپر کھڑے ہو جائیں۔ اُس بیج پر، نگاہ ڈالیں، جب زمین میں گرتا ہے تو لگتا ہے کہ وہ مر گیا ہے۔ پھر اُس بیج کو کھود یں، تو سڑا ہوا لگتا ہے، اور گندہ نظر آتا ہے۔ مگر اُس میں سے زندگی نکل کر باہر آتی ہے تاکہ ایک بار پھر دوسرا پھول پیدا کرے۔

(223) خُدا سادگی میں ہے۔ وہ بالکل ایسا ہی کرتا ہے۔ عظمت کی راہ، ہمیشہ خاکساری میں ہے۔ اسلیئے اپنے آپ کو خاکسار بنائیں۔ ایسا کبھی مت کہیں،'' خیر ہے، میرے پاس یہ ہے وہ ہے۔'' آپ کے پاس کُچھ بھی نہیں ہے۔ صرف ـــ صرف یاد رکھیں، اگر آپ پر خُدا کا فضل ہوا ہے، تو اُسکے شکر گزار ہوں، اور خاکسار بنیں رہیں۔ دیکھیں، صرف اپنے آپ کو خاکسار بنائیں۔

(224) اب مُجھے ذرا جلدی کرنا پڑیگا کیونکہ گھڑی پر......اسلیئے کہ مَیں آپ کو زیادہ دیر تک بٹھانا نہیں چاہتا ہوں، دیکھیں، کیونکہ مَیں نہیں چاہتا کہ آپ تھک جائیں۔ اسلیئے کہ اِس ہفتے کے دوران ہمارے پاس کافی زیادہ وقت ہے۔

(225) اب دیکھیں، اب ہم اِس بات پر غور کرتے ہیں کہ لوگ بہت زیادہ ہوشیار اور تعلیم یافتہ ہو گئے ہیں۔

(226) اب مَیں آپکو ایک دوسرا رُخ دِکھانا چاہتا ہوں۔ دوسری جانب والے اُس دوسری طرف والے بہت دُور نکل جاتے ہیں، وہ مذہبی بننے کے چکر میں، جنونی بن جاتے ہیں۔ اب، ہم

جانتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ گروہ بھی موجود ہے۔ سمجھے؟ وہ دوسری طرف نکل جاتے ہیں۔

(227) یہی وہ نقطہ ہے جہاں مَیں نے اُن بھائیوں کے ساتھ اختلاف کیا تھا اِس بات کو زیادہ دیر نہیں ہوئی کہ وہ نور کی- کی راہ سے ہٹ گئے۔ وہ، اُس قدرت کے ظہور کو جان نہ پائے اور اُنھوں نے خود ساختہ ایک گروہ بنالیا، پس وہ کینیڈا میں اکھٹے ہوئے اور- اور اُنھوں نے لوگوں کا گروہ بنالیا جنھیں وہ باہر بھیجنے لگے اور ایک دوسرے کو نبی اور رسول بنانے لگے، اور ایسی ہی چیزیں کرنے لگے،۔ اور وہ حقیقت میں پھِر گئے۔ سمجھے؟ اور ایسا ہمیشہ ہوگا۔ سمجھے؟ وہ اِسطرح کے بن گئے...... وہ ایسا محسوس کرنے لگے کہ وہ ایسے ہیں...... وہ اِس بات کو نہیں جانتے تھے، اور اُنھوں نے دوسری باتوں کو بالکل رد کر دیا، اور- اور ایسے کام کیے، یہاں تک کہ وہ دوسری طرف کے ہو کر رہ گئے۔ دیکھیں؟

(228) یہاں پر ایک حصہ تو ایسا ہے جو نہایت عقل وفہم رکھتے ہیں، لیکن بغض سے بھرپور اور ڈھیٹھ ہیں، وہ ہر بات کا انکار کرتے ہیں۔ اور دوسری جانب، دوسری طرف والے انتہا پسند جذبات سے بھرپور لوگوں کا گروہ ہے، اور وہ کلام کا انکار کرتے ہیں۔

(229) لیکن حقیقی سچی کلیسیا شاہراہ کے بیچ میں چلتی ہے۔ اب، اگر آپ غور کریں، تو یہ- یہ- یہ کلیسیا وہ ہے جسے بائبل کا علم ہے کہ خُدا کیا فرماتا ہے، اور یہ روحانی طور اپنے دِل میں کافی سرگرم ہے۔ اور یہ شاہراہ پر ہے۔ یسعیاہ نے کہا کہ یہ ایسے ہی ہوگا۔ اُس نے کہا،" کہ ایک شاہراہ ہوگی......"

(230) اب دیکھیں کہ بابرکت، مقدّس، بیش قیمت ناضرین کلیسیا کے دوستوں کے درمیان، ایک عظیم تحریک تھی جسے خُدا نے جاری کیا تھا، مگر اُنھوں نے کیا حاصل کیا؟ جب خُدا نے کلیسیا میں غیر زبانیں بولنے کی نعمت بخشی، تو وہ اتنے زیادہ مذہبی اور اتنے زیادہ اپنے عقائد میں مگن ہو گئے تھے، کہ اُنھوں نے اِسے،" شیطان کہہ دیا۔" اور آپ جانتے ہیں کہ اُن کیساتھ کیا ہوا؟ سمجھے؟ سمجھے؟ وہ، وہ،" اس سے کہیں بڑھ کر پاک بن گئے۔" اور- اور پس ہم دیکھتے ہیں کہ تمام چیزیں بیچ کی طرف جاتی ہیں اور ٹھیک ختم ہو جاتی ہیں۔ سمجھے؟ اور یہ- یہ دوسرا حصہ ہے۔

(231) اب دیکھیں، ایک طرف والے جنونی بن جاتے ہیں۔ دوسری طرف والے سرد مہر اور اپنے عقائد میں مگن ہو جاتے ہیں۔

اب، یسعیاہ کہتا ہے،" کہ وہاں ایک شاہراہ ہوگی......"

(232) اور ناضرین لوگ، اور بہت سے پُرانے مُقدسین لوگ، کہا کرتے تھے،" وہ پُرانی مقدّس

شاہراہ! خُدا کو جلال مِلے! ہم اُس پُرانی شاہراہ پر چل رہے ہیں!'' مگر، آپ یاد رکھیں، جو نبی نے کہا تھا وہ دراصل یہ نہیں تھا۔

(233) اُس نے کہا،'' وہاں ایک شاہراہ ہوگی، اور،'' وہ ایک جوڑنے والا راستہ ہے،'' یعنی ایک شاہراہ ہے۔'' اور اُسے ایسے ہی پاکیزگی کی شاہراہ نہیں پُکارا گیا، بلکہ،'' وہ پاکیزگی کی شاہراہ ہے۔''

(234) اب دیکھیں، لوگ خود کو پاک کرنے کی کوشش کر کے، پاکیزگی کی شاہراہ بنا رہے ہیں۔ اور جب آپ ایسا کرتے ہیں، تو یہ ایسے ہی ہے جیسے مَیں نے پہلے کہا تھا، یہ ایسے ہی ہے...... یہ ایسے ہوگا جیسے ایک چیل اپنے آپ پر کبوتر کے پر لگا کر، خود کو ایک کبوتر بنانے کوشش کر رہی ہو، جبکہ اسکی فطرت چیل جیسی ہے۔ سمجھے؟ وہ، جبکہ یہ...... یہ ایسے ہی ہوگا جیسے ایک کوا کوشش کرے کہ ایک- ایک کبوتر، یا ایک مور کے پر لگا لے، اور کہہ رہا ہو،'' آپ دیکھیں، مَیں ایک خوبصورت پرندہ ہوں۔'' لیکن غور کریں، یہ کُچھ ایسا ہی ہے جیسے کوئی نقال ہو۔

(235) مگر ایک مور کو اِس بات کی فکر کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کہ اُس کے مور والے پر ہونگے یا نہیں۔ اور ایک کبوتر کو اِس بات کی فکر کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کہ اُس کے کبوتر والے پر ہونگے یا نہیں۔ کیونکہ اُس کی فطرت کبوتر کی ہے، اسلیئے اُس کے پر بھی کبوتر ہی کے ہونگے۔

(236) اور، دیکھیں، ہولی نس کے لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے،'' کہ عورتوں کو لمبے بال رکھنے چاہیں اور لمبے کپڑے پہننے چاہیں، اور- اور اِس طرح کے کام کرنے چاہیں، اور لمبے اسکرٹ لینے چاہیں، اور اُنھیں شادی کی انگوٹھی یا کسی قسم کا زیور نہیں پہننا چاہیے۔'' غور کریں، یہ خود پسندی کی پاکیزگی بن جاتی ہے۔ سمجھے؟ دیکھیں؟ یہ- یہ- یہ بناوٹی پاکیزگی ہے۔ لیکن زندہ خُدا کی حقیقی کلیسیا بھی ہے......اور دیکھیں تنظیم کیساتھ کیا ہوا ہے ا۔ اب اُنکی تمام عورتیں، پنتی کاسٹل والوں کی طرح بال کاٹتی ہیں، اور- اور وغیرہ وغیرہ۔ اور- اور وہ تقریباً، سب ہی، انگوٹھی پہنتی ہیں اور وغیرہ وغیرہ۔ اور اب پنتی کاسٹل والوں کو دیکھیں، سالوں پہلے، وہ کیسے راگ الاپتے تھے، کہ، دیکھیں،'' ہم، کلیسیا ہیں! ہم، کلیسیا ہیں!''

(237) اب کلیسیا مسیح کا بدن ہے۔ اور یہ انفرادی طور پر، دوسرے انفرادی لوگوں کے درمیان ہے، جو خُدا کی بادشاہت میں پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی وہ زندگی جو اندر سے باہر کی طرف آئی ہے۔ اور یہ خود بخود جیتی ہے۔

(238) آپکو بھیڑ کو کہنا نہیں پڑتا کہ اُون پیدا کرے...... یا، میرا مطلب ہے، اُون تیار کرے۔ بھیڑ کو اُون تیار کرنی نہیں پڑتی۔ کیا وہ کہتی ہے،'' کہ اب، میرے مالک کو اِس سال کچھ اُون کی ضرورت ہے۔ اسلیئے مُجھے کُچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ '' ہرگز نہیں، حالانکہ اُسکو جو کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ وہ بھیڑ ہی بنی رہے۔ یہ سچ ہے۔ اور اُون خود بخود ہی پیدا ہو جائیگی...... وہ پیدا ہوگی۔ وہ پیدا ہوگی۔ وہ اُسے پیدا کریگی کیونکہ......

(239) ہمیں یہ نہیں کہا گیا کہ ہم پھل تیار کریں۔ بلکہ ہمیں پھل پیدا کرنے ہیں، غور کریں، پھل لائیں۔ سمجھے؟ ہمیں پھل پیدا کرنے ہیں۔ اور جب تک آپ خُدا کے پھل دار درخت ہیں، اور خُدا کے کلام کے ساتھ ہیں، تو خُدا کا کلام خود کو ثابت کریگا۔ اور وہ اُسوقت تک پھل لائیگا جب تک کلام اُس میں موجود ہے۔ یسُوع مسیح نے کہا،'' اگر تم مُجھ میں قائم رہو، اور میرا کلام تم میں قائم رہے، تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لیے ہو جائیگا۔'' سمجھے؟ آپ اس کو تیار نہیں کرتے۔ آپ اس کو پیدا کرنے کیلیئے کوئی کام نہیں کرتے۔ یہ درحقیقت وہاں موجود ہے، اور یہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔

(240) آئیں اب آگے بڑھتے ہیں، اب ذرا جلدی کرتے ہیں، کیونکہ تھوڑے سے منٹ باقی بچے ہیں، اور پھر ہم ختم کرینگے۔

(241) اب دیکھیں، اب دوسرے طرف والے اتنے آگے نکل گئے ہیں کہ وہ جنونی بن گئے ہیں۔ اب، وہ دوسری طرف نکل گئے ہیں۔ اور وہ سوچتے ہیں، کیونکہ وہ اُوپر نیچے اُچھل کود کرتے ہیں، یا کسی قسم کے جذباتی ہو جاتے ہیں اور جوش سے بھر جاتے ہیں، اور غیر زبانیں بولتے ہیں، یا-یا-یا نبوت کرتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے، یا اِسی طرح کے کُچھ اور کام کرتے ہیں، اور وہ سوچتے ہیں کہ یہی سب کُچھ ہے، اور وہ-وہ اُنھیں مل گیا ہے۔ لیکن، ایسا کُچھ نہیں ہے۔

(242) یسُوع نے کہا،'' اُس روز بہتیرے میرے پاس آئیں گے، اور کہیں گے، 'اے خُداوند، کیا مَیں نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی؟ اور تیرے نام سے بہت سارے کام نہیں کیے، اور بدروحیں نہیں نکالیں؟'' ' وہ کہے گا،'' میرے پاس سے چلے جاؤ، میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔'' سمجھے؟ یہ اس طرح نہیں ہے۔ عزیزو، یہ بات اسطرح نہیں ہے۔

(243) یہی سبب ہے...... اور، کیا غیر زبانیں، ثبوت ہیں؟ مَیں غیر زبانوں میں دُعا کرنے پر ایمان رکھتا ہوں، مگر مَیں اِسے اِسطرح سے نہیں مانتا کہ یہی رُوحُ القُدس کی نشانی ہے۔ نہیں، جناب۔

روح کے پھل اِس کی نشانی ہے۔ سمجھے؟ جی ہاں۔ اب، آپ غور کریں، یہی سبب ہے کہ مَیں پنتی کاسٹل بھائیوں سے اِس معاملے میں، ذرا مختلف ہوں، کیونکہ وہ کہتے ہیں، ''اگر ایک شخص غیر زبانوں میں بولتا ہے، تو اُس میں رُوحُ القُدس ہے۔'' مَیں اِس بات سے اختلاف کرتا ہوں۔ صرف یہی نشانی نہیں ہے کہ اُس میں رُوحُ القُدس ہے۔ سمجھے؟

(244) مَیں نے جادوگروں کو غیر زبانوں میں اتنی تیز بولتے سُنا ہے جتنی تیز وہ بول سکتے ہیں، اور انسانی کھوپڑی سے لہو پیتے ہیں، اور شیطان کو بلاتے ہیں۔

(245) مَیں نے ہندوستانیوں کو سانپوں کو پکڑتے اور اپنے گرد لپیٹتے ہوئے دیکھا ہے، اور–اور اریزونا میں بارش میں ناچتے؛ اور اپنے ہاتھوں کو اُوپر اُٹھاتے، اور اِدھر اُدھر دوڑتے دیکھا ہے۔ جادوگر آگے آتا ہے، اور خود کو چھیدتا ہے۔ اور ایک پنسل نیچے رکھتا ہے، اور وہ غیر زبانوں میں تحریر کرتی ہے، اور پھر اُس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ سمجھے؟

پس، مُجھے یہ مت، مت بتائیں۔ میرے لیے یہ باتیں پُرانی ہوگئی ہیں۔ سمجھے؟

(246) پس وہ تو–تو روح کا پھل ہے...... یسُوع نے کہا، ''اُن کے پھلوں سے،'' نہ غیر زبانوں سے یا جوش سے، ''بلکہ اُنکے پھلوں سے تم اُنھیں پہچان لوگے۔'' سمجھے؟ پس وہ روح کا پھل ہے۔ یہ خُدا ہے جو اپنے آپ کو فروتنی، اور مٹھاس میں آشکارا کر رہا ہے، اور ہر گھڑی یکساں ہے۔ یہ بات اُس شخص کے متعلق ہے، جو ٹھیک کلام کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ ہر وقت جب وہ کلام کو سُنتا ہے، تو وہ اُسے ''آمین'' کے ساتھ قبول کرتا ہے، چاہے دوسرے لوگ کُچھ بھی کہیں۔ لیکن آپ دیکھیں، کہ، وہ اُس کا یقین کرتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ سمجھے؟

(247) مگر ہم کافی دُور نکل جاتے ہیں، پھر، ہمیں جذبات میں سکون ملتا ہے، اور اِس طرح شیطان لوگوں کے درمیان آجاتا ہے۔ کیونکہ یہ شیطان کا کاروبار ہے۔ اور وہ ایک اچھا کاروباری شخص ہے۔ اور وہ لوگوں کے درمیان آجاتا ہے، اور اُنھیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ اُنھیں روح مِل گیا ہے کیونکہ وہ اُوپر نیچے اُچھل کود سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی اپنے پڑوسی سے نفرت کرتے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے۔ دیکھیں؟ ...... پھر– پھر ایسی چیزوں کے متعلق بیان کرنا، اور غیر زبانوں میں بولنا ایسی چیزیں صرف حیران کُن ہیں۔

(248) اور، یاد رکھیں، آپ حقیقی رُوحُ القُدس کی غیر زبانیں بول سکتے ہیں لیکن پھر بھی آپ میں

رُوحُ القُدس نہیں ہوسکتا۔ بائبل ایسا کہتی ہے۔ ''اگر مَیں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں، اور محبت نہ رکھوں، تو مُجھے کُچھ فائدہ نہیں ہے۔ مَیں ٹھنٹھناتا پیتل، اور جھنجھناتی جھانجھ ہوں۔'' پہلا کرنتھیوں 13۔ سمجھے؟ لہٰذا آپ مت سمجھیں...... کہ، وہ ایسا نہیں کرتا ہے۔

(249) میتھوڈسٹ والے کہتے ہیں، ''جب ہم چلاتے ہیں تو اِسکا مطلب ہے کہ ہم نے رُوحُ القُدس کو پالیا ہے،'' لیکن اُنھوں نے نہیں پایا۔ ناضرین والے کہتے ہیں، ''جب وہ پاکیزگی کیساتھ زندگی گزارتے ہیں، تو اُنھیں رُوحُ القُدس مِل گیا ہے،'' لیکن اُنھیں نہیں مِلا۔ پنتی کاسٹل کہتے ہیں، ''جب ہم غیر زبانوں میں بولتے ہیں؛ تو ہم نے رُوحُ القُدس پالیا ہے،'' مگر اُنھیں نہیں مِلا۔ سمجھے؟ سمجھے؟

(250) خُدا، اپنے آپ کو، جذبات میں آشکارا نہیں کرتا ہے۔ ہرگز، وہ...... جذبات، میں نہیں ہے۔ آپ صرف اُس مقام کو دیکھیں؟ وہ اپنے آپکو اِس حد تک فروتن بنالیتا ہے کہ کوئی بھی اُسے دیکھ سکتا ہے، دیکھیں، بشرطیکہ اگر۔ اگر آپ اُس میں اپنی ذہنی باتیں، اور اپنے خیالات کو ملانے کی کوشش نہ کریں تو آپ بھی اُسے دیکھ سکتے ہیں۔ وہ خُدا ہے۔

(251) اب دیکھیں، پھر وہ جنونیوں کا گروہ بن جاتے ہیں۔ اور پھر، دوسری طرف روایتی لوگ ہیں؛ اور ایک طرف جنونی ہیں؛ اور دونوں اطراف سے لوگ بلائے جاتے ہیں، اور دُلہن ان کے درمیان سیدھی چلی جاتی ہے۔ یہ سچ ہے۔ اور خُدا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ، اپنے کلام کے ساتھ چلتا ہے۔

(252) اب دیکھیں، اوہ، مُجھے اِس میں سے کُچھ باتیں چھوڑنی ہونگیں کیونکہ میرے پاس یہاں بہت کچھ ہے۔ اور مَیں، مَیں ...... بلکہ میرے پاس وقت کی کمی ہے۔ اب مَیں جلدی کرونگا جتنی جلدی مَیں کرسکتا ہوں۔

(253) عدن سے، عدن کے باغ سے یہ بات چلی آرہی ہے، کہ مسیحا آرہا ہے؛ اور۔ اور عدن سے ہی، اِس بات کی نبوت کی گئی ہے۔

(254) اب مَیں اپنے کُچھ حوالاجات، اور نوٹس کو چھوڑ رہا ہوں جو مَیں نے یہاں لکھ رکھے ہیں، مَیں ایسا اس لیے کر رہا ہوں، تاکہ پیغام کو، وقت پر ختم کر پاؤں۔ خُدا فروتنی میں چھپا ہوا ہے۔ اب مَیں تیز تیز بولونگا، مگر، پھر بھی، مَیں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اِس کو ذہن نشین کرلیں۔ سمجھے؟

(255) عدن ہی سے، اِسکی نبوت کی گئی تھی کہ ایک مسیحا آئیگا۔ یہ پہلے ہی سے بتایا دیا گیا تھا کہ وہ کیسا شخص ہوگا۔ ہم اس پر کافی وقت ٹھہر سکتے ہیں۔ آپ بائبل میں جانتے ہیں، کہ وہ کیسا ہوگا، وہ کس قِسم کا شخص ہوگا۔ کیونکہ موسیٰ نے بتایا تھا، ''کہ خُداوند تمہارا خُدا، میری مانند ایک نبی برپا کریگا۔'' وہ جانتے تھے کہ مسیحا ایک نبی گا، اُس کے پاس اِس قِسم کی خدمت ہوگی۔ اور تمام نبیوں نے بیان کیا تھا کہ وہ کیا کریگا، اُنھوں نے اُس کے متعلق علامتوں میں بیان کیا تھا۔ اور یہ بات سیدھی اُنکے سروں کے اُوپر سے گزرگی، اور کچھ کے نیچے سے گزرگی۔ سمجھے؟ دیکھیں؟ کچھ کے اُوپر سے اور کچھ کے نیچے سے گُزرگی۔ سمجھے؟

(256) جب وقت پورا ہو گیا کہ کہ وہ منظر پر ظاہر ہو، تو وہ لوگ جن کے پاس اُسے بھیجا گیا تھا اُن کے پاس اُنکی اپنی تشریحات تھیں کہ اُسے کیسا ہونا چاہیے، اور وہ اُنکی اپنی خیالی تشریحات تھیں۔

(257) بائبل کبھی نہیں بدلی۔ بائبل ہمیشہ سے یکساں ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ مَیں وہ کہتا ہوں، ''جو کلام فرماتا ہے، مَیں اُس پر قائم رہتا ہوں،' کیونکہ بائبل کی کوئی ذاتی تشریح نہیں کی جاسکتی ہے۔''

(258) لہٰذا، میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، اور پنتی کاسٹل لوگو، اِس میں اپنی تشریح ڈالنے کی کوشش مت کریں۔، اور نہ کہیں، ''اِس کا وہ مطلب ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہے۔''

(259) اِس کا بالکل، صرف وہی مطلب ہے جو اُس نے کہا ہے۔ کسی نے کہا، ''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' مَیں نہیں جانتا کیسے۔ یہ کہنا میرا کام نہیں ہے۔ یہ خُدا ہے جو اِس کی فکر کرتا ہے۔ کیونکہ وہی واحد ہے جس نے یہ فرمایا ہے، نہ کہ مَیں نے فرمایا ہے، توجہ کریں، اسلیئے کہ وہ اپنے فرمان کی خود فکر کرتا ہے۔

(260) لیکن اب دیکھیں، کہ، اس مسیحا کے متعلق نبوت کی گئی تھی۔ نبیوں نے بتایا تھا کہ وہ کیسے آئیگا، اور جب وہ آئیگا، تو وہ کیا کریگا۔ مگر، لوگوں کے درمیان، اُنکی اپنی تشریحات موجود تھیں! اور جب وہ آیا، تو سادگی کے، انتہائی سادہ طریقے سے آیا، اور کلیسیا کے تمام گروہ اُس سے ٹھوکھا گئے۔ کیا یہ سچ ہے۔ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] اور وہاں، اُن لوگوں کو ایسا سِکھایا گیا تھا......

(261) ایک شخص اُس وقت تک اُستاد، یا کاہن نہیں بن سکتا تھا، جب تک وہ لاوی کی نسل سے پیدا نہ ہوا ہوں۔ اور، صرف سوچیں، کہ اُس کا پر- پر- پر- پر- پر- پردادا ایک کاہن ہوتا تھا، وہ ٹھیک

کلام کے مطابق، دِن رات، ہیکل میں رہتا تھا۔

(262) جس طرح کیتھولک کاہن یا ایک- ایک بشپ ہوتا ہے جو، نسلوں سے، فلاں فلاں کلیسیا میں سے خدمت کرتا چلا آتا ہے، اور وغیرہ وغیرہ،'' جیسے لوگ کہتے ہیں کہ میرا پردادا اور دادا میتھوڈسٹ کا بشپ تھا۔ میرا دادا ایک بشپ تھا، اور وغیرہ وغیرہ۔'' سمجھے؟

(263) اُن سب کو، کلام کے مطابق دُرست رہنا ہوتا تھا، لیکن اُنھوں نے اُس کیلئے اپنے طریقے بنا رکھے تھے۔ اور اُن کی اُولاد نے اُنھیں اُسی طریقے سے قبول کر لیا تھا جس طرح سے اُن کے باپ دادا نے اُنھیں سکھایا تھا۔ یہاں تک، کہ اُنکے باپ دادا نے حقیقی راہ سے ہٹ کر سِکھا تھا، اور اُنھوں نے اُس میں سے فلاں فلاں تنظیم بنالی تھی، حتیٰ، کہ جب رُوحُ القُدس نے اُنھیں سچائی بتانے کی کوشش کی، تو وہ اُس کو قبول نہ کر پائے۔

(264) اور آج بھی بالکل وہی چیز موجود ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ گستاخی کروں، مگر یہ سچائی ہے۔ آج بھی بالکل وہی چیز موجود ہے۔ اُنہوں نے کلام کو نہایت- نہایت ہی پیچیدہ بنا دیا ہے، اور- اور کسی دوسری راہ پر پِھر گئے ہیں۔ اور وہ اپنی باتیں سِکھاتے ہیں...... جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، ''کہ خُدا کے کوئی پوتے نہیں ہیں۔'' آپ اِسکو جانتے ہیں؟ خُدا کے صرف بیٹے، اور اُس کی بیٹیاں ہیں، لیکن اُس کے پوتے اور پوتیاں نہیں ہیں۔ ہر شخص کو ایک جیسی قیمت چکانی ہے اور ایک جیسی راہ سے آنا ہے۔ جیسے آپ کے والد نے کیا، آپ کو بھی ویسے ہی کرنا لازم ہے۔

(265) پس، اب، وہ نہایت ہی سادہ تھا۔ جب وہ مسیحا...... جسکے متعلق چار ہزار سال پہلے ہی، ہر نبی نے بتا دیا تھا؛ داؤد نے، اور باقی سب نے اُس کی تمجید کی۔ اور جب وہ آیا، تو لوگوں نے اپنے خیالات تخلیق کر رکھے تھے، اُس کو کیا کرنا ہے، اور وہ کیا کرنے والا ہے۔ اِس کے بارے میں سب کچھ سمجھا دیا گیا تھا، اور سب کُچھ چارٹوں پر بنا دیا گیا تھا، لیکن، جب وہ آیا تو وہ نہایت ہی سادہ طریقے سے آیا، اُس- اُس نے اُنکی تھیالوجی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ دیکھیں، اُن کو اس کا پتہ بھی نہ لگا۔

(266) وہ کلام کے عین مطابق آیا تھا۔ اب، کیا آپ ایمان رکھتے ہیں خُدا نے نبیوں کے وسیلے کلام کیا تھا، کہ مسیحا فلاں فلاں طریقے سے آئیگا؟ یہ بڑے ہی دُکھ کی بات ہے کہ ہمارے پاس ایک اور گھنٹہ نہیں ہے کہ ہم اِس میں مزید جا سکیں اور اِس کو بیان کر سکیں کہ یہ کیسے تھا۔ سمجھے؟ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ کیسے تھا، زیادہ تر، ہم میں سے اِس بات سے واقف ہیں۔ کیسے خُدا نے فرمایا تھا کہ وہ آئیگا،

اور کیسے وہ آیا، ''لکھا ہے اے بیت لحم یہوداہ کے علاقے ،تُو ، یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں......''اور سب کُچھ موجود ہے، کہ وہ کیسے کریگا، اور وہ کیا کریگا۔ سمجھے؟

(267) اور، پھر بھی ، وہ نہایت ہی سادہ تھا! جبکہ، اُن عالموں نے اُس کو اِسقدر پیچیدہ کر دیا تھا، یہاں تک کہ اُنھوں نے اُسے کھو دیا۔ مگر، آپ جانتے ہیں کہ یسُوع کلام کے متضاد نہیں آیا تھا۔ بلکہ وہ کلام کے عین مطابق آیا تھا، مگر اُن کی تشریحات کے بالکل متضاد تھا۔ سمجھے؟ اُس نے وہی باتیں سیکھائیں جو اُن کی عالمانہ تربیت کے متضاد تھیں۔

(268) اب دیکھیں، مثال کے طور پر، اب، اُنھوں نے سوچا ہوگا، ''یقیناً، جب مسیحا آئیگا، تو وہ ہیکل میں آئے گا اور کہے گا، 'کائفا، 'یا جو کوئی بھی سردار کاہن ہو، 'مَیں آ گیا ہوں۔' اور لاکھوں فرشتے اُسکو سلامی دیں گے۔ اور خُدا فرمائیگا، 'دوستو، سب ٹھیک ہے، خیر تم جو زمین پر ہو، تم حقیقتاً ایک-ایک عظیم کلیسیا ہو۔ تم میرے لوگ ہو۔ مَیں یہاں بُرائی کو موقوف کرنے لگا ہوں اور آسمان کے دروازے کھلنے لگے ہیں۔ اور آج صُبح، مَیں مسیحا کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ اور مَیں اُسے فلاں فلاں جگہ پر اُتارونگا، اور تمام لوگ وہاں پر اکھٹے ہو جائیں۔' اور پھر کہے، 'ڈاکٹر فلاں فلاں، اور آپ ڈاکٹر فلاں فلاں، آپ سب آگے کھڑے ہو جانا، تا کہ آپ اُسے پہلے ملیں، اور سلام کریں۔'''

(269) اب شاید ایسا ہی ہے جو وہ آج بھی سوچ رہے ہیں۔ اب مَیں جانتا ہوں کہ یہ تھوڑا سا......تھوڑا سا سخت ہے۔ مگر میرا یہ مطلب نہیں ہے......مَیں تو کُچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

(270) ''اور-اور، وہاں، اِس کو اِسی طریقے سے ہونا ہے۔ اور اگر یہ اِس طریقے سے نہیں آتا، تو یہ دُرست نہیں ہے؛ پھر یہ مخالفِ مسیح ہے۔ سمجھے؟ اگر یہ بالکل اِس طریقے سے نہیں آتا، تو پھر یہ مخالفِ مسیح ہے، آپ غور کریں، لہٰذا اِیسا نہیں ہوگا۔ اور، پس، ایسا ہوگا......اور پھر، اگلی بات، اُسکا استقبال لاکھوں فرشتوں نے، اپنے بینڈ کے ساتھ کرنا ہے۔ اور وہ وہاں اُس صحن میں اُتریں گے، جو سلیمان کی ہیکل ہے، اور، اوہ، وہاں پر، اُس مقدّس سرزمین پر جہاں پر مقدّسین اور علما نے وفات پائی تھی، اور وغیرہ وغیرہ!''

(271) جی ہاں، ''لیکن یسُوع نے کہا، ''تم ریاکار ہو! تم ابلیس کی اُولاد ہو!'' اُس نے کہا، ''تم نبیوں کی قبروں کو سجاتے ہو، جبکہ تمہارے آباواجداد نے اُنھیں قتل کیا۔'' یہ ٹھیک ہے۔ یہ سچ ہے! دیکھیں؟ '' کتنے ہی راستباز اور انبیا تمہارے پاس بھیجے گئے، اور پھر بھی تم نے اُن میں سے ہر ایک کو

قتل کیا!'' سمجھے؟ پھر دیکھیں وہ ''راستباز'' کس کو کہتا ہے؟ جن کو وہ، ''دیوانہ اور پاگل کہتے تھے۔'' جی ہاں۔

اُنھوں نے، اِس طرح سوچا تھا کہ مسیحا اِس طریقے سے آئیگا۔

(272) مگر، وہ، ایک چرنی میں، ایک- ایک کنواری کے ہاں، ایک غریب گُمنام سی، کنواری لڑکی کے- کے ہاں پیدا ہوا، اور ایک عام سے بڑھئی باپ کی زیرِ پرورش رہا۔ غور کریں، نہ کہ سردار کاہن کی بیٹی، یا کسی اور کے ہاں پیدا ہوا۔ بلکہ وہ- وہ ایک......غریب عورت کے ہاں پیدا ہوا جو- جو ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتی تھی، جسے ناصرت کہتے تھے۔ اور اُسکا باپ ایک رنڈوا تھا؛ جس کی بیوی مر چکی تھی۔ اور اُسکے کُچھ بچے بھی تھے؛ اور وہ یوسف تھا۔ اور- اور اُس سے اُسکی منگنی ہوئی تھی۔ اور اُسکا آغاز ہی، ایک بُرے نام سے ہوا۔ لوگ کہتے تھے وہ ناجائز طریقے سے پیدا ہوا ہے۔ اوہ، میرے خُدایا!

(273) اِس بات نے اُنکے بھرم کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ سمجھے؟ اُن کی تعلیمی اخلاقیات کے ضابطے اِس کو ہضم نہ کر پائے۔ اور اُنکے کلام کی تفسیر میں اس کی گنجائش نہ تھی، لیکن پھر بھی وہ خُداوند یوں فرماتا ہے تھا۔ اوہ، میرے خُدایا!

(274) مَیں اِسکو سوچ کر، اور دیکھ کر کہ وہی بات دوبارہ واقع ہو رہی ہے، کانپ جاتا ہوں۔ اسلیئے کہ خُدا تبدیل نہیں ہو سکتا ہے۔

(275) اب دیکھیں بارہ بج چکے ہیں۔ کیا آپ مُجھے صرف......کیا مَیں روک دوں، یا پھر...... [جماعت کہتی ہے، ''نہیں۔ بلکہ جاری رکھیں۔'' -ایڈیٹر۔] آپ کا شکریہ۔ دیکھیں، بس تھوڑا سا اور رہ گیا ہے بیٹھے رہیں۔ [''آگے بڑھنا جاری رکھتے ہیں۔''] اب، دیکھیں، کیونکہ مَیں یہ، آنے والے پیغام کی بنیاد رکھ رہا ہوں۔ اور مَیں کوشش کرونگا کہ آپ کو جلدی چھوڑ دوں، شاید اگلے دس یا پندرہ منٹوں میں، ہم ایسا کر پائیں۔ خُدا آپ کو برکت دے۔

(276) اب، غور کریں، یہ نہایت ہی سادہ تھا، اُن کیلئے، یہ- یہ- یہ ایسا تھا اُنھوں نے اُس نشان کو کھو دیا۔ مگر خُدا ٹھیک نشانے پر تھا۔ دیکھیں، وہ کلام کے مطابق نشانے پر تھا۔ وہ بالکل اُسی طریقے سے آیا جیسے خُدا نے کہا تھا۔ لیکن، اُسکے متعلق اُنکی تفسیر غلط تھی۔ موسیٰ کے زمانے میں رہائی بخشنے والے کے متعلق تفسیر غلط تھی۔ نوح کے زمانے میں اُن کی تفسیر غلط تھی، غور کریں، لیکن خُدا اپنے

کلام کے مطابق آتا ہے۔

(277)اور پھر یسُوع آموجود ہوا، اور اُس- اُس نے وہ باتیں سِکھائیں جو کہ اُنکی تعلیم کے متضاد تھیں۔ کہتے تھے اگر تُو مسیحا ہے، تو فلاں فلاں کام کر،' آپ سمجھے۔ اگر تُو مسیحا ہے، تو صلیب سے اُتر آ اور ہمیں دِکھا۔'' سمجھے؟ خُدا لوگوں سے مسخرہ نہیں کرتا۔ بلکہ خُدا صرف وہی کام کرتا ہے جو اُسکی نظر میں راست اور خوشنما ہوتا ہے۔

(278)وہ سوچتے تھے کہ ایسے شخص کو ضرور ہی فرشتوں کی سلامی کے ساتھ آنا چاہیے۔ لیکن وہ ایک اصطبل میں پیدا ہوا۔ اور، یہ اُن کی اپنی چمکتی اخلاقیات کے حساب سے، نہایت ہی مضحکہ خیز بات تھی اور عام لوگوں کیلئے بھی کہ وہ سوچیں کہ قادرِ مطلق خُدا، عظیم قادرِ مطلق یہواہ، جو کائنات کا مالک ہے اور جس نے سب کُچھ تخلیق کیا ہے، وہ اپنے بچے کیلئے بھی جگہ تیار نہیں کر پایا، کہ وہ کسی گائے کے باڑے میں گوبھر کے ڈھیر کے پاس پیدا ہونے کی بجائے ایک اچھی جگہ میں پیدا ہوتا۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا...... سمجھے؟

(279)یہ کیا تھا؟ خُدا سادگی میں تھا۔ اور یہی وہ بات ہے جو اُسکو اِسقدر عظیم بناتی ہے۔ دیکھیں، اُنکی تعلیمی اخلاقیات کبھی بھی خود کو اتنا کمتر نہیں کر سکتی تھی؛ دیکھیں، وہ اِسکو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ مگر خُدا اتنا عظیم ہے کہ وہ خود کو اتنا نیچے لے آیا، کہ اُسکے پاس اُس کے اپنے بیٹے کیلئے کپڑے بھی نہ تھے۔ اِس بات پر سوچیں! اور اِس دُنیا...... بلکہ سرائے میں بھی جگہ نہ تھی۔ اور وہ گائے کی چرنی میں پیدا ہوا، ایک- ایک چھوٹی سی تنگ، اور ایک- ایک چھوٹی سی کھوہ، جو کہ، پہاڑی کے پچھلے حصے میں تھی۔ اور وہاں گھاس پھوس کے بستر پر خُدا کے بیٹے نے جنم لیا۔ اوہ، یہ بات اُن کی سوچ سے بہت زیادہ مختلف تھی......

(280)اور اُس کی ماں کو، ماں بننا تھا۔ مگر وہ پہلے ہی ماں بن گئی تھی، اوہ، اور وہ شادی سے پہلے منگنی میں ہی...... ماں بن گئی تھی۔ سمجھے؟ اُس نے ماں بننا تھا۔ اور لوگوں نے یہ دیکھا، اور جانتے تھے کہ یہ اِس طریقے سے ہوا ہے۔ اور، مریم، اپنے دِل میں، جانتی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔

(281)اور یوسف بھی نہیں سمجھتا تھا۔ لیکن خُداوند کے فرشتہ نے رات کو اُسکے پاس آکر، کہا، ''اے یوسف، ابنِ داؤد۔ اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر، اُس میں کوئی بُرائی نہیں ہے، جو کُچھ ہے وہ رُوح القُدس کی قدرت سے ہے۔'' اِس بات نے مسلے کو حل کر دیا تھا۔ وہ شخص،

خُدااپنے آپ کوسادگی میں چُھپاتا ہے،اور پھراِسی میں خودکوآشکاراکرتا ہے
یوسف،خُداکے ساتھ اِس قدرجُڑاہواتھا،کہ خُدانے اُسکے ساتھ بات کی۔

(282) لیکن آج ہم نے اپنی عالمانہ چادرکواپنے گرداتنازیادہ لپیٹ رکھا ہے کہ ہمیں کُچھ سُنائی ہی نہیں دیتا ہے،ماسوائے اُسکے جوہماری تنظیم کے عالم بتاتے ہیں جس سے ہم تعلق رکھتے ہیں۔مَیں زیادہ درُست ہونا یاتنقید کرنانہیں چاہتا ہوں،لہٰذامَیں اِسکو یہاں چھوڑ دینا چاہتا ہوں۔غورکریں۔ مگرآپ سمجھ گئے ہیں کہ میراکیامطلب ہے۔غورکریں۔

(283)وہ چرنی،اُن چمکتے،عالموں کیلئے بےبسی کی تصویرتھی۔حتیٰ کہ ہمارے پاس اِس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اُس نے کہیں ایک دِن بھی اسکول میں گزاراہو؛مگرتو بھی،بارہ سال کی عمرمیں، وہ سادہ سابچہ ہیکل کے اندر،اپنی باتوں کے سبب سے اُن کاہنوں کی دِلچسپی کامحور بنا ہوا تھا۔اوہ، میرے خُدایا!یہ کیاتھا؟خُداخودکوچھپارہاتھا......؟اب مَیں ایمان سے کافی بھرپوری محسوس کررہا ہوں۔خُدانے خودکوچرنی میں چھپارکھاتھا۔خُدانے خودکوایک ننھے بچے میں چھپارکھاتھا۔سمجھے؟توجہ دیں،دیکھیں،اگرچہ،تھوڑی دیرکے بعد،وہ اُسے ظاہرکرنے والاتھا۔اُسے ایساکرناتھا۔

(284) جب وہ گلی میں نکلتاہوگا،تو کوئی شک نہیں،دوسرے والدین،اپنے بچوں سے کہتے ہونگے،''اُس بچے کیساتھ مت کھیلنا۔اُس بچے کیساتھ کوئی تعلق نہ رکھنا۔اُسکی ماں ایک کسبی کی طرح ہے،سمجھے۔اور،اِس سے قبل کہ ماں اور باپ،شادی کے بندھن میں بندھتے ......وہ بچہ پیدا ہوگیاتھا،وہ عورت ماں بن گئی تھی۔اسلیئے اُس سے کوئی تعلق نہ رکھنا۔''

(285)مریم کیاسوچتی تھی!لیکن،بیرونی سوچ جیسی بھی تھی،مگروہ ان باتوں کودِل میں رکھ کرغور وفکرکرتی تھی۔اُن دونوں نے ایسی باتوں کواپنے دِل میں چھپارکھاتھا۔وہ دونوں جانتے تھے،اسلیئے وہ اُس کے متعلق کُچھ غلط نہیں کہہ سکتے تھے۔

(286) بعض اُوقات،خُدااپنے بندے کو،کہتا ہے،''اپنے اطمینان کوتھامے رہ۔اس کے متعلق کُچھ مت کہہ۔''

(287) میرا کچھ ایسے لوگوں سے عبادات میں واسطہ پڑا ہے جو کہتے ہیں،''اچھا،اگرآپ خُدا کے خادم ہیں،تو آپ کومعلوم ہوناچاہیے کہ وہاں کیاہونے والا ہے۔''

(288)یقیناً،مَیں جانتا ہوں کہ وہاں کیا ہونے والا ہے۔مگرپھرآپ کیاکر سکتے ہیں جب خُدا فرماتا ہے،''کہ اپنے اطمینان کوتھامے رہ۔اس کے متعلق کُچھ نہ کہنا''؟

(289)ایک دِن کُچھ لوگوں سے بات ہوئی، اور اُنھیں ایک کتاب میں سے، کچھ دِکھایا۔'' میں نے سالوں پہلے، کُچھ کہا تھا،'' مَیں نے کہا۔

اُنہوں نے کہا،'' ٹھیک ہے، لیکن ہم اِس کو سمجھ نہیں سکے تھے۔''

(290)مَیں نے کہا،'' آپ وہاں اسے دیکھیں؟'' یہ یہاں پر، پیچھے ہے، اُس پر تاریخ اور سب کُچھ لکھا ہوا ہے، کہ وہ وہاں کس وقت واقع ہوگا۔ بہت سارے لوگوں نے اسکو اس کتاب میں دیکھا تھا۔ مَیں نے کہا تھا،'' یہ اِسطرح واقع ہوگا اور اِس طریقے سے ہوگا۔''

(291)مُجھ سے پوچھا گیا،'' اچھا، تو پھر آپ نے اس کے متعلق کیوں کُچھ نہیں کہا تھا؟'' اُس کا سبب......اُس کو اس طریقے سے ہونا تھا۔ سمجھے؟

(292)یوسف بھی مختلف طور سے جانتا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُس بچے کا تعلق کس سے ہے۔ مریم بھی جانتی تھی کہ وہ بچہ کس کا ہے۔ اور یسُوع بھی جانتا تھا کہ اُس کا باپ کون ہے۔ اُس نے کیا کہا تھا؟''مُجھے اپنے باپ کا کام کرنا ضرور ہے۔'' نہ کہ لکڑیوں کو کاٹنا اور– اور دروازوں کو بنانا؛ بلکہ اُسے اپنے باپ کا کام کرنا ضرور تھا۔ آمین۔ اُس نے یہ بات اپنی ماں سے بھی کہی تھی،'' کیا تُو نہیں جانتی، یہ میرا وقت ہے، کیونکہ مُجھے اپنے باپ کا کام کرنا ضرور ہے؟''

(293)اب، اُنھوں نے سوچا،'' یہ چھوٹا سا گھبرایا ہوا بچہ ہے......'' اور کسی بھی طرح، کوئی بھی ناجائز بچہ ایک قِسم کا انوکھا، اور عجیب ہوتا ہے۔ یہ آپ کا مقام ہے۔ لیکن، دیکھیں، خُدا نے خود کو چھپایا ہوا تھا۔ سُنیں۔ خُدا نے اپنے آپ کو اُس میں چھپا رکھا تھا، جس کے متعلق دُنیا کی سوچ یہ تھی، کہ وہ،'' ناجائز، دھوکے باز، اور غلاظت ہے۔''

(294) غور کریں، خُدا اپنے آپ کو مرے ہوئے بیج کی آلودگی میں چھپاتا ہے، تاکہ اُس میں سے زندگی پیدا کرے۔ سمجھے؟ کیا آپ اِس کو سمجھ گئے ہیں؟[جماعت کہتی ہے،'' آمین۔''-ایڈیٹر۔]

(295)خُدا اپنے آپکو ایک سادہ سی، غریب سی خاتون میں چھپا لیتا ہے۔ یا کسی عام سے آدمی میں جو اپنے دوپہر کے کھانے کو پونے میں باندھ کر، اپنی بیوی اور بچوں کو چومتا اور خُدا حافظ کہہ کر، باہر کام پر چلا جاتا ہے، اور شاید خُدا اُس میں خود کو ظاہر کر کے کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق بڑے بشپ صاحب کو کوئی علم نہ ہو۔ سمجھے؟ وہ تو بغیر نرسنگے پھونکے، کسی کو باہر بھیج دیتا۔ تاکہ، خُدا، کو جلال ملے، بس یہ بات ہے۔ سادہ دِل اُسکو سُنتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں، دیکھیں۔

(296) اب دیکھیں، خُدا اپنے آپکو اُس بچے کی سادگی میں چھپائے ہوئے تھا، وہ خود کو اُس ایک-ایک معمولی سے گھرانے میں چھپائے ہوئے تھا۔ اور وہ خُدا تھا! اور اُس زمانے کے عالم، اور عظیم لوگ، ذہین، فہیم اور دانا لوگ، اور-اور ہیرودیس، اور اُس زمانے کے، نیرو، اور وہ سب، اور وغیرہ وغیرہ، اُس کو پہچاننے میں ناکام ہو گئے تھے۔ لیکن خُدا سادگی میں چھپا ہوا تھا۔

(297) اب، جلدی کرتے ہیں۔ یسعیاہ 40 میں، یوحنا اصطباغی کو دیکھتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ہم اِسے بھی لے سکتے ہیں۔ ملاکی 3۔ جی ہاں، اگر آپ چاہتے ہیں، تو آپ سب اِس پر نشان لگا لیں۔ یسعیاہ 40، آپ سب، جانتے ہیں، یہ...... تسلی کے متعلق بات کرتا ہے۔ جیسا کہ شاید...... یہ اچھا ہوگا کہ مَیں-مَیں-مَیں اِسکو پڑھ لوں، کیا آپکے-آپکے پاس وقت ہے۔ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔''-ایڈیٹر۔] آئیں اِس کو صرف، ایک منٹ کیلئے پڑھتے ہیں۔ ہم یسعیاہ کی کتاب کے، 40 ویں باب کو کھولیں گے، اور-اور یہاں پڑھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ اِس کے متعلق کیا کہتا ہے۔ یہاں دیکھیں، ''تسلی دو، میرے لوگوں کو تسلی دو۔'' اب، یاد رکھیں، یہ سات سو بارہ سال پہلے کہا گیا تھا۔ دیکھیں، وہاں سُرخی پر دھیان دیں۔ دیکھیں اُسکے پیدا ہونے سے سات سو بارہ سال پہلے، ایک نبی اُس کے متعلق بیان کر رہا ہے۔

تسلی دو، میرے لوگوں کو تسلی دو، تمہارا خُدا فرماتا ہے۔

یروشلیم کو دلاسا دو، اور اُسے پکار کر کہو، کہ اُس کی مصیبت کے دِن جو جنگ و جدل کے تھے گزر گئے، اُس کے گناہ کا کفارا ہوا: اور اُس نے خُداوند کے ہاتھ سے...... اپنے سب گناہوں کا بدلہ دو چند پایا۔

اُس کی آواز...... پکارنے والے کی آواز، بیابان میں خُداوند کی راہ دُرست کرو، صحرا میں ہمارے خدا کیلئے، شاہراہ ہموار کرو۔

ہر ایک نشیب اُونچا کیا جائے، اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلا پست کیا جائے: اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی، اور ہر ایک...... ناہموار جگہ ہموار کی جائے:

(298) اوہ، میرے خُدایا، میرے خُدایا! اُسے کس قِسم کا شخص ہونا تھا! سمجھے؟ اب میرے ساتھ، ملاکی کی کتاب کھولیں، جو کہ آخری...... پرانے عہد نامے میں نبیوں کی آخری کتاب ہے۔ اب، ملاکی میں، غور سے سُنیں۔ ملاکی نے اِس کو، آخری زمانے کیلئے چُنا ہے، پس آپ اِس کو مت

بھولیں۔ملاکی،3باب۔

دیکھو،مَیں اپنے رسول کو بھیجونگا،اور وہ میرے آگے راہ دُرست کریگا:اور خُداوند،جس کے تم طالب ہو،ناگہاں اپنی ہیکل میں،آموجود ہوگا،ہاں عہد کا رسول:جس کے تم آرزومند ہو،آئیگا، ربالافواج فرماتا ہے۔

(299)اب یہ بھی یوحنا کے متعلق ہی کہا گیا ہے،"دیکھومَیں اپنے رسول کو اپنے آگے بھیجونگا،اور وہ راہ درُست کریگا۔"یسُوع نے،متی 10:11 میں،اِس کے متعلق بیان کیا ہے۔اُس نے کہا:

اگر چاہوتو مانو،یہ وہی ہے جسکی بابت لکھا ہے،کہ دیکھ،مَیں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں،......

(300)غور کریں؟یہ درُست ہے۔اب دیکھیں،کہ یہ سب کُچھ کیسے بیان کیا گیا!جبکہ،سات سو سال پہلے ہی بتا دیا گیا تھا،کہ مسیح کے آنے سے قبل ایک پیشرو کو بھیجا جانا تھا۔مگر جب وہ،اُس سادگی میں ظاہر ہوا،تو اُنھوں نے اُسے کھودیا۔اُنھوں نے اُسے کھودیا تھا۔

(301)اب،یادرکھیں،کہ وہ ایک کاہن کا بیٹا تھا۔خیر،یہ اُس کیلئے کیسا نامعقول لگتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی جگہ کو پُر نہ کرے،اُسے سیمنری میں جانا چاہیے تھا۔مگر اُسکا کام اُس سے بہت زیادہ عظیم تھا۔نوسال کی عمر میں،وہ بیابان میں چلا گیا۔اور وہ لوٹ کر آیا،اور منادی کرنے لگا۔مگر اُنھوں نے اُسے کھودیا۔وہ اُنکی اعلیٰ ترتیب شدہ تعلیم کی نسبت،بہت ہی زیادہ سادہ تھا،بلکہ نہایت ہی سادہ تھا کہ وہ اُس پر یقین کرپاتے کہ یہ وہی ہے۔اُنھوں نے اُس شخص کے آنے کے متعلق،کُچھ اور ہی سوچ رکھا تھا......

(302)اِس بات کے متعلق کیا خیال ہے،"کہ ہر ایک اُونچی جگہ پست کی جائے،اور ہر ایک پست جگہ اُونچی کی جائے،اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے"؟داوٗد نے اُس پر نگاہ کی،اور کہا،"کہ-کہ پہاڑ مینڈھوں کی طرح اُچھلے،اور پتوں نے تالیاں بجائیں۔"

[بھائی برنہم کئی مرتبہ تالیاں بجاتے ہیں۔ایڈیٹر۔]

(303)کیا ہوا؟کیا ایسا ہوا؟ایک خستہ حال داڑھی والا شخص،غیر تعلیم یافتہ،اور بھیڑ کی کھال کا لباس پہنے ہوئے،یہودیہ کے بیابان سے،یہ کہتے ہوئے ظاہر ہوا،"توبہ کرو،کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک ہے۔اور اے سانپ کے بچوں،اس خیال میں نہ رہو،'کہ مَیں فلاں تنظیم سے تعلق رکھتا ہوں'۔

کیونکہ خُدا اِس قابل ہے کہ وہ اِن پتھروں سے بھی ابرہام کیلئے اُولاد پیدا کر سکتا ہے۔'' میرے خُدایا! ''اُنھوں نے کہا اچھا، یہ وہ شخص نہیں ہے۔ہم جانتے ہیں یہ وہ نہیں ہے۔''

(304) لیکن یہ وہی تھا! غور کریں، وہ راہ صاف کر رہا تھا۔ سمجھے؟ یہی وہ وقت تھا جب ناہموار راہیں ہموار کی گئیں تھیں۔ اُسوقت ہی اُونچی جگہیں نیچی کی گئیں تھیں۔ ''یہ مت سوچو کہ ابرہام تمہارا باپ ہے۔ مُجھے ایسی باتیں مت بتانا شروع کرو، کیونکہ خُدا اِس قابل ہے کہ اِن پتھروں سے ابرہام کیلئے اُولاد پیدا کر سکتا ہے۔'' اُس وقت اُونچے مقام نیچے کئے گئے۔ اوہ، میرے خُدایا! یہ بات ہے۔ جی ہاں۔ فرق دیکھیں؟ اُس نے وہی کہا جو ہونے والا تھا۔

(305) اور جب وہ آئے، تو اُنھوں نے سوچا، اوہ، میرے خُدایا، اگر وہ اُن کی اپنی تنظیم سے آیا ہوتا، تو وہ اُسکو ضرور قبول کر لیتے۔ لیکن دیکھیں...... وہ انتہائی سادگی میں، ظاہر ہوا تھا۔ حالانکہ، کلام کی تفسیر بتاتی ہے، کہ اُونچے مقام نیچے کئے گئے۔ اور وہ وہی تھا، لیکن وہ اُس کو قبول کرنا نہیں چاہتے تھے۔

(306) نوجوانو، اُس نے اُن صاف کر دیا تھا۔ اُس نے اُن کے چھپے راز کھول دیئے تھے۔ اُس نے کہا، ''اے سانپ کے بچو! تم گھاس میں چھپے ہوئے سانپ ہو! مَیں تمہیں بتاتا ہوں، درخت کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہوا ہے۔ اور ہر درخت جو پھل نہیں لاتا، وہ کاٹ ڈالا جاتا اور آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ بیشک مَیں تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن جو میرے بعد آتا ہے، وہ مُجھ سے زور آور ہے؛ وہ تمہیں رُوحُ القُدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ اور اُس کا چھاج اُس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا۔ اور اپنے کھتے...... بلکہ گیہوں کو تو کھتے میں جمع کریگا؛ مگر بھوسے کو آگ میں جلائیگا۔'' آمین۔

(307) یہی وہ مقام تھا جب ناہموار جگہیں ہموار کی گئیں تھیں، توجہ کریں، مگر لوگ اُس کو نہیں سمجھ پائے تھے۔ لیکن یہ بات بالکل کلام کے مطابق ہے، بالکل ویسے ہی جیسے کلام نے بیان کیا تھا۔ بہت ہی سادہ تھا، جسے اُنھوں نے کھو دیا تھا۔ اُنھوں نے اُسے دیکھتے ہوئے بھی کھو دیا تھا۔

(308) آپ کبھی بھی اُس طرح نابینا مت ہو جانا۔ سمجھے؟ آپ کبھی اُس طرح نابینا مت ہو جانا۔ پس، اب، غور سے سُنیں۔

(309) اُنھوں نے اُس کو کھو دیا تھا۔ اسلیئے کہ وہ نہایت ہی سادہ تھا، اور لوگ ایسے شخص کو پہچاننے میں ناکام ہو گئے، اسلیئے اُنھوں نے اُسے کھو دیا۔ پھر، یہ کیا تھا؟ خُدا، جو کہ کلام ہے، وہ

سادگی میں چھپا ہوا تھا؛ نہ کہ ایک کاہن جس کا کالر مُڑا ہوا ہوتا ہے، جو ذہین، اور تعلیم یافتہ ہوتا ہے۔

(310) یسُوع نے اُن سے یہی بات پوچھی تھی۔ اُس نے کہا، ”تم باہر کیا دیکھنے گئے تھے؟“ جب یوحنا کے شاگرد وہاں آئے تھے۔ تو اُس نے کہا، ”تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا تم ایسے شخص کو دیکھنے گئے جس نے کاہن کا لباس پہنا ہوا ہو، یا خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے کوئی شخص ہو، آپ جانتے ہیں،“ اُس نے کہا، ”کیا وہ- وہ- وہ- وہ اِس قسم کا منادتھا؟“ اُس نے کہا، ”کیا تم اِس طرح کے شخص کو دیکھنے گئے تھے؟“

(311) اُس نے کہا، ”نہیں۔ آپ جانتے ہیں، اِس طرح کے لوگ مُردوں کو دفناتے، اور بچوں کو چومتے ہیں۔ لیکن، وہ میدانِ جنگ میں دودھاری تلوار کے متعلق کُچھ بھی نہیں جانتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں، وہ تو خوبصورت باتوں کیساتھ باہر نکلتے ہیں، جیسے کہ کوئی کیوانیز کلب یا کوئی ایسا اور ادارہ ہو۔ وہ اُسی میں خوش رہتے ہیں۔ لیکن جب باہر جنگ میں آتے ہیں، اور اُس کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو اُن کو اُس کے متعلق کُچھ معلوم نہیں ہوتا ہے۔ اسلیئے کہ وہ- وہ، تو ایسے بادشاہوں کے محل میں رہ رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ اِسی قسم کے مشہور لوگوں کے ساتھ بیوقوف بنے رہتے ہیں۔“

(312) اُس نے کہا، ”پھر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا تم ہوا سے ہلتے ہوئے سرکنڈے کو دیکھنے گئے تھے؟ ایک شخص جو کہہ سکتا ہے...... کسی شخص نے کہا، ’آپ جانتے ہیں، آپ- آپ وحدانیت سے تعلق رکھتے ہیں؛ لیکن اگر آپ اسمبلیز میں آئیں گے، تو مَیں آپکو بتاؤ نگا کہ مَیں آپ کے لیے کیا کرونگا، ہم- ہم ایسا کرینگے......“ میرا ایمان ہے مَیں ایسا کرلونگا۔ آہ! ایک ہلتا ہوا، سرکنڈا؟ نہ کہ یوحنا۔ نہیں، نہیں۔ نہیں۔ ’اگر تم ہم میں شامل ہوجاؤ، تو ایک صدوقی بن جاؤ گے اور فریسی نہ رہو گے، یا کُچھ اور بن جاؤ گے، تو پھر کیا دیکھنے گئے تھے؟ تم کسی ہلتے ہوئے سرکنڈے کو نہیں دیکھنے گئے تھے؛ نہیں یوحنا ہلنے والا سرکنڈا نہیں ہے۔“ ”نہیں، بھائی، صاحب؛ نہیں۔

(313) اُس نے کہا، ”پھر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک نبی کو؟“ دیکھیں، یہ نبی ہی ہوسکتا تھا جو یہ کرسکتا تھا۔ اُس نے کہا...... اب دیکھیں، یہ نبی کی نشانی تھی، غور کریں، خُدا کا کلام اُس کے ساتھ تھا۔ کیونکہ کلام نبی پر نازل ہوتا ہے۔ سمجھے؟ اُس نے کہا، ”تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک نبی کو؟“ اُس نے کہا، ”ہاں، یہ دُرست ہے۔ لیکن، مَیں تم سے کہتا ہوں، بلکہ نبی سے بڑے کو، کیونکہ وہ نبی سے بڑھ کر تھا۔“

(314) وہ نبی سے کیوں بڑھ کر تھا؟ کیونکہ وہ عہد کا پیامبر تھا، یقیناً وہ تھا، وہ شریعت اور فضل کے درمیان ایک پُل تھا۔ کیونکہ وہ وہاں، ایک بنیادی پتھر تھا، جس کے متعلق پہلے ہی بتادیا گیا تھا۔

(315) اُس نے کہا، ''اگر تم اُسکو قبول کرسکو، تو یہ وہی تھا جسکے متعلق نبی نے کہا تھا، 'دیکھو؛ ملاکی 3 میں، 'دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا، غور کریں، اور وہ میرے آگے راہ دُرست کریگا۔''' سمجھے؟ اوہ، وہ نہایت ہی سادہ تھا۔ خُدا ایک بار پھر سادگی میں چھپا ہوا تھا۔

(316) پھر غور کریں اُس نے کیا کِیا تھا۔ اُس نے عظیم مسیحا کی آمد کی خبردی، ''اُسکا چھاج اُسکے ہاتھ میں ہے۔ دیکھیں وہ...... وہ اپنے کھتے کو تیار کررہا ہے۔ جوانو، میرا مطلب ہے، وہ اپنے کھتے کو خوب صاف کریگا۔ وہ بوسے کو لیگا، اور اُسے باہر پھینکوائے گا، تاکہ اُس کو بھی جلایا جائے۔ یہ دُرست ہے۔ وہ گیہوں کو اکھٹا کریگا تاکہ اُسے کھتے میں جمع کرے۔'' غور کریں، وہ تحریک سے معمور تھا۔

(317) مگر جب یسُوع کا ظہور ہوا، تو وہ لوگ کسی اور چیز کے منتظر تھے...... آپ جانتے ہیں، وہ سب رسول، اور وہ سب لوگ کسی زورآور چیز کے منتظر تھے۔ ''میرے خُدایا، میرے خُدایا! اوہ، وہ آرہا ہے۔ اُس کے متعلق بس یہی سوچ تھی۔ جوانو، وہ زورآور ہوگا۔ وہ رومیوں کو زمین پر سے زورِ بازو سے ماریگا۔ میرے خُدایا! جب وہ آئیگا، تو وہ یونانیوں کو اِسطرف، اور رومیوں کو اُس طرف مار ڈالے گا۔''

(318) اور جب وہ آیا، تو وہ ایک ادنیٰ خاکسار شخص تھا جس کو ایک طرف سے دوسری طرف دھکیل دیا گیا۔ یہ کیا تھا؟ خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چھپا رہا تھا۔ اوہ، میرے خُدایا!

(319) پھر وہ اپنے پیغام کے اختتام پر کھڑا ہوا، اور کہا، ''کون ہے جو مُجھ میں گُناہ ثابت کرسکتا ہے؟ کیونکہ جو کُچھ بائبل کہتی ہے، وہ مَیں نے کیا...... اور اگر مَیں اپنے باپ جیسے کام نہیں کرتا، تو پھر مُجھے الزام دو۔ کیونکہ جو کُچھ کلام کہتا ہے مَیں نے وہ کِیا، کیا مَیں نے وہ نہیں کِیا؟'' آپ جانتے ہیں، بےاعتقادی گُناہ ہے۔ ''کون مُجھ پر الزام لگاسکتا ہے؟ اگر مَیں بدروحوں کو خُدا کی مدد سے نکالتا ہوں، تو مُجھے دِکھاؤ تم اُسکے متعلق کیا کررہے ہو۔'' سادگی دیکھیں!

(320) حتیٰ کہ اپنے آپ کو موت کے حوالے کردیا! مگر، اوہ، اُس ایسٹر کی صبح، ہیلیلویاہ، یہی وہ بات ہے جہاں اُس نے اپنے کھلیان کو صاف کیا۔ میرے بھائی، درحقیقت، اُس نے بوسے کو اڑادیا۔ جی ہاں، یہی حقیقت ہے۔ اور گیہوں پر کھتے میں مُہر کردی۔ اور ہم زمین پر پڑے ہوئے ہیں، اور ابدی

زندگی ہمارے اندر ہے، اور خُداوند کے اُس عظیم دِن کے منتظر ہیں، جب ہمیں پکارا جائے گا، اور جب وہ زندگی زندگی پر آجائیگی؛ اور ہم قیامت میں جی اُٹھیں گے، اور اُس کے ساتھ ہوا میں اُڑیں گے، اور کھتے میں جمع کئے جائیں گے۔ اور بوسا جلا دیا جائیگا؛ اور وہ چھلکے جو ہمارے اردگرد لپٹے ہوئے تھے، اور ہم کو اِس سمت اور اُس سمت کھینچتے تھے، نا بجھنے والی آگ میں جلا دیئے جائیں گے۔ آمین۔ اوہ، کیا وہ عظیم خُدا نہیں ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔]

(321) خُدا سادگی میں موجود تھا، مگر اُنھوں نے اُسے کھو دیا۔ کیوں؟ کیوں؟ اسلیئے کہ اُس نے مذہبی کلیسیائی طرز کی منادی نہیں کی تھی۔ اُس نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا۔ اُس نے ایک منادی کی طرح کبھی منادی نہیں کی تھی۔ سمجھے؟ اُس نے ایسے منادی کی...... اُس نے خُدا کی سادگی والی زبان استعمال کی تھی، سادہ زبان جیسے کہ'' کلہاڑا رکھا ہوا ہے،'' جیسے کہ'' درخت،'' جیسے کہ، '' سانپ۔'' نہ کہ ایک سیمنری کے اُستاد کی مانند، جیسا کہ اِن دِنوں کے کلیسیائی عالم استعمال کرتے ہیں، جیسے کہ علمِ الٰہیات کا ڈاکٹر، جیسے ڈاکٹر فلاں فلاں۔ اُس نے ایسا نہیں کیا تھا۔ بلکہ اُس نے ایک جنگلی آدمی کی مانند جو کہیں سے نکل آتا ہے منادی کی۔ اُس نے کلہاڑے، اور درختوں، اور سانپوں، اور ایسی ہی چیزوں، اور گیہوں، اور کھتے، اور ایسی ہی چیزوں کے متعلق بتایا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اُس دور میں'' اُسے قدموں پر کھڑا رہنے والا مناد'' کہا جاتا ہوگا، کیونکہ وہ یردن کے کنارے کھڑا ہی رہتا تھا۔ یقیناً...... خُدا سادگی میں تھا، اور دُنیا کی حکمت سے چھپ ہوا تھا۔

(322) آئیں اب ذرا اِس بات کو دیکھتے ہیں۔ یسُوع نے کہا،'' اے باپ، مَیں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں، کہ تُو نے یہ باتیں دُنیا کے عقلمندوں سے چھپائیں، اور بچوں پر ظاہر کیں۔'' سمجھے؟ خُدا سادگی میں، یعنی مسیح میں چھپا ہوا تھا۔ خُدا سادگی میں، یعنی یوحنا میں چھپا ہوا تھا۔ سمجھے؟ ذرا...... غور کریں، وہ- وہ ہی تھا، ذرا اِس- اِس بات کے متعلق سوچیں، خُدا سادگی میں موجود ہے، وہ خود کو دُنیا کی حکمت سے چھپاتا ہے۔

(323) اب ہم جلدی، ایک یا، دو منٹ میں ختم کر دینگے، کیونکہ مَیں آپ کو مزید اور روکنا نہیں چاہتا ہوں۔

(324) دھیان دیں، آئیں ایک منٹ رُکیں، کوئی ذاتی بات کہنا چاہتا ہوں۔ ذرا اِس دِن کے متعلق سوچیں جس میں ہم رہ رہے ہیں، پھر اِس کو ختم کرتے ہیں۔ اِس دِن کے متعلق سوچیں جس میں

ہم رہ رہے ہیں، جبکہ خُدا اتنی چھوٹی سی ناچیز سی جگہ میں جہاں ہم رہ رہے ہیں اُتر آیا ہے، تاکہ بیماروں کو شفا عطا کرے۔ مگر امیر، اور عالی رتبہ لوگ، اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ کہہ رہے ہیں، ''معجزات کے دِن گزر چکے ہیں۔ الٰہی شفا جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔''

(325) آپ کو وہ پیغام یاد ہے جو مَیں نے ٹھیک اِس جگہ پر، داؤد اور جاتی جولیت کے متعلق، ایک صبح سُنایا تھا جب مَیں یہاں سے روانہ ہوا تھا۔

(326) اور مجھے کہا گیا تھا، ''بھائی برینہم، آپ کیسے اِس تھوڑی سی پڑھائی کیساتھ، پڑھی لکھی دُنیا کا سامنا کر پائیں گے؟''

(327) مَیں نے کہا تھا، ''مُجھے نہیں پتہ مَیں کیسے اِس کا سامنا کر پاؤں گا۔ لیکن خُدا نے کہا ہے، 'جا۔'' سمجھے؟ دیکھیں، یہ بات کافی ہے۔ یہ اُسکا کلام ہے۔ اُس نے وعدہ کیا ہے۔ اور وقت آ پہنچا ہے۔

(328) جب وہ فرشتہ، جسے آپ اُس تصویر میں دیکھتے ہیں، جو اُس دِن دریا کے کنارے ظاہر ہوا تھا، جسکو اِس آنے والے جون میں تیس سال، بلکہ، اِس آنے والے جون میں، تینتیس سال ہو جائیں گے؛ اُس نے کہا تھا، ''جیسے یوحنا اصطباغی کو بھیجا گیا تھا،'' یہ بات پانچ ہزار یا اِس سے بھی زیادہ لوگوں کی موجودگی میں ہوئی تھی، ''اُس نے کہا اب وقت آ پہنچا ہے کہ تیرا پیغام دُنیا میں پھیل جائیگا۔''

(329) اگر آپ میں سے کوئی وہاں تھا، تو آپکو یاد ہے کہ کس قدر تنقید کی گئی تھی۔ میرا خیال ہے، کہ روئے سلاٹر، یا اُن میں کُچھ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، شاید اِنھیں وہ دِن یاد ہوگا؛ یا کُچھ اور لوگ بھی ہیں، جیسے مسز سپینسر، یا- یا جو کوئی بھی ہے اُن میں سے کُچھ پرانے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جنھیں معلوم ہو- ہوگا۔ سمجھے؛ جارج رائٹ، یا اُن میں سے کُچھ نے، دیکھا تھا، اور جانتے ہیں، یہ کیسے ہوا تھا۔ کیا اُس نے ایسا نہیں کیا؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' ایڈیٹر۔] اُس نے ایسا کیا۔

(330) اور پھر اُس دوران، جب وہ مخالف ہو گئے تھے، تو کہنے لگے، ''یہ تو صرف دماغی کھیل ہے۔'' اور خُدا امڑا اور اُس نے ایک بوڑھی، بے زبان جانور اپوسم کو وہاں بھیجا تھا، اور خُدا کی قدرت سے اُس کو شفا مِلی تھی۔

(331) لائل وڈ اور بینکس، جب ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے، تو خُدا نے سچائی کو ثابت کیا تھا۔ جب، ایک چھوٹی سی، دریائی پانی کی، مچھلی، پانی کے اُوپر پڑی ہوئی تھی۔ اور رُوح القُدس نے، ایک

دِن قبل ہی بتا دیا تھا، کہ وہ اُنھیں اپنا جلال دِکھانے جا رہا ہے اور کچھ کرنے جا رہا ہے۔ اور، اُس صبح جب ہم کشتی میں تھے، تو رُوح القُدس وہاں اُتر آیا، اور مَیں نے اُس مچھلی کو اُٹھایا اور اُس سے کہا۔ جبکہ وہ پانی میں، آدھے گھنٹے سے، مُردہ پڑی ہوئی تھی؛ کیونکہ اُس کے گلپھڑے اور آنتیں منہ سے باہر نکل آئیں تھیں۔ اور اُس میں زندگی پھر لوٹ آئی تھی، اور وہ اچھی طرح سے تیرنے لگی جیسے کوئی دوسری مچھلی تیر سکتی ہے۔ یہ کیا تھا؟ خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چھپاتا ہے۔

(332) خُدا اِن پتھروں سے ابرہام کیلئے اُولاد پیدا کرنے کے قابل ہے۔ خُدا ایک جانور اپوسم کو، یا ایک مچھلی کو، یا کسی بھی چیز کو شفا دے سکتا ہے۔ اور اگر وہ اپنا پیغام نازل کرے، اور لوگ اُس پر ایمان نہ لائیں، تو وہ ایک جانور اپوسم کو اُٹھا کھڑا کریگا کہ اُس پر ایمان لائے۔ ہیلیلویاہ! خُدا ایک مُردہ مچھلی کو زندہ کر سکتا ہے۔ وہ ایک مُردہ جانور اپوسم کو زندہ کر سکتا ہے۔ وہ سب کُچھ کر سکتا ہے۔ وہ جو کُچھ چاہتا ہے کر سکتا ہے۔

(333) یہ اِس نسل کیلئے کیسی بڑی ملامت ہے! جب لوگ اس کے سبب سے ٹھوکر کھاتے ہیں، اور اُسکے متعلق بحث کرتے ہیں، اور کہتے ہیں، ''آپ نے یہ یا وہ نہیں کیا تھا۔'' تو خُدا ایک سادہ سے جانور کو بھیج دیتا ہے۔ سمجھے؟ کیسی بڑی ملامت ہے! یہ کیا ہے، یہ خُدا سادگی میں ہے، غور کریں، اور اپنی عظمت کو ظاہر کر رہا ہے، اوہ، میرے خُدایا، اِس نسل کے لوگوں کو، اِنکی بے اعتقادی پر سرزنش کر رہا ہے۔

(334) اب دیکھیں، جیسا انہوں ہمیشہ کیا ہے اب بھی وہ یہی سوچ رہے ہیں، کہ سب باتیں اُنکے اپنے طریقے سے ہونی چاہیں۔ ''اب، الٰہی شفا جیسی کوئی چیز ہے......'' جیسے، ایک کیتھولک شخص نے مُجھے کہا تھا۔ ایک دوست نے، کسی رات، مُجھے اُسکے متعلق بتایا تھا۔ آپ اُسکے متعلق جانتے ہیں۔ اُس نے کہا...... یہ ائیرز ہے، جس کے بیٹے کو دیکھنے مَیں ہوسٹن گیا تھا، اُس نے کہا- اُس نے کہا، '' اچھا، اب، اگر- اگر یہ خُدا کی نعمت ہے، تو اِسے کیتھولک چرچ میں آنا چاہیے۔'' آپ نے غور کیا؟ سمجھے؟ جی ہاں، متھوڈسٹو نے سوچا اِسے اُنکی کلیسیا میں آنا چاہیے۔ اور پنتی کاسٹل لوگوں نے سوچا اِسے اُنکی کلیسیا میں آنا چاہیے۔ مگر یہ اُن میں کسی میں بھی نہیں آئی۔

(335) یہ یسُوع مسیح کے جی اُٹھنے کی قدرت اور اُسی کے ظہور میں آئی ہے۔ یہ سچ ہے۔ یقیناً، وہ ایسا کرتا ہے۔ جی ہاں۔ صرف اُس پر نگاہ کریں۔ اُسے اپنے پاس سے مت جانے دیں۔ اُس کو

اپنے-اپنے دِل میں جگہ دیں، اور اُسے یاد رکھیں۔ اپنے دِل میں اُس پر غور کریں۔

(336) اُنکے مطابق، اُسے اُنکے طریقے سے، اور اُنکی تنظیم میں ہونا چاہیے۔" دیکھیں، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا، تو پھر وہ خُدا کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ صرف نفسیات ہے، یا پھر شیطانی چیز ہے۔ یہ ایک- یہ ایک...... یہ خُدا کی طرف سے نہیں ہے۔ کیونکہ، اگر یہ خُدا کی طرف سے ہوتا، تو پھر اُسے،" اُنکے اپنے طریقے سے آنا چاہیے تھا، آپ سمجھے، "یعنی اُس طریقے سے جیسے ہم نے اُسکی تفسیر حاصل کی ہوتی ہے۔"

(337) یہی وہ طریقہ ہے جس سے یسُوع کو فریسیوں کے پاس آنا چاہیے تھا۔ مگر اِس کو اِسی طریقے سے ہونا تھا۔ دیکھیں؟ اگر اُنکے...... اگرچہ خُدا ایک- ایک مسیحا بھیجنے والا- والا تھا، مگر اُنھوں نے پہلے ہی اُس کے متعلق تفسیر کر رکھی تھی کہ اُسے کیسا ہونا چاہیے تھا۔ اور کیونکہ وہ مختلف طریقے سے آیا تھا، اس لیے وہ اُن کے لیے، "مسیحا نہیں ہوسکتا تھا۔ وہ کوئی ناجائز اُولاد تھی۔ وہ ایک بعلزبول تھا۔" مگر وہ خُدا تھا جو خود کو سادگی میں چھپائے ہوئے تھا۔

(338) وہ سوچتے تھے کہ پیشرو کو لازماً ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا چاہیے جو اُنکے...... خیر، اچھا، بیشک، ہر سال، ایک دِن جب وہ، جی ہاں، اپنے خادموں کو مخصوص کرتے تھے اور اُنھیں مشنریوں کے طور پر بھیجتے تھے، تاکہ وہ مزید شاگرد بنائیں اور اُنھیں تنظیم میں لائیں؛ تو ہر کوئی سوچتا تھا،" یہی وہ پیشرو ہوگا جو آنے والا تھا۔" مگر خُدا نے اُسے بیابان میں سے اُٹھا کھڑا کیا جہاں پر سیمنری کا کوئی وجود ہی نہ تھا، دیکھیں، اور نہ ہی اِس طرح کی کوئی چیزیں تھی۔ سمجھے؟ خُدا اپنے آپ کو عاجزی میں اور سادگی میں چھپا رہا تھا۔

(339) مگر اب انتظار کریں۔ ختم کرتے ہوئے ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ خُدا کے سادہ پیغام کو رد کرنا: اُس کو- کو- کو رد کرنا ہے، خُدا کے سادہ طریقہ کو رد کرنا، ابدی ہلاکت ہے۔ اب، یہ کتنا زیادہ اہم ہے...... ہم بتاتے ہیں کہ یہ کتنا سادہ ہے، اور لوگ تصور کرتے ہیں، کہ، وہ اِس پر ہنس سکتے ہیں اِس کا مذاق اُڑا سکتے ہیں، اور جیسے چاہیں وہ اُس کے ساتھ برتاؤ کر سکتے ہیں، مگر یہ خُدا سے ابدی جدائی ہے۔

(340) وہ لوگ جو نوح کے دِنوں میں مر گئے تھے، اور جنھوں نے اُسکے پیغام کو قبول نہیں کیا تھا، وہ فنا ہو گئے تھے۔ اور جب یسُوع مرا، تو اِس سے پیشتر کہ وہ جی اُٹھتا، اُس نے اُن میں جا کر منادی کی تھی۔ وہ عالم ارواح میں اُترا، اور اُن روحوں میں جو قید میں تھیں، اور جنھوں نے نوح کے زمانے میں

تحمل میں توبہ نہ کی تھی اُن میں جا کر منادی کی؛ اور خُدا کا سادہ سا پیغام، سادہ سے شخص کے وسیلے، بیان کیا گیا تھا۔ وہ پاتال میں اُتر گیا۔ اور اُس نے کہا، ''نوح نے بتایا تھا کہ مَیں یہاں آؤنگا، اور مَیں یہاں آ گیا ہوں۔'' یہ درُست ہے۔ سمجھے؟

(341) جب موسیٰ بیابان میں پیغام سُنا رہا تھا، تو وہ لوگ اُس نبی کے پیغام کو سُننے میں نا کام ہو گئے تھے، جو اُسکو خُدا کی طرف سے مِلا تھا، جبکہ واضح طور پر آگ کے ستون کے وسیلے ثابت کیا گیا تھا، جو بیابان میں رہنمائی کرتا تھا۔ اور اِس کے بعد اُنہوں نے اُٹھنے کوشش کی تا کہ ایک تنظیم بنائی جائے، اور وہ سب وہیں، بیابان میں مر گئے اور فنا ہو گئے؛ اور صرف دو آدمی، یشوع اور کالب بچے۔

(342) اور وہاں، وہ-وہ فریسی اتنے زیادہ اندھے ہو چکے تھے اور وہ اُس کو دیکھ نہیں پائے تھے، پس وہ واپس ماضی میں چلے گئے اور کہنے لگے، ''ہمارے باپ دادا نے من کھایا تھا، اُنھوں نے بیابان میں من کھایا تھا۔''

(343) یسُوع نے کہا، ''اور وہ، سب کے سب، مر گئے۔'' اُنھوں نے خُدا کے جلال کو دیکھا تھا۔ وہ اُس کے جلال کی روشنی میں چلے تھے...... وہ نور میں چلے تھے۔ وہ آگ کے ستون کی روشنی میں چلے تھے۔ وہ اُس کی قدرت کی حضوری میں چلے تھے۔ وہ اُن جگہوں پر چلے تھے جو رُوح القُدس نے اُن کے چلنے کیلئے تیار کیں تھیں۔ اُنھوں نے وہ من کھایا تھا جو آسمان سے نازل ہوا تھا، جو خُدا نے مہیا کیا تھا۔ مگر پھر بھی، وہ کھو گئے، اور ہلاکت میں چلے گئے۔ ''وہ سب، بلکہ اُن میں سے ہر ایک، ہلاک ہوا۔'' اگر آپ اُس بات کو لیتے ہیں، تو یہ خُدا کی حضوری سے ''ابدی جدائی'' تھی۔ ''لکھا ہے وہ، سب کے سب، ہلاک ہوئے۔'' سمجھے؟

(344) ہر کوئی جس نے یسُوع کا انکار کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ دیکھیں میرا کیا مطلب ہے؟ خُدا کی اُس سادگی کو رد کرنا! یہ معمولی بات نہیں ہے...... آپ کہتے ہیں، ''خیر، مُجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔'' آپ اِس کو اُس طریقے سے نہیں کرتے ہیں۔ اسلیئے خُدا اِس کو اُس طریقے سے قبول نہیں کرتا ہے۔ آپ ابدی طور سے، فنا ہو جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ہم اِسکے متعلق کُچھ سوچیں۔ اب، اِس کی واضح طور پر خُدا کی طرف سے شناخت ہونی چاہیے، دیکھیں، اور، اگر یہ ہو جاتی ہے، تو پھر یہ اُسکا کلام ہے۔ سمجھے؟ اوہ! اُنکی مانند نہ کریں جنھوں نے اپنے وقتوں میں موسیٰ کو رد کر دیا تھا، ایلیاہ کو رد کر دیا تھا، اور یوحنا کو رد کر دیا تھا، حتیٰ کہ اُنھوں نے اپنے دِنوں میں، یسُوع کو رد کر دیا تھا۔

(345) میں یہاں، آپ کو ایک چھوٹی سی بات بتانا چاہتا ہوں۔ اور، پھر، مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آپکو اس سے زیادہ ٹھیس نہیں لگے گی۔ لیکن، توجہ دیں۔ کسی دِن مُجھے ہوسٹن، ٹیکساس میں بلوایا گیا، کہ وہاں مَیں کسی کی معافی کیلیئے کوشش کروں۔ اور مَیں وہاں لوگوں کو اکٹھا کر کے، معافی کے حوالے سے ایک پیغام کی منادی کروں، تاکہ وہ لوگ جو وہاں پر اکھٹے ہوں اُن کو- کو ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی کو معافی کیلیئے ایک کاغذ پر دستخط کرنے کیلیئے تیار کروں۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ ایک بڑی مصیبت میں پھنس گئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ آپ اُسکے متعلق اخبار میں پڑھ چکے ہیں۔ اور وہ مسٹر ایئرز کا سوتیلا بیٹا تھا۔

(346) اور مسٹر ایئرز وہ شخص ہے جس نے خُداوند کے فرشتہ کی تصویر کو کھینچا تھا، جس کو آپ وہاں پر دیکھتے ہیں۔ وہ ایک رومن کیتھولک تھا؛ اور اُس کی بیوی یہودی تھی۔ اور اُس نے اُس یہودی لڑکی سے شادی کی تھی۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مذہب کے بارے میں، اور اِسطرح کی، باتیں نہیں کرتے تھے۔ اور ٹیڈ کیپر مین، جو کہ کاروبار میں، اور ڈگلس اسٹوڈیو میں اُس کا شراکت دار تھا۔

(347) اور جب وہ وہاں پر آیا تھا، جہاں پر مسٹر بیسٹ، ڈاکٹر بیسٹ، جو کہ بپٹسٹ چرچ کا تھا، اپنا مُکا بھائی بوس ورتھ کی ناک کے سامنے، تانے کھڑا تھا، اور اُس نے کہا تھا، ''اب ایسا کرتے ہوئے، میری تصویر اُتارو۔'' اُس نے کہا، ''مَیں اِس بوڑھے شخص کی کھال اُتار کر، اِس کا تمغہ بنا کر الٰہی شفا کی یادگار میں اپنے مطالعہ کے کمرے میں سجا کر رکھوں گا۔''

(348) اور اِس سے قبل کہ مَیں ہوسٹن، ٹیکساس میں جاتا، خُداوند خُدا نے مُجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہاں جاؤں۔ اور مَیں خُداوند کے نام میں وہاں پر موجود تھا۔ اور آپ سب اُس مباحثے اور اُن چیزوں کے متعلق جانتے ہیں جو وہاں پر واقع ہوئیں تھیں۔ آپ اُس کے متعلق کتابوں، اور دوسری چیزوں میں بھی پڑھ چکے ہیں۔ اور ایسا وہاں ہوا تھا۔ مَیں اُس رات وہاں پر تھا...... اور مَیں وہاں پر پُرسکون اور عاجز رہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

(349) ''کیوں،'' اُنھوں نے ہمارے بارے میں اِسطرح کہا تھا، ''کہ یہ لوگ ان پڑھ بیوقوف لوگوں کا گروہ ہے۔'' ڈاکٹر بیسٹ نے کہا تھا، ''یہ لوگ ان پڑھ لوگوں کے گروہ کے علاوہ اور کُچھ نہیں ہیں۔'' اُس نے کہا، ''ایسے کوئی لوگ نہیں ہیں جو الٰہی شفا جیسی، بیکار چیز پر ایمان رکھتے ہوں۔ اور یہ دھتکارے ہوئے لوگوں کا گروہ ہے۔'' مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ سادگی میں چھپا ہوا خُدا ہے۔

’’کیوں،‘‘ اُس نے کہا،’’کہ اِس شخص کے پاس تو گرامر اسکول کی تعلیم بھی نہیں ہے۔‘‘

(350) وہ شخص تمام طرح کی تعلیم کی ڈگریوں سے لیس تھا، حتیٰ کہ اُس نے سوچا کہ وہ بھائی بوس ورتھ کو، کسی بھی طرح آسانی سے ہرا سکتا ہے۔ مگر جب کلام کی باری آئی، تو وہ شخص بھائی بوس ورتھ کے دس فیصد مقابلے کا بھی نہیں تھا۔ سمجھے؟ اور بھائی بوس ورتھ جانتے تھے کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔ اور بہت سارے لوگ، اُس وقت وہاں، مباحثے کے وقت موجود تھے، جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور وہاں ایسا ہوا تھا۔

(351) پھر اُس شخص نے یہ کہتے ہوئے ہم پر الزام لگا دیا، کہ ہم ان پڑھ بیوقوف لوگوں کا ٹولہ ہیں۔ اور ساتھ ہی کہا،’’کہ سمجھدار پڑھے لکھے لوگ تو ایسی باتوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔‘‘

(352) بھائی بوس ورتھ نے کہا،’’صرف ایک لمحہ ٹھہریں۔‘‘ اُس نے کہا، اِس شہر میں کتنے لوگ ہیں،‘‘ اُس رات وہاں تقریباً تیس ہزار لوگ، ہماری طرح بیٹھے ہوئے تھے،’’ اُس نے کہا اِس شہر کے کتنے لوگ ہیں، جو اُن بڑے شاندار، بپٹسٹ جیسے گرجا گھروں میں جاتے ہیں، جو ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق ثابت کر سکتے ہیں کہ جب سے بھائی برنہم اِس شہر میں آئے ہیں خُدا کی قدرت سے اُنھوں نے شفا پائی ہے، وہ کھڑے ہو جائیں۔‘‘ اور تین سو لوگ کھڑے ہو گئے تھے۔’’ اُس نے کہا اب اِس کے متعلق کیا خیال ہے؟‘‘ یہ بات تھی۔ خُدا سادگی میں چھپا ہوا تھا۔ پھر اُس نے کہا،’’ بھائی......‘‘

(353) اُس نے کہا،’’ اُس الٰہی شفا دینے والے کو سامنے لاؤ۔ مَیں اُس کو کسی کو ہپناٹائز کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں، اور پھر مَیں اُن کی آج سے لے کر ایک سال تک نگرانی کرونگا۔‘‘ اور ٹیڈ کیپر......

(354) اور ایئرز وہاں پر موجود تھا، یہ وہی تھا جس نے اُس تصویر کو کھینچا تھا، اُس نے کہا،’’مسٹر برنہم ایک ہپناٹائزر کے سوا کُچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ مَیں نے ایک عورت کو دیکھا تھا، اور اِس طرح، اُس کے گلے میں گلھڑ تھا، اور،‘‘ کہا،’’ اِس نے اُس عورت کو ہپناٹائز کر دیا تھا۔ اگلے دِن مَیں نے اُس عورت سے بات کی تھی، اور اُس کو کوئی گلھڑ نہ تھا۔‘‘ اُس نے کہا،’’ اِس شخص نے اُس کو ہپناٹائز کر دیا تھا۔‘‘ اور، اوہ، اُس نے مُجھ پر نالش کی۔ اور اُس نے کہا کہ مُجھے اِس شہر سے بھاگ جانا چاہیے، اور اُسکو اسکا کرنے والا ہونا چاہیے، دیکھیں، اُس نے اِس طرح کی ڈھیروں باتیں کیں۔ اور یہ سب کُچھ

ہوسٹن کرونیکلز اخبار کے پہلے صفحے پر سرخیوں میں چھپا تھا۔

(355) مَیں نے وہاں ایک بھی لفظ نہیں کہا تھا۔ کیونکہ مَیں وہاں اپنے آسمانی باپ کی مرضی کو پورا کرنے گیا تھا، اور میرے لیے یہی کافی تھا؛ کہ مَیں اُس کے کلام کے ساتھ مستعد کھڑا رہوں۔ اُس نے مُجھے وہاں بھیجا تھا، اور یہ اُسی کا کام تھا۔

(356) اُس شب جب مَیں وہاں پہنچا، تو مَیں نے کہا، ''مَیں -مَیں -مَیں -مَیں -مَیں -مَیں الٰہی شفا دینے والا نہیں ہوں۔ مَیں نہیں ہوں۔ اگر کوئی ایسا کہتا ہے،'' مَیں نے کہا، ''تو وہ غلط ہے۔'' اور مَیں نے کہا، ''مَیں الٰہی شفا دینے والا نہیں کہلوانا چاہتا ہوں۔'' مَیں نے کہا، ''اگر ڈاکٹر بیسٹ نجات کا پرچار کرتا ہے، تو وہ الٰہی نجات دہندہ کہلوانا نہیں چاہے گا۔'' مَیں نے کہا، ''تو پھر، مَیں بھی الٰہی شفا کا پرچار کرتا ہوں، مگر مَیں الٰہی شفا دینے والا کہلوانا نہیں چاہتا ہوں۔ اور جیسے وہ کہتا ہے کہ وہ الٰہی نجات دہندہ نہیں ہے؛ اور یقیناً، وہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی مَیں الٰہی شفا دینے والا ہوں۔ لیکن، 'اُسکے مار کھانے سے ہم نے شفا پائی ہے،' اور مَیں تو صرف اُس کی طرف نشاندہی کررہا ہوں۔'' سمجھے؟

اِس پر، اُس نے کہا، ''یہ تو بیوقوفی والی باتیں ہیں!'' آپ جانتے ہیں، وہ واپس مُڑ گیا۔

(357) اور مَیں نے کہا، ''لیکن اگر خُدا کی حضوری اور اُس نعمت کے متعلق، اور خُداوند کے اُس فرشتے کے متعلق، اگر کوئی سوال ہے، تو اُسکو ثابت کیا جاسکتا ہے۔'' تقریباً اُسی وقت، وہاں وہ عورت ،گھومتی ہوئی آئی۔ اور اُس نے کہا، ''اب اِس کے متعلق بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پہلے ہی میرے بارے میں بتا چکا ہے۔'' اور مَیں باہر نکل گیا۔

(358) اور مَیں ہوسٹن میں گیا، جو کہ ایک بڑا شہر ہے، وہ کسی بھی طرح، ملک کے شہروں میں ایک بہترین شہر ہے۔ کسی دِن، جب مَیں وہاں پر گیا، تو وہ شہر دیکھنے میں نہایت ہی غیر مہذب لگ رہا تھا۔ گلیاں گندی تھیں۔ وہاں اُس جگہ پر، ٹیکساس ایوینو کے کاونٹر تھے؛ اور مَیں رائس ہوٹل میں چلا گیا، جہاں پر فلمی ستارے قیام کرتے تھے، اور وہاں نیچے تہہ خانے میں، اُس کیفے ٹیریا میں چلا گیا، اور چھت ٹپک رہی تھی، اور پلستر اکھڑا ہوا تھا، جگہ جگہ غلاظت اور گندگی تھی۔ اور وہاں کے منادوں میں اتنی زیادہ اُلجھن تھی کہ مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سُنی تھی۔

(359) کیوں؟ اسلیئے کہ نور کو رد کرنے کا مطلب ہے اندھیرے میں چلنا۔ اور وہاں اُنکے بچے موت کی قطار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ خُدا وہاں پر اُترا تھا خُدا نے اپنے آپکو سادگی میں ظاہر

کیا تھا، سادگی وہاں پر ظاہر کی گئی تھی مگر اُسے رد کر دیا گیا تھا۔

(360) اور وہیں پر اُنھوں نے اُس تصویر کو کھینچا تھا جس نے ساری دُنیا میں ہلچل مچا دی تھی۔ یہاں تک کہ سائنسدانوں نے بھی کہہ دیا تھا کہ دُنیا کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جب کسی مافوق الفطرت شے کی تصویر لی گئی ہو؛ اور یہ تصویر واشنگٹن، ڈی سی میں، مذہبی آرٹ کے ہال میں سجائی گئی ہے۔ پھر، اُس وقت، وہاں سادگی ظاہر کی گئی۔ سمجھے؟ خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چھپاتا ہے، اور پھر خود کو اُسی میں ظاہر کرتا ہے۔ سمجھے؟

(361) اب دیکھیں، اُس نے اپنے آپ کو مسیح کی موت میں چھپایا تھا، اور جی اُٹھنے کی قدرت میں خود کو ظاہر کیا تھا۔ اوہ، میرے خُدایا! آپ اِس جیسی، بہت ساری باتوں میں دیکھ سکتے ہیں، ہم دیکھ...... سکتے ہیں...... کہ اِس کا کوئی اختتام نہیں ہے؛ آپ اِس کے متعلق باتیں کرنا جاری رکھ سکتے ہیں۔ لیکن دیکھیں، آپ اِس مقام پر ہیں۔

(362) اِس بات کا انکار کرنا کہ سورج کی روشنی نہیں ہے صرف اِسی صورت کیا جا سکتا ہے، کہ آپ تہہ خانے میں جا کر اپنی آنکھوں کو بند کر لیں۔ اور یہ بات دُرست ہے۔ اور، یاد رکھیں، آپ صرف ایک ہی صورت میں غلط ہو سکتے ہیں، جب آپ پہلے دُرست بات کو رد کر دیتے ہیں۔ سمجھے؟ اور اگر آپ اپنی آنکھیں کھولنے سے انکار کرتے ہیں، تو آپ اندھیرے میں رہیں گے۔ سمجھے؟ اگر آپ دیکھنے سے انکار کرتے ہیں، تو آپ کیونکر دیکھ پائیں گے؟ سمجھے؟ سادہ چیزوں پر دھیان دیں۔ کیونکہ یہ چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں جنھیں آپ چھوڑ جاتے ہیں، آپ بڑی بڑی چیزوں کو-کو چھوڑنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ سمجھے؟ اوہ، میرے خُدایا!

(363) پھر، آپ یہاں دیکھیں، مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ ملا...... بلکہ متی 10:11 میں، اُس نے کہا، ''اگر تم چاہو تو مانو، یہ وہی ہے۔'' سمجھے؟ یہ وہ ہے جو میرے آگے بھیجا گیا ہے۔'' اور یہ سادگی تھی۔

(364) ایک دِن اُس سے یہ پوچھا گیا، اور کہا گیا، ''تو پھر فقیہ ایسا کیونکر کہتے ہیں......''

(365) اُس نے، اُس نے کہا، ''ابنِ آدم یروشلیم کو جاتا ہے۔ اور مُجھے گنہگاروں کے حوالے کیا جائیگا، اور وہ ابنِ آدم کو ہلاک کرینگے۔ اور وہ مر جائیگا، اور پھر تیسرے دِن جی اُٹھے گا۔'' اُس نے کہا، ''اُس رویا کے متعلق کسی کو مت بتانا، جو تم نے اُوپر دیکھی تھی۔''

(366) اب ذرا اِس پر سوچ و بچار کریں، کہ وہ شاگرد، وہ شاگرد جو یوحنا کیساتھ رہتے تھے، اُس سے باتیں کرتے تھے، اُس کیساتھ بیابان میں، روٹی کھایا کرتے تھے، اُس کیساتھ ندی کے کنارے بیٹھا کرتے تھے، اُس کے باوجود بھی وہ یہ پوچھتے ہیں، ''پھر اُستاد کیونکر کہتے ہیں کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے؟ تُو کہتا ہے کہ تُو صلیب پر چڑھ جانے والا ہے، تُو مر کر جی اُٹھے گا۔ تُو مسیح ہے، جو اپنے تخت پر بیٹھے گا۔ اب فقہیہ کیونکر......اور ہمارا کلام کیونکر کہتا ہے بلکہ کلام صاف بتاتا ہے، کہ، اِس سے پہلے کہ مسیح آئے، اُس سے پہلے ایلیاہ آئیگا۔'' جی ہاں۔ سمجھے؟

(367) اُس نے کہا، '' وہ تو پہلے ہی آ چکا ہے، اور تم نے اُسے نہیں پہچانا۔'' اب دیکھیں، شاگردوں نے پوچھا۔ وہ کون تھا؟

(368) مَیں آپکو یہاں پر، تھوڑی سی ٹھیس پہچانا چاہتا ہوں، غور کریں، مگر میرا ایسا مطلب نہیں ہے؛ اگلے چند منٹوں کیلیئے، غور کریں، صرف ایک یا، پھر دو منٹ کیلیئے، تا ہم یہ مَیں اسلیئے کر رہا ہوں کہ آپ اِسکو یقینی طور پر سمجھ جائیں گے۔ کیا آپ مُجھے سُن سکتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' - ایڈیٹر۔]

(369) دیکھیں! ''کیوں،'' اُن لوگوں نے جو مسیح کیساتھ چلتے تھے پوچھا تھا، ''کہ نوشتے کیوں یہ کہتے ہیں، کہ پہلے، ایلیاہ کا آنا ضرور ہے؟'' یہ وہ لوگ تھے جو یوحنا کے وسیلے بدلے تھے، مگر اُس کو ذرا بھی نہیں جانتے تھے۔ ''بلکہ پوچھتے تھے کہ پھر نوشتے، اور اُستاد کیوں کہتے ہیں؟'' کیا آپ سمجھ گئے ہیں میرا کہنے کا کیا مطلب ہے؟ سمجھے؟ ''نوشتے کیوں کہتے تھے کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے؟'' شاگرد جو یسُوع کے ساتھ چلتے تھے پوچھتے تھے، ''کہ کیوں اُس کا اِن سے، پہلے آنا ضرور ہے، اور وہ سب کُچھ بحال کریگا۔'' یسُوع نے، تقریباً آدھی درجن لوگوں کے سامنے، اِس بات کو بیان کیا تھا، اور اِتنے ہی لوگ اُس وقت اُس کیساتھ تھے۔ سمجھے؟ اور صرف اتنے ہی لوگوں سے اُس نے اِس بات کو قبول کرنے کی اُمید رکھی تھی۔ کیونکہ اتنے ہی اُسکو قبول کرنے کیلیئے مقرر کیئے گئے تھے۔

(370) یسُوع نے کہا، ''وہ تو آ چکا ہے، اور تم اُسے نہیں جانتے ہو۔ حالانکہ اُس نے وہی کام کیئے جو کلامِ پاک میں بتائے گئے تھے کہ وہ کریگا۔ اور اُس نے تم سب کو بحال کیا، کہ تم سب نے مُجھے قبول کیا اور مُجھ پر ایمان لائے ہو۔ اُس نے بالکل اُنہی کاموں کو کیا جو پاک کلام نے بتائے تھے کہ وہ کریگا۔ اور لوگوں نے بھی اُس کیساتھ وہی کُچھ کیا جو کُچھ پاک کلام میں لکھا تھا کہ وہ اُس کیساتھ کریں

گے۔ وہ تو پہلے ہی آ چکا ہے، مگر تم نے اُسے نہ پہچانا۔‘‘

(371) کیا آپ تیار ہیں؟ مَیں یہاں آپکو ایک جھٹکا لگانے لگا ہوں۔ اُٹھایا جانا بھی بالکل اِسی طرح سے ہوگا۔ یہ بہت ہی سادگی سے ہوگا، اِس میں کوئی شک نہیں یہ بھی بالکل اِسی طرح سے ہوگا، حتیٰ کہ اِنہی دِنوں میں جب تک کہ کسی دِن اُٹھایا جانا نہیں ہو جاتا کوئی بھی اُس کے بارے میں کُچھ بھی جان نہیں پائیگا۔ اب، آپ میری اس بات سے کھڑے مت، مت ہو جانا، بلکہ اِس پر ایک منٹ غور کریں۔ مَیں پر یقین ہوں اب مَیں اپنی بات ختم کرنے لگا ہوں۔ اُٹھایا جانا اتنے سادہ طریقے سے ہوگا اور عدالت آ جائیگی، اور وہ ابنِ آدم کو دیکھیں گے، اور وہ کہیں گے،’’ کیا اِس سے پہلے فلاں فلاں بات نہیں ہونی تھی؟ کیا اِس سے پہلے ہمارے پاس ایلیاہ کو نہیں بھیجا جانا تھا؟ کیا اِس سے پہلے اُٹھایا جانا نہیں ہونا تھا؟

(372) یسُوع کہے گا،’’ یہ سب ہو چکا ہے، اور تم نے اُسے نہیں جانا!‘‘ دیکھیں خُدا سادگی میں ہے۔ سمجھے؟

(373) اب، ہم اِس ہفتے کُچھ گہری اور انوکھی باتوں کا مطالعہ کرینگے......؟......اب، دھیان دیں، اُٹھایا جانا بالکل اِسی طرح ہوگا، دُلہن میں بہت تھوڑے سے لوگ ہونگے! یہ اِس طرح نہیں ہوگا جیسے کہ......

(374) اب دیکھیں کہ سِکھانے والوں نے کیسے اِس بات کو بیان کیا ہے؟ اُنھوں نے اِسکے چارٹ بنائے ہوئے تھے۔ وہ سِکھاتے تھے، کہ دس ملین لوگ اُٹھائے جانے والے ہیں؛ اور اگر وہ میتھوڈسٹ منادہوتا ہے تو وہ کہتا، کہ سارے میتھوڈسٹ لوگ اُٹھائے جائیں گے؛ اور اگر وہ پنتی کاسٹل منادہوتا ہے، تو وہ کہتا کہ سارے پنتی کاسٹل لوگ اُٹھائے جائینگے۔ یہ بات اُس کو کبھی بھی نہیں چھو پائیگی۔

(375) اُٹھایا جانا اِسطرح سے ہوگا، کہ ہوسکتا ہے کہ جیفرسن ویل کے علاقے سے ایک شخص اُٹھایا جائے، اور وہ غائب ہو جائے۔ وہ کہیں گے،’’ اچھا، تم نے کبھی......‘‘ اُن میں سے باقی کسی کو معلوم ہی نہیں ہوگا۔ کوئی ایک شخص جارجیا سے غائب ہو جائیگا۔ سمجھے؟ کوئی ایک شخص افریقہ سے اُٹھا لیا جائیگا۔ ہم کہتے ہیں، کہ پانچ سو لوگ، زندہ، ہوکر اُٹھا لیے جائیں گے۔ اب دیکھیں، یہ۔ یہ۔ کوئی کلیسیا کا بدن نہیں ہے۔ بلکہ یہ دُلہن ہے۔ یہ کلیسیا نہیں ہے۔ یہ دُلہن ہے۔ سمجھے؟

(376) کلیسیا میں سے- سے ہزاروں لوگ جی اُٹھیں گے، مگر وہ دوسری قیامت میں جی اُٹھیں گے۔ ''لکھا ہے جب تک ہزار برس پورے نہ ہوئے باقی مُردے زندہ نہ کیے گئے۔'' سمجھے؟

(377) اگر، دُلہن کے روپ میں، پانچ سو لوگ زمین سے ایک ہی منٹ میں اُٹھا لیے جائیں، تو دُنیا کو اسکے متعلق کُچھ معلوم نہیں ہوگا۔ یسُوع نے کہا، دو بستر پر ہونگے، اور مَیں ایک کو لے لونگا، اور دوسرے کو چھوڑ دونگا۔'' یہ رات کے وقت کی بات ہے۔ ''دو کھیت میں ہونگے،'' یہ دُنیا کے دوسرے حصے کی بات ہے، مَیں ایک لے لونگا اور دوسرے کو چھوڑ دونگا۔ اور جیسے نوح کے دِنوں میں ہوا تھا، ویسے ہی ابنِ آدم کے آنے کے دِنوں میں ہوگا۔''

(378) ذرا سوچیں! جس طرح عام طور سے زندگی چلتی آ رہی ہے چلتی رہی گی۔ پُر جوش پیغام سُنا دیا گیا ہوگا، اور، آپ جانتے ہیں جو پہلی بات ہوگی، وہ کُچھ اِس طرح ہوگی، ''کہ لوگ یہ کہیں گے کہ وہ منادی، کہیں چلا گیا تھا، اور پھر کبھی واپس نہیں لوٹا۔ شاید وہ شکار کھیلنے، جنگل میں گیا تھا۔ اور پھر کبھی واپس نہیں لوٹا۔ اور فلاں شخص کہیں چلا گیا تھا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ اُس کو کیا ہو گیا تھا؟ مُجھے یقین ہے، کہ شاید اُس نوجوان لڑکی کو، کسی نے اُس- اُس کو اغوا کر لیا ہوگا، اور جانتے ہیں، اُسکے ساتھ زیادتی کر کے، اُس کو کسی ندی میں پھینک دیا ہوگا۔ کیونکہ اُس کیساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔'' اُس کے آدھے...... ننانوے میں سے...... بلکہ آپ کہہ سکتے ہیں ایک کروڑ میں سے شاید کسی ایک کو معلوم ہو پائیگا؛ دیکھیں، شاید لڑکی کا کوئی واقف کار، کہے، ''کہ لڑکی کھو گئی ہے۔ کیوں، مُجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ حالانکہ وہ کبھی اِس طرح سے کہیں نہیں جاتی تھی۔'' ہرگز نہیں۔

(379) جب لوگ کہتے ہیں، کہ- کہ قبریں کھل جائینگی۔'' تو قبریں کس طرح کھلیں گی؟ جبکہ، میرے- میرے پاس اتنا زیادہ وقت نہیں ہے کہ ہم اِس چیز کو دیکھ سکیں، مگر میں اِسکے متعلق بتانا چاہتا تھا۔ دیکھیں، مَیں اِسکے متعلق بات کرنے لگا ہوں، مَیں آپ کو خُدا کی سادگی دِکھانا چاہتا ہوں۔ دیکھیں وہ کیلشیم، اور پوٹاش، اور سب کُچھ جو بھی ہے، جبکہ- جبکہ...... اُس میٹریل کا، سب کُچھ جو آپ کے اندر ہے، اور وہ تو صرف ایک چمچہ ہی بنتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ اور وہ کیا کرتا ہے، وہ تو صرف روح اور زندگی میں بدل جاتا ہے۔ خُداوند صرف کہے گا، اور اُٹھایا جانا واقع ہو جائیگا۔ ایسا کُچھ نہیں ہوگا، کہ فرشتے آسمان سے آ کر بیلچے کے ساتھ قبروں کو کھودیں گے، اور پرانی اور گلی سڑی لاشوں کو باہر نکالیں گے۔ یہ کیا ہے؟ یہ بدن تو ابتدا ہی سے، گُناہ میں پیدا ہوا ہے۔ مگر، آپ جانتے ہیں، نیا بدن، بالکل

اُسکے جلالی بدن جیسا ہوگا۔ سمجھے؟ اگر ہمیں یہ پرانا بدن پھر ملے گا، تو ہم پھر مر جائینگے۔ سمجھے؟ کوئی نہیں......آپ کہتے ہیں، ''قبریں کھل جائیں گی۔ اور مُردے نکل آئیں گے۔'' ہوسکتا ہے یہ سچ ہو، مگر یہ اُس طرح نہیں کھلیں گئیں جیسے آپ کہتے ہیں کہ کھلیں گئیں۔ سمجھے؟ یہ سچ ہے۔ سمجھے؟ لیکن یہ اس طرح نہیں ہوگا۔

(380) یہ بہت ہی پوشیدگی میں ہوگا، اُس نے کہا تھا کہ ''وہ رات کو چور کی مانند آئیگا۔'' وہ ہمیں اِس کے متعلق، یعنی اُٹھانے جانے کے متعلق پہلے ہی بتا چکا ہے۔

(381) اِس کے بعد عدالت ہوگی؛ گُناہ، بیماریاں، آفتیں، اور سب کُچھ آن پڑیگا۔ عدالت کے وقت، لوگ موت کو پکاریں گے تاکہ وہ اُنھیں دبوچ لے۔ ''کہیں گے خُداوند، یہ عذاب ہم پر کیوں نازل ہوگیا ہے، جبکہ تُو نے کہا تھا کہ پہلے اُٹھایا جانا ہوگا؟''

(382) وہ کہے گا، ''وہ تو پہلے ہی ہو چکا ہے، اور تمہیں معلوم بھی نہیں ہوا۔'' سمجھے؟ خُدا اپنے آپکو سادگی میں چھپاتا ہے۔ اوہ، میرے خُدایا! ٹھیک ہے۔ یہ سب، تو پہلے ہی ہو چکا ہے، اور تم نے اِس بات کو نہ جانا۔''

(383) کیوں ایماندار اُس کی آمد کے سادہ سے نشانوں پر یقین نہیں کرتے ہیں؟

(384) وہ اِن سب باتوں کے منتظر تھے جیسا کہ نوشتوں میں لکھا ہوا ہے، کہ- کہ چاند دِن دھاڑے ہی ڈوب جائیگا...... بلکہ سورج دِن دھاڑے ڈوب جائیگا، اور اِسطرح کی سب باتیں رونما ہونگی۔ اوہ، اگرچہ ہمارے پاس...... بلکہ میرے پاس یہاں کُچھ نوٹس رکھے ہوئے ہیں، دیکھیں، جن سے یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ باتیں کس طرح واقع ہونی ہیں۔ دیکھیں، کسی بھی طرح، اِس ہفتے جب ہم مُہروں کے کھلنے کے متعلق سیکھیں گے تو ہم اِن باتوں کو دیکھیں گے۔ سمجھے؟ یہی بات ہے، کہ یہ پہلے ہی سے ہو چکا ہے، اور آپ کو اِسکے بارے میں معلوم ہی نہیں ہوا ہے۔ دیکھیں اگر یہ ایسا ہی ہے، تو خُداوند کا فرشتہ مُہروں کو کھولتے وقت اِن باتوں کو آشکارا کریگا۔ یاد رکھیں، یہ چیزیں سات پوشیدہ گرجوں میں مُہر بند ہیں۔ سمجھے؟

(385) اب یہ کیا ہے؟ دیکھیں، کیوں لوگ ایک خاکسار گروہ کے لوگوں کی سادہ سی سادگی پر، اور- اور خُدا کے نشانوں کی آواز پر ایمان نہیں لاسکتے ہیں؟ کیوں اِس پر ایمان نہیں لاسکتے ہیں؟ ہمیشہ کی طرح اِسوقت بھی، خُدا کا سچا کلام ظاہر کیا گیا ہے۔ اِس وقت، لوگ اتنے زیادہ پڑھے لکھے ہوشیار

اور چالاک ہوگئے ہیں کہ اِن کیلئے سادہ سے تحریری کلام پر یقین کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ لوگ کلام کی اپنی ہی طرح سے تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔ ''وہ کہتے ہیں کہ اِس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے۔ اُسکا مطلب وہ نہیں ہوتا ہے۔'' سمجھے؟ اِسکا مطلب وہ نہیں ہوتا ہے۔

(386) سُنیں۔ کیا اب، مَیں جلدی سے، ایک بات کہہ سکتا ہوں۔ خُدا اِس جگہ پر جو رویائیں ہمیں دِکھاتا ہے، اِنکا بھی غلط مطلب سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ آپ نے مُجھے ٹیپوں میں اکثر یہ، کہتے، سُنا ہوگا، ''کہ صرف وہی کہیں جو ٹیپ کہتی ہے۔ وہی کہیں جو رویا بیان کرتی ہے۔'' اب، اگر آپ پوری طرح سے متوجہ ہوں، تو آپ ضرور کُچھ دیکھیں گے۔ سمجھے؟ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ مُجھے اِسکو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دِکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے؟ سمجھے؟ سمجھے؟ آپ یہاں ہیں...... یہ- یہ یہاں پر ہے۔ ہم اختتام پر ہیں۔ سمجھے؟ جی ہاں، جناب۔ پڑھے لکھے ہوشیار لوگ اِسکو کھو دیتے ہیں۔ اور سادہ رویاؤں کو، جب انتہائی سادگی سے آشکارا کیا جاتا ہے، تو یہ اُن عالم لوگوں کے سروں کے اُوپر سے گزر جاتی ہیں۔ سمجھے؟

(387) کیونکہ مَیں نے رویا دیکھی تھی، اور اُسکے متعلق مَیں نے ساری باتیں آپ کو بتائیں تھیں کہ مَیں اُوپر شکار کھیلنے جاؤں گا، اور، آپ جانتے ہیں، کہ لوگ اُس کے سبب سے ٹھوکر کھا گئے تھے۔ اور خُدا نے مُجھے صرف خاص اِسی مقصد کیلئے اُوپر بھیجا تھا، اور مَیں واپس لوٹا اور مَیں نے ہر جگہ اِس کا مطلب بتایا، اور مُجھے میری ماں کی موت، اور دوسری باتوں کے متعلق دِکھایا گیا تھا۔ اور واپس آ کر مَیں نے یہ ساری باتیں آپ کو، واقع ہونے سے پہلے بتائیں تھیں۔ اور بالکل اُسی طرح سے واقع ہوئی تھیں، جسطرح سے اُس نے بتایا تھا کہ ہونگیں۔ سمجھے؟

(388) اور، تو بھی، جب یوحنا آیا تو اُس نے اِس بات کا اقرار کیا۔ اُس نے کہا، ''کہ مَیں مسیح نہیں ہوں، بلکہ مَیں بیابان میں پکارنے والے کی آواز ہوں۔''

(389) اور اُس وقت شاگردوں نے پوچھا تھا، ''کہ کیوں فقیہہ کہتے ہیں......اور کلام سِکھاتا ہے کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے؟'' سمجھے؟ خُدا کی سادگی آگے بڑھتی ہے، اور لوگوں کے سروں کے اُوپر سے گزر جاتی ہے۔

(390) مُجھے اِس بات کو بیان کرنے دیں، اور پھر ختم کرتے ہیں۔ مَیں خُدا کی مدد سے، یہ بتاؤنگا۔ سمجھے؟ توجہ دیں۔ آئیں اب اِس کی کھوج لگاتے ہیں۔ پھر، مُجھے- مُجھے افسوس ہے کہ مَیں آپکو

یہی کہتا جا رہا ہوں کہ مَیں ختم کرتا ہوں اور پھر......توجہ دیں۔ مُجھے افسوس ہے کہ مَیں نے آپکو روک رکھا ہے۔ مگر، صرف چند گھنٹے باقی ہیں، ہم پھر واپس آئیں گے۔

آئیں ہم سیاہی کی سادہ سی بوند کی مثال پر، غور کرتے ہیں۔

(391) سب چیزیں کسی مقصد کے واسطے ہیں۔ آج صبح آپ کسی مقصد کے تحت یہاں پر اکھٹے ہوئے ہیں۔ چارلی، مَیں نے آپ کے گھر کھانا کھایا؛ بھائی نیول، آپ نے کسی مقصد کے تحت، میرے لیے کھانا تیار کیا تھا۔ مَیں ...... بلکہ سب کُچھ ہی کسی مقصد کیلئے ہے۔ اِس چرچ کو کسی مقصد کیلئے تعمیر کیا گیا ہے۔ کیونکہ بنا کسی سبب اور مقصد کے کُچھ بھی نہیں ہے۔

(392) آئیں اب سیاہی کی ایک سادہ سی بوند لیں۔ کیا آپ مُجھے سُن سکتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے،"آمین۔"- ایڈیٹر۔] آئیں اب سیاہی کی ایک چھوٹی سی بوند لیں اور غور کریں۔ یہ کیا ہے؟ سیاہی کی ایک بوند۔ یہ کہاں سے آئی ہے؟ ٹھیک ہے۔ آئیں سیاہی کی ایک بوند کو لیتے ہیں، اور کہتے ہیں، کہ یہ ایک کالی سیاہی ہے۔ اب، یہ سیاہی ایک مقصد کے واسطے ہے۔ یہ میرے لیے قید کی سزا سے ......معافی لکھوا سکتی ہے۔ اِس کیساتھ میری سزائے موت کی بجائے معافی لکھی جا سکتی ہے۔ یہ ٹھیک بات ہے؟ یہ یوحنا 16:3 کو لکھ سکتی ہے، اور اِس پر ایمان لانے سے میری روح بچ سکتی ہے۔ کیا سچ ہے؟ ["آمین۔"] یا، یہ میری موت کا پروانہ لکھ سکتی ہے۔ سمجھے؟ یہ مُجھے عدالت میں مجرم ٹھہرا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک مقصد کے واسطے ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ ["آمین۔"]

(393) ٹھیک ہے، آئیں اِس سیاہی کی بوند کو دیکھیں کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟ اب دیکھیں، کہ یہ سیاہی ہے۔ اور کئی طرح کے کیمیکلز کو، اکھٹا کیا گیا ہے، اور پھر کہیں جا کر یہ سیاہی بنی ہے۔ اور اِس کا رنگ سیاہ ہے۔ آپ اِس کو اپنے کپڑوں پر ڈالیں، تو یہ اُن پر داغ دھبے ڈال دیگی۔

(394) مگر ہم نے ایک ایسی چیز بھی بنائی ہے جس کو رنگ کاٹ کہتے ہیں۔ آپ عورتیں داغ دھبوں کو ختم کرنے کیلئے رنگ کاٹ استعمال کرتی ہیں۔ ٹھیک ہے، مَیں سیاہی کی ایک بوند لیتا ہوں اور اِسکو رنگ کاٹ کے- کے ٹب میں ڈال دیتا ہوں، اب دیکھیں کہ سیاہی کیساتھ کیا ہوتا ہے؟ سمجھے؟ کیوں؟ رنگ کاٹ کو بنایا گیا ہے، اِسکی تحقیق کی گئی اور اِس کو اُن مختلف کیمیکلز کو، ملا کر بنایا گیا ہے، جو سیاہی کی بوند کے نشانوں کو ایسے اُڑا دیتی ہے کہ آپ اُس کو ڈھونڈ نہیں سکتے ہیں۔ اب دیکھیں، رنگ کاٹ کا ایک حصہ پانی ہے۔

(395) اب دیکھیں پانی ایچ ٹو او ہے، جو ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ملاپ سے بنا ہے۔ اب ہائیڈروجن اور آکسیجن، دونوں ہی، دھماکہ خیز گیسیں ہیں۔ اور، پھر دیکھیں، کہ درحقیقت یہ ہائیڈروجن اور آکسیجن راکھ ہی ہوتی ہیں۔ یہ ٹھیک بات ہے، یہ کیمیکلز راکھ ہیں، یہ یہی کُچھ ہیں، کیمیکلز راکھ ہوتے ہیں۔ اب دیکھیں، کہ اِن دونوں کو ملایا جائے، تو آپ کو پانی مل جاتا ہے۔ مگر، اِن کو الگ کیا جائے، تو آپکو ہائیڈروجن اور آکسیجن ملتی ہے، اور عمل یونہی پیچھے کی جانب چلتا جاتا ہے۔

(396) آئیں اب، اِس کو لیں، اِس کو لیتے ہیں...... مَیں اِس کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ اب ہوسکتا ہے کہ یہاں پر کوئی کیمیکلز کے متعلق علم رکھنے والا بیٹھا ہو۔ اب مَیں اِسکو اسلیئے کہنا چاہتا ہوں، کیونکہ مَیں اِس کا فارمولا نہیں جانتا ہوں، مگر اِس کا علم رکھنے والے اِس کو سمجھ جائیں گے۔ مگر مَیں اِس کو اپنے سادہ سے طریقے سے بیان کرنا چاہتا ہوں، اور میرا ایمان ہے کہ خُدا اِسی میں اپنے آپ کو آشکارا کردے گا۔

(397) دیکھیں، مَیں سیاہی کی بوند کو رنگ کاٹ کے پانی میں- میں- میں ڈال دیتا ہوں۔ اور پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے؟ فوراً ہی سیاہ رنگ غائب ہو جاتا ہے۔ اور اگر آپ چاہیں بھی تو اُس کو ڈھونڈ نہیں پاتے ہیں، کیونکہ وہ غائب ہو جاتا ہے۔ آپ اُسکو پھر نہیں دیکھ پائیں گے۔ کیا ہوا؟ اب، آپ اُس میں سے کُچھ بھی نکلتا ہوا نہیں دیکھ پاتے ہیں۔ آپ اُسکو نہیں دیکھ پاتے ہیں۔ آپ اُس کو کیوں نہیں دیکھ پاتے ہیں؟ کیونکہ وہ ٹوٹ چکا ہے۔

(398) اب، سائنس کہتی ہے، ''کہ وہ اپنے اصلی اجزائی تیزاب میں چلا جاتا ہے۔''

(399) تیزاب کہاں سے آتا ہے؟ سمجھے؟ اچھا، آپ کہتے ہیں، ''یہ فلاں چیز سے- سے آتا ہے۔'' ٹھیک ہے۔ مثال کے، طور پر، کہتے ہیں، ''تیزاب بخارات سے بنتا ہے۔'' بخارات کہاں سے آئے ہیں؟ اچھا، یہ تو تھے، ہم کہیں گے، کہ بخارات مالیکیول سے بنتے ہیں۔'' مالیکیول کہاں سے آئے ہیں؟ ''ایٹم سے آئے ہیں۔'' ایٹم کہاں سے آئے ہیں؟ ''الیکٹرون سے آئے ہیں۔'' وہ کہاں سے آئے ہیں؟ ''کائناتی روشنی سے آئے ہیں۔'' اب دیکھیں، یہاں سے پیچھے کی طرف چلتے جاتے ہیں تو، اب آپ، علمِ کیمیا کے متعلق جانتے جاتے ہیں۔ اور، اگر یہ کوئی چیز ہے تو پھر یہ تخلیق کی ہوئی چیز ہے، تو پھر اِسکا کوئی خالق بھی ہے جس نے اِسکو بنایا ہے۔

(400) پس، آپ یہاں پر اتفاقاً نہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ مَیں نے آپکو یہاں پر ساڑھے بارہ،

یا ایک بجے تک، اتفاق سے نہیں بٹھا رکھا ہے۔ ”راستباز آدمی کے قدم خُدا کی طرف سے مقرر ہیں۔“ سمجھے؟ اِسکے پیچھے کوئی مقصد ہے۔ آپکے ایمان رکھنے کا بھی کوئی مقصد ہے۔ آپکے بے ایمان ہونے کا بھی کوئی مقصد ہے۔ بالکل جیسے اِس سیاہی کی بوند کا - کا کوئی مقصد ہے۔

(401) آئیں ہم اِسکے مزید ٹکڑے کر کے دیکھتے ہیں۔ اب دیکھیں، یوں کہتے ہیں، کہ اِسکو توڑتے ہوئے پیچھے کی طرف جانے سے، ہمیں پہلی بات جو معلوم ہوتی ہے یہ ہے...... کہ ہم اِس مالیکیول تک پہنچ جائیں گے۔ اب دیکھیں، ہم مالیکیول کو لیتے ہیں، مَیں کہتا ہوں، نمبر ایک مالیکیول کو نو بار، یا مالیکیول کو بارہ بار لیتا ہوں۔ اب، اگر یہ گیارہ ہوتا ہے، تو یہ سُرخ رنگ نکلے گا۔ مگر اس - اِس کو کالا رنگ بنانے کیلئے بارہ ہی ہونا تھا۔

(402) اِس کے بعد ہم اِس کو توڑتے ہوئے ایک ایٹم کو لیتے ہیں۔ یہ ایک ایٹم تھا۔ اور 96 کو 43، میں جمع کریں تو یہ ایٹم 1611 بنتا ہے۔ اگر یہ 1612 بن جاتا، تو شاید یہ پرپل ہو جاتا۔ سمجھے؟ اِس کے بعد آپ اِس کو توڑتے ہوئے نیچے تک آجاتے ہیں۔

(403) اِس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ اِسکے پیچھے کُچھ ہے جس سے اِس کی ابتدا ہوئی تھی، یہ بالکل عام سی سمجھ کی بات ہے۔ یہ ایک تخلیق کی گئی چیز ہے۔ اور اِسکا خالق ہونا بھی لازم ہے۔ اور یہ کسی خالق کے ہاتھ سے بن کر آئی ہے۔ اور پھر یہ بدلتی ٹوٹتی ہوئی، اِن مختلف، صورتوں میں ڈھل گئی۔ اب، سائنس کسی ایٹم کو، چودہ ضرب بارہ ضرب سولہ، یا جو کُچھ بھی ہو، نہیں لے سکتی، اور نہ یہ بنا سکتی ہے۔ صرف خُدا ہی ایسا کر سکتا ہے۔

(404) اب دیکھیں وہاں سے شروع کر کے ایٹم تک آنے کے بعد ہی، سائنس اِسکو سمجھنا شروع کرتی ہے۔ پھر اِسکے بعد وہ مالیکیول تک پہنچتے ہیں، پھر وہ اِس کے متعلق کُچھ بہتر سمجھ پاتے ہیں۔ پھر اِسکے بعد، وہ، کسی اور چیز پر آتے ہیں۔ پھر اِسکے بعد، جو پہلی چیز ہوتی ہے، وہ کیمیکلز تک پہنچتے ہیں، اور پھر وہ اُس کو مکس کر دیتے ہیں۔

(405) اب دیکھیں، جب انسان نے، گُناہ نہیں کیا تھا۔ بس اب مَیں اِس کو ختم کرنے لگا ہوں، مگر آپ اِس کو سمجھنے میں سستی نہ کرنا۔ جب انسان نے گُناہ کیا، تو اُس نے اپنے آپکو خُدا سے الگ کر لیا تھا، اور اُس نے اپنے آپکو، اُس بڑی کھائی کے اُس طرف موت کے حوالے کر دیا تھا۔ وہ کھو گیا تھا۔ جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ یہ سچ ہے۔ اُس کے پاس واپس جانے کیلئے کوئی

راستہ نہیں تھا۔مگر جب انسان نے یہ کرلیا، تو خُدا نے، ایک برّہ، یا بکرا، یا ایک بھیڑیا، کُچھ ایسی ہی چیز کا لہو، عوضی کے طور پر قبول کیا؛ جیسے آدم، یا- یا ہابل نے کہا تھا کہ، خُدا نے کھائی کی دوسری جانب لہو کو قبول کیا تھا۔

(406) اُس کنارے پر، وہ خُدا کا بیٹا ہے۔ وہ خُدا سے پیدا ہوا ہے۔ وہ زمین کا وارث ہے۔ وہ قدرت کو قابو کرسکتا ہے۔ وہ کسی بھی چیز کو کہہ کر تخلیق کرسکتا ہے۔ کیوں، اسلیئے کہ، وہ خود ہی خالق ہے۔ کیونکہ وہ خُدا سے پیدا ہوا ہے۔

(407) لیکن، جب اُس نے دائرہ کو پار کیا اور گُناہ کیا، تو اُس نے بیٹا ہونے کا حق کھو دیا تھا۔ وہ فطرتی طور سے ہی، گُناہ گار ہے۔ وہ شیطان کے ہاتھوں میں چلا گیا اور اُسکے ماتحت ہو گیا۔

(408) مگر خُدا نے قربانی کو قبول کیا، جو کہ کیمیکل کی صورت میں لہو تھا، مگر بیلوں اور بکروں کا لہو، گُناہ کو ختم نہیں کرسکتا تھا۔ یہ صرف گناہوں کو ڈھانپتا تھا۔ اگر میرے ہاتھ پر سُرخ رنگ کا داغ ہو، اور اُس کو کسی سفید کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے، تو ابھی بھی سُرخ داغ وہیں پر ہی ہے۔ دیکھا، یہ ابھی بھی وہیں پر ہے۔

(409) مگر خُدا نے گُناہ کے داغ دھبے، مٹانے کیلیئے، آسمان سے رنگ کاٹ نازل کیا تھا۔ اور یہ اُس کے اپنے ہی بیٹے کا لہو تھا۔ اسلیئے، جب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اُس کے رنگ کاٹ میں دُھل جاتے ہیں، تو پھر اُن کو ڈھونڈنے کی کوشش مت کریں! پھر گُناہ کے داغ اور دھبے وقت کے سانچے سے گزرتے ہوئے، ٹھیک اُس الزام لگانے والے، شیطان کے اُوپر جا ٹکتے ہیں، اور قیامت کے دِن تک، اُس پر ہی رہتے ہیں۔

(410) بیٹے کو کیا ہوتا ہے؟ وہ دوبارہ باپ کے ساتھ کامل رفاقت میں لوٹ آتا ہے، اور کھائی کے اُس پار زندگی میں داخل ہو جاتا ہے، جہاں اُس کے خلاف گُناہ کی کوئی یاد باقی نہیں رہتی ہے۔ اب اُس میں، کوئی داغ دھبا نظر نہیں آتا ہے۔ وہ آزاد ہے۔ ہیلیلو یاہ! اُس کے ساتھ بالکل ویسا ہی ہوا ہے جیسا کہ سیاہی کی بوند کے ساتھ ہوا تھا، جو کہ پھر سیاہی، سیاہی نہیں رہتی ہے۔ کیونکہ وہ ٹوٹ چکی ہے اور واپس ذرہ بن گئی ہے......اور جب گُناہ کا اقرار کرلیا جاتا ہے اور اُسکو لہو میں ڈبو دیا جاتا ہے، یعنی جب کوئی مرد یا عورت یسُوع مسیح کے لہو میں ڈوب جاتے ہیں تو پھر گُناہ کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اور گُناہ کے سارے اجزا واپس شیطان کے پاس چلے جاتے ہیں، اور قیامت کے دِن تک اُسکے اُوپر ٹھہرے

رہتے ہیں، جہاں پر اُسکی ابدی منزل اُس آگ کی جھیل میں پھینکا جانا ہوگا۔ پھر اِس طرح اُس موت والی کھائی کو بھر دیا جاتا ہے، اور پھر کبھی گُناہ کی یاد باقی نہیں رہتی ہے۔ اور ایک انسان بخشش پا کر، خُدا کا بیٹا بن جاتا ہے۔ یہ سادگی ہے!

(411) موسیٰ، جو کہ بیلوں اور بکروں کے لہو کے تلے تھا، اُس نے خُدا کے کلام کے مطابق اقرار کیا تھا! خُدا اُس سادہ سے انسان کو لے سکتا تھا، اور اپنے کلام کو اُس کے منہ میں ڈال سکتا تھا۔ اور اُس نے ثابت کیا کہ وہ یہواہ کا خادم ہے، کیونکہ وہ اُسکی حضوری میں چلتا پھرتا تھا اور یہواہ اُس کے ساتھ رویا میں باتیں کرتا تھا۔ وہ نکل آیا، اور اُس نے اپنا ہاتھ پورب کی طرف بڑھایا۔

(412) اور، اب یاد رہے، کہ خُدا نے موسیٰ سے باتیں کیں تھیں۔ اور یہی خُدا کی سوچ تھی۔ اسلیئے خُدا انسان کو استعمال کرتا ہے۔ خُدا نے اُس کے ساتھ کلام کیا تھا۔ یہ سچ ہے۔ خُدا نے کہا،'' جو لاٹھی، تیرے ہاتھ میں ہے، اُس کو، پورب کی طرف بڑھا، اور کہہ، 'مکھیاں آ جائیں!'''

(413) موسیٰ، جو کہ بھیڑوں، اور بکروں کے لہو کے تلے تھا، وہ چل کر گیا اور اُس نے لاٹھی کو لیا، اور پورب کی طرف بڑھایا۔'' اور کہا کہ خُداوند یوں فرماتا ہے۔ مکھیاں آ جائیں!'' مکھیوں کے بارے میں کبھی سُنا نہیں گیا تھا۔ وہ واپس مُڑا۔ یہ تو پہلے ہی کہا جا چکا تھا۔ یہ ایک خیال تھا، اور پھر کلام تھا، اور پھر اُس کو بولا گیا تھا اور اُس کو ظاہر کیا گیا تھا۔ پھر یہ خُدا کا کلام تھا۔ اور پھر یہ سادہ سے شخص کے ہونٹوں پر آیا، یہ اُس انسان کے ہونٹوں پر یعنی سادہ سے انسان کے ہونٹوں پر آیا جو بیلوں، بیلوں یا بکروں کے لہو کے تلے تھا۔

(414) پہلی بات جو وقوع ہوئی، آپ جانتے ہیں وہاں پر ہرے رنگ کی مکھیاں آ گئیں۔ اور اگلی بات جو آپ جانتے ہیں، ڈھائی سو پونڈ مکھیاں ایک گز پر موجود تھیں۔ یہ کیا تھا؟ یہ خُدا کا کلام تھا، جو موسیٰ کے وسیلے بولا گیا تھا، یہ تخلیقی کلام تھا۔ کیونکہ لہو کے تلے، وہ خُدا کی حضوری میں کھڑا تھا، کیونکہ وہ الفاظ اُس کے اپنے الفاظ نہ تھے۔

(415) ''لکھا ہے اگر تم مُجھ میں قائم رہو، اور میرا کلام تم میں قائم رہے، تو جو چاہو مانگو، وہ تمہارے لیے ہو جائیگا۔'' کلیسیا کہاں کھڑی ہوئی ہے؟

(416) ''مینڈک آ جائیں!'' اُس وقت ملک میں ایک بھی مینڈک نہ تھا۔ مگر ایک ہی گھنٹے کے اندر، دس فٹ گہرائی تک مینڈک ہو گئے۔ یہ کیا تھا؟ یہ خُدا، خالقِ کائنات تھا، جو اپنے آپکو ایک سادہ

سے شخص میں چھپائے ہوئے تھا۔

(417) اب مَیں آپ سے کُچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر بکروں یا بچھڑوں کا لہو جو کہ صرف گُناہ کو ڈھانپتا تھا انسان کو ایسی حالت میں لا کھڑا کرسکتا تھا کہ وہ خُدا تخلیقی کلام بولے اور مکھیوں کو وجود میں لے آئے، تو پھر کیوں آپ یسُوع مسیح کے لہو کو جو گناہوں کو جڑ سے ختم کردیتا ہے اُسکے سبب سے ٹھوکر کھاتے ہو کہ وہ ایک انسان کو ایسی حالت میں لا کھڑا کرسکتا ہے، کہ وہ منہ سے بولے اور گلہریاں یا کُچھ اور وجود میں آجائے، سادگی کے سبب ٹھوکر نہ کھاؤ؟

(418) ایسا مت کریں، سادگی کے سبب ٹھوکر نہ کھائیں۔ ایمان رکھیں کہ وہ اب بھی یکساں خُدا ہے۔ اوہ، میرے خُدایا! گناہوں کے معاف کرنے والے! اوہ، میری کتنی آرزو تھی کہ مَیں یہ کر پاتا......

(419) پھر، مرقس 22:11، ''اگر کوئی اِس پہاڑ سے کہے، 'تُو اُکھڑ جا'، اور اپنے دِل میں شک نہ کرے، بلکہ یقین کرے کہ جو مانگا ہے، وہ ہو جائے گا، تو اُس کیلئے وہی ہوگا۔''

(420) اوہ، میرے پاس تین یا چار صفحے اور لکھے ہوئے ہیں۔ لیکن مُجھے اِن کو چھوڑنا پڑیگا۔ آپ کا شکریہ۔

(421) خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چھپائے ہوئے ہے۔ کیا آپ اُس کو نہیں دیکھ پاتے ہیں؟ تو پھر ضرور کہیں گڑبڑ ہے۔ ضرور کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔ جب خُدا کوئی بات کہتا ہے، تو پھر وہ جھوٹ نہیں بول سکتا ہے۔ اُس نے وعدہ کیا ہے۔ سمجھے؟ وہ اپنے آپ کو سادگی میں چھپاتا ہے۔ وہ بہت ہی سادہ ہے!

(422) عالم اور پڑھے لکھے لوگ کہتے ہیں، ''آہ، یہ تو......اوہ، یہ تو ٹیلی پیتھی یا کُچھ اور چیز ہے۔ آپ جانتے ہیں، یہ خُدا......''

(423) خُدا اپنے آپ کو واپس لے جا کر وقت کی حدوں کو پار کرکے ماضی میں جھانک کر، آپ کو بتا سکتا ہے کہ پیچھے کیا ہوا تھا، وہ ٹھیک ٹھیک یہ بھی بتا سکتا ہے آج آپ کیا ہیں، اور کل آپ کیا ہونگے۔ اب بھی یسُوع مسیح کے رنگ کاٹ سے گُناہ مٹ جاتے ہیں، جو ایک گنہگار کو لے کر اُس کو پاک بنا سکتا ہے، اور وہ شخص خُدا کی حضوری میں کھڑا ہوسکتا ہے۔

(424) ''لکھا ہے اگر تم مُجھ میں قائم رہو، اور میرا کلام تم قائم رہے؛ تو جو چاہو مانگو، وہ تمہارے

لیے ہو جائیگا۔اور جو مُجھ پر ایمان لاتا ہے، یہ کام جو مَیں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔"

(425) ''تم مُجھ پر کس بات کا الزام لگاتے ہو؟'' اوہ، کیا تمہارا اپنا کلام نہیں کہتا ہے، کہ خُدا کا کلام جن نبیوں کے پاس آیا، کیا تم نے اُنھیں 'خُدا' نہیں کہا؟ تو پھر تم مُجھ کو کیوں رد کرتے ہو جب مَیں کہتا ہوں کہ مَیں خُدا کا بیٹا ہوں؟'' دیکھیں وہ اُسکو پہچاننے میں ناکام ہو گئے تھے۔ وہ اُسکو پہچاننے میں ناکام ہو گئے تھے۔

(426) اب، اے کلیسیا والو، آج رات سے لے کر، آگے تک جو پیغام سُنائے جانے ہیں، اُن کو سمجھنے میں ناکام مت ہو جانا۔ سمجھے؟ اِس دِن پر غور کریں جس میں ہم رہ رہے ہیں۔ اور، یاد رکھیں، یسُوع مسیح کا لہو آپ کے گناہوں کو آپ سے اِسقدر دُور کر دیتا ہے، کہ وہ مزید، خُدا کی یادگاری میں نہیں رہتے ہیں۔ وہ سارے داغ دھبوں کو مٹا دیتا ہے۔

گُناہ نے تو قرمزی دھبے بنائے تھے،

اُس نے اُنکو دھو کر برف کی مانند سفید کر دیا۔

تب ہی تو مَیں تخت کے سامنے،

اُس کے سامنے اُسی میں کامل کھڑا ہوتا ہوں۔

(427) اوہ، میرے خُدایا، مَیں کیسے کامل بن سکتا ہوں؟ مَیں کس طرح کامل بن سکتا ہوں؟ یسُوع کا لہو میرے؛ اور خُدا کے درمیان کھڑا ہوتا ہے، کیونکہ مَیں خود نہیں کر سکتا ہوں۔ مَیں نے تو صرف اُس لہو کو قبول کر لیا ہے۔ اُس نے ہی یہ کام کیا ہے...... مَیں تو ایک گنہگار رہوں، لیکن تُو خُدا ہے۔ لہو کے کیمیائی اجزا جو گُناہ کو بھسم کر دیتے ہیں، وہ میرے اور خُداوند کے درمیان پائے جاتے ہیں، اسلیئے خُدا میرے کو-کو ویسے ہی سفید دیکھتا ہے جیسے رنگ کاٹ کا-کا پانی ہوتا ہے۔ میرے گُناہ بخشے گئے ہیں۔ اسلیئے یہ اُس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتے، کیونکہ وہاں ایک قربانی دی جا چکی ہے۔

(428) خُدا کے سادہ کلام پر یقین کرنے کیلیئے ایمان کہاں ہے؟ جیسے خُدا نے کہا ہے، بالکل ویسے ہی اُسکے کلام کو لیں۔ اب بھی خُدا اپنے آپ کو سادگی میں چھپاتا ہے، راستباز لوگوں کے چھوٹے سے گروہ میں چھپاتا ہے، اب اِن دِنوں میں کسی دِن وہ اپنے آپ کو اُس طرح ظاہر کریگا جیسے اُس نے ہمیشہ اپنے آپکو ظاہر کیا تھا۔ کیا آپ اُس سے پیار کرتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' - ایڈیٹر۔]

مَیں اُس سے پیار کرتا ہوں،مَیں اُس سے پیار کرتا ہوں
کیونکہ پہلے اُس نے مُجھ سے پیار کیا
اور میری نجات کلوری کی سولی پر خریدی۔

(429)۔کیا آپ اُس سے پیار کرتے ہیں؟[جماعت کہتی ہے،'' آمین۔''-ایڈیٹر۔] میرے خُدایا، کیا وہ عظیم خُدا نہیں ہے؟['' آمین۔''] مَیں اُمید کرتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ یہ پیغام وہی کُچھ پیدا کریگا جس نیت سے یہ بیان کیا گیا ہے، آپکو اُس حالت میں لے آئیگا پھر آپ دنیاوی خوبصورت چیزوں پر توجہ نہیں دیں گے۔ یا کُچھ...... جب آپ خُدا کی عظمت کو دیکھ لیتے ہیں،غور کریں کہ وہ کتنا سادہ اور حلیم ہے،اور پھر آپ خُدا کو جانیں گے۔اُسے یوں تلاش نہ کریں......

(430) جب الیشع وہاں اُس غار میں تھا، وہاں سے دھواں گزرا،لہو، گرجیں،اور بجلیاں ؛اور وغیرہ وغیرہ،غور کریں، ان تمام اقسام کے جذبات سے ہم گزر چکے ہیں، چہرے اور ہاتھوں پر لہو، دیکھیں جذبات اور باقی سب کُچھ ہوا۔مگر اُنکے نبی نے کوئی پرواہ نہیں کی تھی۔ وہ اُس وقت تک وہیں ٹھہرا رہا جب تک اُسے ایک ہلکی سی آواز سُنائی نہ دی، (یہ کیا تھا؟) یہ کلام تھا، پھر اُس نے چہرے کو ڈھانپا اور باہر نکل آیا۔ دیکھا یہی تھا، جو وہاں ہوا تھا۔

(431) دوستو، یاد رکھیں، کسی بڑی بات کے واقع ہونے کے منتظر، مت رہیں......آپ کہتے ہیں،'' کہ خُدا نے، بڑی،اور عظیم باتیں کرنے کے متعلق کہا ہے۔ دیکھیں ایک عظیم وقت آئیگا، جب یہ، یا وہ، عظیم اور بڑی باتیں واقع ہونگی۔''مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آپ وہ بات سمجھ رہے ہیں جومَیں بیان کر رہا ہوں۔ سمجھے؟ ''عظیم ،اور بڑی چیزیں، دیکھیں!اور، اوہ، جب یہ واقع ہونگی،تو یہ اُسی طرح عظیم،اور بڑی چیزیں ہونگی۔''

(432) یہ اتنی سادگی سے ہوگا، کہ آپ اُن ساری چیزوں کو کھو دیں گے،اسلیئے صرف سادگی سے چلتے رہیں ۔ سمجھے؟اور آپ پیچھے دیکھیں گے اور کہیں گے،'' اچھا، اِس طرح تو کبھی نہیں ہوا......'' حالانکہ،سب کُچھ آپکے سامنے واقع ہوا،اور آپ اُس کو کبھی دیکھ نہ پائے۔صرف گزر گئے۔ دیکھیں، یہ بہت ہی سادہ ہے۔ سمجھے؟ خُدا سادگی میں رہتا ہے،غور کریں، کہ وہ اپنے آپ کو عظمت میں ظاہر کرتا ہے۔

کیا چیز اُس کو عظیم بناتی ہے؟ سادگی وہ اپنے آپکو سادہ بنالیتا ہے۔

(433) ایک بڑا آدمی، اپنے آپ کو سادہ نہیں بنا سکتا ہے؛ اُس نے تو اپنی عظمت کے ساتھ ہی جُڑے رہنا ہوتا ہے۔ سمجھے؟ مگر پھر بھی اصل میں وہ اتنا عظیم نہیں ہے۔ لیکن جب وہ زیادہ بڑا اور عظیم ہوتا ہے، تو وہ اپنے آپکو نیچا کر لے، سمجھے، اپنے آپ کو خاکسار بنا لے۔

(434) جیسے کہ اُس بوڑھے بزرگ نے شکاگو میں کہا تھا،'' کہ وہ شخص وہاں پر اپنی پڑھائی لکھائی، اور دوسری چیزوں کے ساتھ گیا تھا۔'' کہا،'' مگر، سر، نیچے جھکائے ہوئے۔ اور ہارے ہوئے انسان کی مانند، واپس لوٹ کر آ گیا۔'' اُس نے کہا،'' جس طرح وہ آتے وقت تھا، اگر وہ جاتے وقت ہوتا تو جیسا وہ جاتے وقت تھا ویسا ہی آتے وقت ہوتا۔'' خیر، یہ دُرست بات۔ سمجھے؟

(435) اپنے آپ کو حلیم بنائیں۔ حلیم بنے رہیں۔ بہت نرالے بننے کی کوشش مت کریں۔ صرف-صرف یسُوع کیساتھ پیار کریں۔ سمجھے؟ اور کہیں،'' خُداوند، اگر میرے دِل میں کوئی مکر ہے، یا میرے دِل میں کوئی بُرائی ہے، تو اے باپ، اُسکو مُجھ میں سے نکال دے۔ کیونکہ مَیں ویسا نہیں بننا چاہتا ہوں۔ اوہ، خُداوند، مَیں اُس دِن، اُن بزرگوں کی گنتی میں ہونا چاہتا ہوں۔ اور مَیں اُس دِن کو نزدیک آتے ہوئے دیکھتا ہوں۔

(436) آپ غور کریں کہ مُہریں کھلنے والی ہیں، اور خُداوند ہم پر اُن کو ظاہر کرے گا۔ یاد رکھیں، وہی ہے جو یہ کر سکتا ہے۔ اور ہم اُسی پر بھروسہ رکھے ہوئے ہیں۔ خُدا آپ کو برکت دے۔

(437) میرا خیال ہے کہ، ہمارے پاسٹر صاحب آپ کو کُچھ کہیں گے؛ یا اُن کے-کے پاس، آپ کو کُچھ کہنے کیلئے ہے، اِس پہلے کہ دوبارہ، ہم دوپہر کی عبادت میں ملیں۔ میرا خیال ہے رفاقت ہوگی...... پاسٹر صاحب، پرستش ساڑھے چھ بجے شروع کی جائیگی؟ اور یوں...... [بھائی نیول کہتے ہیں،'' ساڑھے چھ بجے شروع ہوگی۔'' -ایڈیٹر۔] ساڑھے چھ بجے۔ اور...... ['' دروازے چھ بجے کھل جائیں گے۔''] دروازے چھ بجے کھل جائیں گے۔ پرستش ساڑھے چھ بجے شروع ہوگی۔

(438) اور خُدا کی مرضی سے، آج شب، مَیں، سات مُہروں کی کتاب پر بولونگا۔ اور پھر، پیر کی رات، مَیں سفید گھوڑے کے سوار کے متعلق بولونگا۔ اور منگل کی رات...... کالے گھوڑے کے سوار کے متعلق بولونگا، اور بُدھ کی رات۔ زرد گھوڑے کے، سوار کے متعلق۔ یا لال گھوڑے کے سوار کے متعلق بولونگا۔ اِس کے بعد چھٹی...... بلکہ چوتھی، پانچویں، چھٹی مُہر کے متعلق بولونگا، اور پھر اگلے اتوار کی شب۔ یا شاید اگلے اتوار کی صبح، شفائیہ عبادت ہوگی۔ مُجھے معلوم نہیں ہے۔

(439) اور اب اِس بات کو یاد رکھیں، کہ ہم نے اپنے آپ کو، اور اِس چرچ کو، خُدا کی خدمت کیلئے مخصوص کر دیا ہے۔ خُدا آپ کو برکت دے۔

(440) مَیں-مَیں نے آپ کو ایک گھنٹہ لیٹ کر دیا ہے۔ کیا آپ مُجھے معاف کر دینگے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] دیکھیں-دیکھیں، میرا مطلب ایسا کرنے کا نہیں تھا، مَیں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن، دیکھیں، مَیں-مَیں صرف یہ ہفتہ ہی آپ کیساتھ ہوں، اِس کے بعد مَیں پھر بیرونِ ملک چلا جاؤنگا۔ مَیں نہیں جانتا کہ مَیں کہاں جاؤنگا؛ جہاں کہیں وہ میری رہنمائی کریگا مَیں وہاں چلا جاؤنگا۔ اسلیئے اب مَیں ہر لمحہ آپ کیساتھ گزارنا چاہتا ہوں، کیونکہ مُجھے ابدیت آپ کے ساتھ گزارنی ہے۔

خُداوند آپ کو برکت دے۔ اب، بھائی نیول۔

سات مُہروں کا مکاشفہ

(The Revelation Of The Seven Seals)

یہ دس پیغامات برادر ولیم میریئین برینہم کی جانب سے بنیادی طور پر انگلش میں 17 مارچ سے لیکر، 24 مارچ 1963 تک ، برینہم ٹیبرنیکل جیفرسن ویل ، انڈیانا، یو۔ایس۔اے۔ میں دیئے گئے، اور ساتویں مُہر 25 مارچ تک شروڈ ہوٹل میں مسلسل جاری رہی۔ حاصل کردہ پیغامات مکمل اور زیادہ واضح ٹیپ سے لیے گئے ہیں اور موجودہ جدید فارمیٹ پر دوبارہ تیار کیے گئے ہیں اور ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ میگنیٹک ٹیپ ریکارڈنگ کو طباعت شدہ صفحے پر واضح طور پر منتقل کیا جائے یہ پیغامات ٹیپ ریکارڈنگ سے لیے گئے اور بلا اختصار انگلش میں چھاپے گئے تھے۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا۔

اِس کتاب کے تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں ۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر ولیم برینہم ایونجلیسٹک ایسوسی ایشن کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

URDU

©2016 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org

حقِ اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسُوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اِسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org